

سیریز

مشق

منظر کلیم

ایم۔ اے



442 ع.م.م.م.

عراق سیریز

ستار مشن

مکمل ناول



پاک گیت

مُلَتَات

یوسف برادرز

Prepared By: S.Sohail Hussain

عمران نے کار ہوٹل ٹاپ ویو کے کسٹومٹرز میں مولوی اور پھر وہ اسے پارکنگ کی طرف لے جا رہا تھا کہ یکھت اس کا پیور قوت سے بریک پیڈل پر پڑا اور کار کے ٹائر ایک طویل چخ مار کر زمین پر جم سے گئے کیونکہ اچانک ایک آدمی یکھت مڑ کر اس کی کار کے سامنے آ گیا تھا۔ اگر عمران بریک پیڈل کو فل پریس نہ کر دیتا تو اس آدمی کا ٹکراؤ کار سے ناگزیر تھا۔

”کیا ہوا مسٹر۔ کیا جکڑا گیا تھا۔“ عمران نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو اب شرمندہ سے انداز میں عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”میں شرمندہ ہوں جناب کہ میں شرط پار گیا ہوں۔“ اس آدمی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”شرط پار گئے ہو۔ کیا مطلب۔“ عمران نے حیرت بھرے لہجے

آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ اس کی کار کے پردے پارکنگ میں بکھرے پڑے تھے اور کار کے ڈھانچے میں آگ کے تیز شعلے بھڑک اٹھے تھے اور اس دھماکے کی وجہ سے نہ صرف دوسری کاروں کو بھی نقصان پہنچا تھا بلکہ شاید دو تین آدمی بھی زخمی ہو گئے تھے۔ ہر طرف بھاگ دوڑ اور شور برپا ہو گیا تھا۔ عمران دوڑتا ہوا واپس پارکنگ کی طرف بڑھا لیکن اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ تیزی سے مڑا اور ایک بار پھر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا جہاں لوگ اب ٹکل ٹکل کر پارکنگ کی طرف جا رہے تھے۔ عمران کے ذہن میں وہ آدمی موجود تھا اور اب اسے معلوم ہوا تھا کہ معاملہ صرف شرط جیتنے کا نہیں تھا بلکہ یہ عمران پر قاتلانہ حملہ تھا اور اس نے شاید کار کے بصر سے کوئی بم چپکا دیا تھا جو شاید کسی وجہ سے دیر سے پھٹا تھا۔ وہ اب اس آدمی کو ہر صورت میں تلاش کرنا چاہتا تھا۔ پھر جس قدر تیزی سے وہ آدمی غائب ہوا تھا اس سے عمران نے بھی اندازہ لگایا تھا کہ وہ ہوٹل کے اندر گیا ہے ورنہ کیا ونڈ گیٹ کی طرف اگر وہ جاتا تو عمران کو یقیناً نظر آ جاتا۔ عمران ہال میں داخل ہوا تو آدھے سے زیادہ ہال خالی ہو چکا تھا جبکہ باقی لوگوں کے چہروں پر بھی خوف کے تاثرات موجود تھے۔ عمران نے ایک نظر ہال پر ڈالی لیکن وہ آدمی اسے نظر نہ آیا تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر دو لڑکیاں پریشان چہرے لئے کھڑی تھیں۔ باہر ہونے والے اس خوفناک دھماکے نے پورے ماحول کو ہی تلیٹ کر دیا تھا۔

کہا۔
"میرے دوست نے کہا تھا کہ سپورٹس کاروں کی بریک بے حد ٹائٹ ہوتی ہے جبکہ میرا خیال تھا کہ ایسا نہیں ہے سہجائیے شرط لگ گئی اور میں چیکنگ کی غرض سے آپ کی کار کے سامنے آ گیا لیکن واقعی سپورٹس کاروں کی بریکیں بے حد ٹائٹ ہوتی ہیں۔" اس آدمی نے کہا۔

"اور اگر آپ شرط جیت جاتے تو آپ کو معلوم ہے کہ پھر آپ کہاں ہوتے۔" عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ہسپتال میں ہوتا۔ لیکن شرط تو جیت جاتا۔" اس آدمی نے مت بنا کر کہا اور پھر مڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر کار آگے بڑھا دی۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ نیچے اترا ہی تھا کہ پارکنگ یوٹے دوڑتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔ عمران نے کار لاک کی اور پھر اس لڑکے سے کار ڈالے کر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی تیز نظریں اس آدمی کو تلاش کر رہی تھیں جس نے صرف شرط کی خاطر اپنے آپ کو ممکنہ ہلاکت میں ڈال دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ ابھی ہوٹل کے مین گیٹ تک نہ پہنچا ہو گا لیکن وہ آدمی کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔ پھر ابھی عمران ہوٹل کے مین گیٹ تک پہنچا ہی تھا کہ اچانک اس کے عقب میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کھلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے اس کی

مس۔ یہ کیسا دھماکہ تھا۔ عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
 "جناب پارکنگ میں کسی کار میں دھماکہ ہوا ہے۔ نجانے ہمارے ملک میں ہونے والے یہ روز روز کے دھماکے کب بند ہوں گے۔ لڑکی نے کہا۔
 "آپ کا مطلب ہے کہ کوئی دہشت گردی ہوئی ہے۔" عمران نے چونک کر کہا۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے جناب۔ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔" لڑکی نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور دائیں طرف موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب ہوٹل کے منیجر راحت علی خان سے ملنا چاہتا تھا۔ راحت علی خان طویل عرصے سے اس ہوٹل کا منیجر تھا اور عمران اس سے بہت اچھی طرح واقف تھا کیونکہ راحت علی خان اور سوپر قیاس میں بڑی گہری دوستی تھی اور اس حوالے سے راحت علی خان بھی عمران کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔ ویسے عمران کو معلوم تھا کہ راحت علی خان صاف اور جانور کام کرنے کا عادی ہے اس لئے آج تک اس کے خلاف کوئی شکایت سامنے نہ آئی تھی۔ ابھی وہ راہداری میں مڑا ہی تھا کہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ سامنے سے راحت علی خان تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ پھر وہ بھی عمران کو دیکھ کر بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔

عمران صاحب آپ۔۔۔ راحت علی خان نے چونک کر کہا۔
 "ہاں۔ میں تمہارے آفس ہی آ رہا تھا تاکہ تم سے اپیل جوس کا ایک گلاس پی سکوں اور تم بھاگے جا رہے ہو۔" عمران نے مت یثاتے ہوئے کہا۔
 "باہر کسی کار میں دھماکہ ہوا ہے اور پولیس پہنچ گئی ہے اس لئے میرا وہاں جانا ضروری ہے۔ آپ دفتر میں بیٹھیں میں ابھی آ رہا ہوں۔" راحت علی خان نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔
 "پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہوٹل کو صرف بیس لاکھ روپے ہرجانہ دینا ہو گا۔" عمران نے کہا تو راحت علی خان بے اختیار اچھل پڑا۔
 "بیس لاکھ روپے ہرجانہ ہوٹل کو دینا ہو گا۔ کیا مطلب۔" راحت علی خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "اس لئے کہ میں نے یہ کار بیس لاکھ روپے میں خریدی تھی اور خریدی بھی اوجھاڑ تھی۔ ابھی تک میں انہیں ٹالتا چلا آ رہا تھا لیکن اب ظاہر ہے کہ مالکوں نے میری گردن پکڑ لینی ہے اور مجھے بہر حال آپ کی گردن پکڑنا پڑے گی۔" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔
 "اوہ۔ اوہ۔ تو یہ کار آپ کی تھی۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیسے ہوا دھماکہ۔ کیا ہوا تھا۔" راحت علی خان نے استہانی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو پولیس کا کام ہے کہ وہ معلوم کرے۔ میں کیا بتا سکتا ہوں۔" عمران نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔
 "ہو نہ۔ ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ میں پولیس کو لے آتا ہوں۔ آپ میرے آفس میں بیٹھیں۔" راحت علی خان نے تیز لہجے میں کہا تو عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ راحت علی خان کے اجنبائی شاندار انداز میں کچے ہوئے آفس میں موجود تھا۔ اس نے آفس میں بیٹھتے ہی رسیور اٹھایا اور تیزی سے مشین پر پس کرنے شروع کر دیئے۔
 "ایکسلو۔" رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ظاہر۔ ہوٹل ٹاپ ویو سے۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے نہ صرف ساری واردات بتا دی بلکہ اس آدمی کا طبع اور لباس بھی بتا دیا جو اس کی کار کے سامنے آیا تھا۔

"لیکن عمران صاحب۔ کیس تو ان دنوں کوئی نہیں ہے۔ پھر یہ کیا ہو گیا ہے۔" بلیک زرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری بجائے دوسرے فریق نے کیس بنانے کی کوشش کی ہو گی۔ تم ٹیم کو حکم دے دو تاکہ اس واردات کی بنیادی حقیقت کا علم ہو سکے۔" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا کیونکہ اس کے کانوں میں دروازے کے باہر راہداری میں بھاری قدموں کی آوازیں پڑنے لگ گئی تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور راحت علی خان اندر

داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک پولیس آفیسر اور دو کانسٹیبل تھے۔
 "یہ ہیں علی عمران صاحب۔ ان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔" راحت علی خان نے اندر داخل ہوتے ہی عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "سوری پولیس آفیسران صاحبان۔ شاید مینیجر صاحب غلطی کر رہے ہیں۔" عمران نے اجنبائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو راحت علی خان کے ساتھ ساتھ پولیس آفیسر بھی بے اختیار چونک پڑے۔
 "کیا یہ آپ کی کار نہیں ہے جسے ہم سے تباہ کیا گیا ہے۔" پولیس آفیسر نے چونک کر کہا۔

"کار تو میری ہے۔" عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"تو پھر آپ نے یہ الفاظ کیوں کہے۔" پولیس آفیسر نے کہا۔
 "اس لئے کہ قاتلانہ حملہ میری کار پر کیا گیا ہے مجھ پر نہیں ورنہ ہم اس وقت پھٹ سکتا تھا جب میں اس کے اندر موجود تھا۔" عمران نے جواب دیا تو راحت علی خان بے اختیار مسکرا دیا۔
 "لیکن آپ کی کار کو کیوں تباہ کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ۔" پولیس آفیسر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وجہ صاف ظاہر ہے کہ کسی حاسد کو کار سے حسد ہو گیا ہو گا۔" عمران نے کہا تو اس بار پولیس آفیسر کے چہرے پر یکھٹ غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

آپ کو ہمارے ساتھ تھانے چلنا ہو گا۔ پولیس آفیسر کا لہجہ
یکھت بدل گیا تھا۔

کون سے تھانے؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

تھانہ نو بہار ٹاؤن۔ پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

نو بہار ٹاؤن۔ واہ۔ بہت خوبصورت نام رکھا ہے اور پھر اس
میں تھانہ بھی بنا دیا گیا ہے۔ یعنی بہار کا مکمل سامان مہیا کر دیا گیا
ہے۔ ویسے آفیسر صاحب۔ کیا تم آئی جی پولیس ریانس کریم خان کو
جلتے ہو؟ عمران نے کہا تو پولیس آفیسر بے اختیار چونک پڑا۔
وہ ہمارے آئی جی ہیں تو ہم یقیناً جانیں گے انہیں۔ پولیس
آفیسر نے کہا۔

اچھا۔ یہ بتاؤ کہ ان کی دائیں طرف کی موٹھہ بائیں طرف کی
موٹھہ سے کتنی چھوٹی ہے۔ ایک انچ، دو انچ یا اڑھائی انچ؟ عمران
نے کہا۔

کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ ہمارے صاحب کا
مذاق اڑا رہے ہیں۔ انہیں چلیں ہمارے ساتھ درنہ ہم آپ کے
ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر لے جائیں گے جہاں سے۔ پولیس
آفیسر کو کچھ زیادہ ہی غصہ آگیا تھا۔

یہ ٹھیک ہے۔ کار بھی میری جباہ کی گئی ہے اور ہتھکڑیاں بھی
میرے ہاتھوں میں ڈالی جائیں گی۔ واہ۔ پھر تو پولیس کا یہ ماٹو درست
ہے کہ پولیس کا ہے کام خدمت آپ کی۔ واہ۔ اسے کہتے ہیں

خدمت۔ میں دراصل اس خدمت کے معنی کچھ اور ہی سمجھتا رہا

تھا۔ عمران نے کہا۔
افضل۔ پولیس آفیسر نے اپنے بچے کھڑے ایک سپاہی کو

مخاطب کر کے کہا۔

یس سر۔ سپاہی نے سلوٹ مارتے ہوئے کہا۔

اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالو اور اسے تھانے لے جا کر
حوالات میں بند کر دو۔ پولیس آفیسر نے اہتہائی غصیلے لہجے میں
کہا۔

آفیسر۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ یہ علی عمران صاحب ہیں۔
ان کے والد سٹریٹ اسٹیل جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں۔ راحت
علی خان نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

یہ چاہے صدر کے بیٹے کیوں نہ ہوں جو میں نے حکم دیا ہے اس
کی تعمیل بہر حال ہوگی۔ چلو افضل۔ حکم کی تعمیل کر دو۔ پولیس
آفیسر شاید ضرورت سے زیادہ ہی غصہ کھا گیا تھا۔

تمہارا نام کیا ہے آفیسر؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
افضل تم نے ابھی تک حکم کی تعمیل نہیں کی۔ پولیس
آفیسر نے عمران کے سوال کا جواب دینے کی بجائے چیخ کر اپنے سپاہی
سے مخاطب ہو کر کہا۔

یس سر۔ یس سر۔ افضل نے تیزی سے جیب سے
ہتھکڑیوں کا سیٹ نکال کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو عمران

ایٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”او کے راحت علی خان۔ اب اجازت۔ جو اس ادھار رہا۔“ عمران نے کہا اور پھر وہ اس قدر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھا کہ پولیس آفیسر اور سپاہی دونوں چند لمحوں تک کچھ سمجھ نہ سکے اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کر اس کیا اور دوسرے لمحے اندر سے پولیس آفیسر کے پیچھے چلانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران تیزی سے مڑا اور قریب ہی ایک موڑ پر گھوم گیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ ایک خفیہ راستے سے ہوٹل سے باہر نکلی چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک خالی ٹیکسی کو روک لیا۔

”تھانہ نو بہار ٹاؤن چلو“ عمران نے ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اشیات میں سر ملایا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ اس کی کار کا ڈھانچہ پولیس کریم کے ذریعے اٹھوا کر ٹرک پر لا دیا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک تھانے کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی تو عمران نے اتر کر ڈرائیور کو کرایہ اور فپ دی اور پھر تیز قدم اٹھاتا اندر داخل ہو گیا۔ تھانے میں صرف ایک محرم موجود تھا جس نے عمران کو دیکھ کر اس طرح منہ بنایا جیسے کسی مصیبت کی آمد پر لا حول پڑا جاتا ہے۔

”انچارج کون ہے اس تھانے کا“ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”جج۔ جی۔ انسپکٹر سلیمان صاحب“ محرم نے عمران کے لہجے

سے متاثر ہو کر قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”فون ٹھیک ہے۔ میں نے آئی جی پولیس سے بات کرنی ہے۔“ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو اس بار محرم بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سرعوبیت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”جج۔ جی۔ جی صاحب۔ مگر صاحب۔ انسپکٹر صاحب تو ہوٹل ٹاپ ویو گئے ہوئے ہیں۔ وہاں کار میں ہم دھماکا ہوا ہے۔“ محرم نے انتہائی منمناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں بھی اسی سلسلے میں آئی جی صاحب سے بات کرنا چاہتا ہوں“ عمران نے کہا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور انگوائری کے نمبر پر ریس کر دیئے۔

”انگوائری پلیز“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”آئی جی پولیس کی سرکاری رہائش گاہ کا نمبر دیں“ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا جبکہ محرم اس دوران دوبارہ کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ اس کے چہرے پر ہوا سنیاں اڑنا شروع ہو گئی تھیں۔ وہ اس طرح بار بار تھانے کے گیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے آنے والی مصیبت میں کسی مددگار کے آنے کی اسے توقع ہو۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر انگوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پر ریس کرنے شروع کر دیئے۔

آئی جی ہاؤس۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بچہ بے حد جھٹکے دار سا تھا۔ ظاہر ہے وہ بھی پولیس کا ہی کوئی آدمی ہوگا۔

آئی جی صاحب ریاض کریم خان سے بات کراؤ۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) تھا۔ تو بہار ٹاؤن سے بول رہا ہوں۔ عمران نے اہستہ سے سر ہلچے میں کہا۔

یس سر۔ ہوٹل کریں سر۔ دوسری طرف سے اس بار قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ شاید عمران کی ڈگریاں اس کی کچھ میں نہ آئی تھیں اور اس نے انہیں بھی تعارف کا ہی حصہ سمجھ لیا تھا اور ظاہر ہے اتنے لمبے نام کا حامل شخص کوئی خاص حیثیت کا ہی مالک ہو سکتا ہے۔

ہیلو۔ ریاض کریم خان بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک کراخت اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں انکل۔ عمران نے کہا۔

ارے عمران تم۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ خیریت ہے۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا کیونکہ ریاض کریم خان سر عبدالرحمن کے قریبی رشتہ دار تھے اور ان کا عمران کے والد کے گھر بہت آنا جانا تھا اس لئے وہ عمران سے بہت اچھی طرح واقف تھا۔

تھا۔ تو بہار ٹاؤن کی حوالات سے بول رہا ہوں۔ عمران

نے کہا۔ کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ دوسری طرف سے آئی جی صاحب اس قدر بوکھلا گئے کہ ان کے منہ سے صحیح الفاظ ہی نہ نکل رہے تھے۔

انکل۔ حوالات کا مطلب بتاؤں یا تھانے کا۔ آپ یہاں تشریف لے آئیں ورنہ یہاں کے انسپکٹر صاحب مجھے واقعی حوالات میں بند کر کے آئندہ تین سال تک بھول جائیں گے۔ انسپکٹر سلیمان صاحب خاصے قسدی واقع ہوئے ہیں۔ عمران نے کہا۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا ہوا ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔ ریاض کریم خان نے اس بار سنہلے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے ہوٹل ٹاپ ویو جانے، وہاں کار و دھماکے سے تباہ ہونے اور پھر ہوٹل کے میجر کے آفس میں پولیس سے جھگڑا ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل بتادی۔

چنانچہ جناب میں نے سوچا کہ پولیس کو خواہ مخواہ مجھے تھانے لے جانے کے لئے ایسی کا کرایہ خرچ کرنا پڑے گا اس لئے میں خود یہاں آ گیا ہوں اور انسپکٹر صاحب جیسے ہی وہاں آئیں گے تو میں ہوں گا اور حوالات یہاں موجود محرر صاحب شاید نئے نئے پولیس میں بھرتی ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے مجھے فون کر کے اپنی اجازت دے دی ہے ورنہ حوالات میں تو میری جو شخص سننے والا کوئی کرائے پر لانا پڑے گا۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

کیا اس انسپکٹر کا دماغ خراب ہو گیا کہ کار بھی چھاری تباہ ہوئی اور حوالات میں بند بھی وہ چھپیں ہی کرے گا۔ آئی جی صاحب نے اجنبائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ البتہ یہ معلوم ہے کہ وہ بہر حال پولیس آفیسر ہے اور میرے خیال میں اتنا ہی کافی ہے۔" عمران نے جواب دیا۔

"تم نے ضرور اس انسپکٹر کے ساتھ ایسی باتیں کی ہوں گی جس پر اس کا دماغ گھوم گیا ہو گا۔ بہر حال رسیور محرر کو دو۔" آئی جی صاحب نے کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کے گہرے طنز کو بخوبی سمجھ گئے تھے کہ پولیس میں ہوتا ہی دماغ کی خرابی کا سب سے بڑا ثبوت ہے اور آئی جی صاحب تو ظاہر ہے پولیس کے سب سے بڑے آفیسر تھے اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور محرر کی طرف ہلکا دیا۔
"میں سر۔ حکم سر۔ میں محرر طفیل احمد تھا تھا تو ہمارا ناؤن سے بول رہا ہوں سر۔" محرر نے کھڑے ہو کر نہ صرف اپنا تعارف کرایا بلکہ ساتھ ساتھ وہ ایک پیر کو دوسرے پیر پر بار بار مار کر سلیوٹ بھی کرتا رہا۔

"میں سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔" محرر نے آئی جی صاحب کی بات سن کر دوبارہ پیر پیر مارتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"جناب۔ آپ اندر کمرے میں تشریف رکھیں میں آپ کے لئے

بوتل لے آتا ہوں۔" محرر نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"کون سی بوتل لے کر آؤ گے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"وہ جناب جو آپ حکم دیں۔" محرر نے گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں بیٹھو۔ کسی بوتل کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اچھے آدمی ہو اس لئے میں آئی جی صاحب سے چھاری ترقی کی سفارش کروں گا۔ میں اندر ضرور بیٹھتا ہوں۔ ہاں ایک بات یاد رکھنا جیسے ہی چھارے انسپکٹر صاحب آئیں تم انہیں کچھ نہ بتانا۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں سر۔" محرر نے بھی اٹھتے ہوئے جواب دیا اور عمران اٹھ کر تیزی سے برآمدے کے چمچے بنے ہوئے آفس بنا کمرے میں آکر بیٹھ گیا جس کے باہر تھا تھا انچارج کے نام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور شہر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"ایکسٹو۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ظاہر۔ کوئی رپورٹ ملی ہے۔" عمران نے کہا۔

"جی ہاں عمران صاحب۔ تنویر نے اس آدمی کو نہ صرف دھونڈ

واردات کے سلسلے میں پولیس کیا نتیجہ نکالتی ہے۔۔۔۔۔ بلیک زیرو
نے جواب دیا۔

اس فلپ کا کیا ہوا۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
سیکریٹ سروس تو اس ہارڈی گیم کلب کا سرانجام لگا سکتی تھی۔
وہ کوئی خفیہ کلب تھا لیکن میں نے ٹائیگر کو ٹرانسمیٹر پر کال کیا تو اس
نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ فلپ وہاں سے دو روز پہلے نوکری چھوڑ
گیا ہے۔ اس نے مالکوں سے کہا ہے کہ وہ یورپ کے ملک ماروے جا
رہا ہے۔ اسے وہاں بہت اچھی جاب مل گئی ہے۔ ویسے ٹائیگر نے اس
کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق فلپ کے
تعلقات غیر ملکی انجینئروں سے کافی گہرے ہیں۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے
کہا۔

ٹائیگر سے کہنا کہ وہ اسے ہر صورت میں ٹریس کر کے رانا ہاؤس
پہنچا دے۔ میں وہاں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا کیونکہ اسے باہر سے انسپکٹر کے چہنچے
چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ شاید وہ محرر پر چیخ رہا تھا۔
تھوڑی دیر بعد انسپکٹر فیس میں لال پیلا ہوتا ہوا اندر داخل ہوا اور پھر
وہاں عمران کو اطمینان سے بیٹھا دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔
تم۔ تم یہاں۔۔۔۔۔ انسپکٹر کے لہجے میں حیرت تھی۔

میں نے سوچا کہ آپ کہاں مجھے یہاں لانے کی تکلیف کرتے
ہیں گے۔ میں خود یہاں پہنچ جاتا ہوں تاکہ آپ مجھے حوالات میں

نکالا ہے بلکہ اسے بے ہوش کر کے وائٹ سٹریٹ بھی پہنچا گیا ہے۔ میں
نے اس سے پوچھ گچھ کی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے آپ کی کار
کے سپرر تھری ایس سی ڈی لگایا تھا لیکن وہ پھٹا کچھ دیر بعد۔ اس نے
بتایا ہے کہ اسے یہ کام فلپ نے دیا تھا جو ہارڈی گیم کلب میں
سر وائرڈ ہے۔ وہ اس وقت اس کے ساتھ ہی تھا اور انہیں معلوم تھا
کہ آپ ٹاپ ویو کلب میں آنے والے ہیں۔ جب آپ نے کار کیا تو
گیٹ میں مولی تو اس سر وائرڈ نے آپ کی نشاندہی کر دی
تھی۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

وہ کیسے اور کہاں سے پکڑا گیا ہے۔ عمران نے پوچھا۔
تھوڑی دیر بعد وہ کلب سے کچھ فاصلے پر ایک اور ہوٹل میں صدر
کے ساتھ موجود تھا کہ جولیانے اسے ٹرانسمیٹر پر احکامات دیے جس پر
وہ دونوں فوری طور پر ٹاپ ویو کلب پہنچ گئے اور پھر انہوں نے اس
مجموع میں جو کار کے گرد تاشائیوں کے درمیان موجود تھا اس آدمی کو
دیکھ لیا۔ اس کا حلیہ اور لباس بھی وہی تھا۔ تھوڑی سا دیر بعد
پولیس کا نام لے کر اسے علیحدہ لے گیا اور پھر اسے زبردستی کار میں
ڈال کر وہاں سے نکلے اور راستے میں اسے بے ہوش کر کے وائٹ
سٹریٹ پہنچا گئے۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اس نے کیا بتایا ہے کہ وہ وہاں کیوں موجود تھا۔ عمران نے
کہا۔

فلپ نے اس کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ معلوم کرے کہ اس

ڈال کر اپنا شوق پورا کر سکیں۔" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو انسپکٹر سلیمان نے ایک طویل سانس لیا۔
تم نے وہاں بھی اس بینجر کے سلمے میری بے عزتی کی تھی۔ میرا مذاق اڑانے کی کوشش کی تھی اس لئے میں تمہیں سزا دینا چاہتا تھا لیکن تم بہر حال مجرم نہیں ہو اس لئے تم اپنا بیان باہر موجود محرر کو لکھوا کر جاسکتے ہو۔ انسپکٹر سلیمان نے سر سے ٹوپی اتار کر میز پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی پر اس طرح دھم سے بیٹھا جیسے بہت تھک گیا ہو۔

لیکن آئی جی صاحب نے کہا ہے کہ میرا بیان وہ خود آکر لکھیں گے۔ آخر حفظ مراتب بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے۔ جیسے آپ کی عزت ہے کہ آپ نے اپنی عزت کی خاطر میرے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالنے کا حکم دے دیا تھا۔ اس طرح میری بھی عزت ہے اس لئے میرا بیان آئی جی صاحب سے کم رتبے کا پولیس آفیسر لکھ ہی نہیں سکتا۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ انسپکٹر کوئی جواب دیتا باہر کسی جیب کے رکتے اور پھر سیلوٹ مارے جانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو انسپکٹر سلیمان بے اختیار چونک پڑا۔

بیان لکھنے آئی جی صاحب آگئے ہیں شاید۔" عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور اسی لمحے لمبے قد اور بھاری جسم کے ادا صبح عمر آئی جی کمرے میں داخل ہوئے تو انسپکٹر سلیمان اس قدر بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھا کہ وہ کرسی سمیت نیچے گرتے گرتے بچا۔ اس

نے بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں سیلوٹ کرنے کی کوشش کی لیکن اس دوران اس نے جھپٹ کر میز پر پڑی ہوئی ٹوپی اٹھا کر سر پر رکھی اور پھر سیلوٹ مارا۔ اس کا چہرہ بوکھلاہٹ کے مارے بگڑ سا گیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ایسے تاثرات تھے جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو کہ واقعی کمرے میں داخل ہونے والے آئی جی صاحب ہی ہیں۔ عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

جہارا نام انسپکٹر سلیمان ہے اور تم نے عمران کو ہتھکڑیاں لگانے کا حکم دیا تھا تاکہ اسے حوالات میں ڈالا جاسکے۔ یو لو۔ آئی جی نے اچھائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وو۔ وو۔ سر۔ وو۔ لفظی ہو گئی۔ آئی ایم سوری سر۔" انسپکٹر سلیمان کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"تو تم سچی کرتے ہو کہ ملازموں کو پکڑنے کی بجائے التامد عیوں کو پکڑ کر حوالات میں ڈال دیتے ہو۔ نائنس۔ تم اپنے آپ کو فوری طور پر معطل سمجھو۔ اتارو یہ سیلوٹ اور سٹار۔ آئی جی صاحب نے اچھائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نہیں جناب۔ ان کی بھی عزت نفس ہوتی ہے۔ یہ لفظ بات ہے۔ اس طرح تو ان کی عزت نفس نہ صرف مجروح ہو جائے گی بلکہ بہت ہی زیادہ مجروح ہو جائے گی اس لئے یہ حکم آپ واپس لے لیں۔ البتہ ان سے صرف یہ پوچھ کر مجھے بتا دیں اور جگ بات یہ ہے کہ اس بات کو پوچھنے کے لئے میں نے آپ کو یہاں آنے

ٹھیک ہے۔ تم نے چونکہ سچ بولا ہے اس لئے میں آتی جی صاحب سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ تمہیں صرف وارننگ دے کر معاف کر دیں۔ عمران نے کہا تو آتی جی صاحب نے عمران کے کہنے کے مطابق ہی کیا اور پھر عمران سمیت وہ باہر آ گئے۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں عمران جتہوں نے تم پر اس انداز میں حملہ کیا ہے۔ آتی جی صاحب نے باہر آ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

ان کا خیال ہو گا کہ میری حیثیت دو کوڑی کی بھی نہ ہو گی۔ اب انہیں کیا معلوم کہ میں اپنے ڈیڑی کا ناخلف بیٹا ہوں۔ عمران نے مت بتاتے ہوئے کہا تو آتی جی صاحب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے اور پھر عمران ان سے اجازت لے کر تھانے سے باہر آیا اور تھوڑا سا آگے جانے کے بعد اسے ٹیکسی مل گئی تو وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھا رانا پادوس پہنچ گیا۔

کیا ہوا باس۔ آپ ٹیکسی میں آئے ہیں۔ جوزف نے گیٹ کھولا تو اس نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

کار حبابہ ہو گئی ہے۔ البتہ میں ذرا دھیت واقع ہوا ہوں اس لئے سچ گیا ہوں۔ عمران نے کہا تو جوزف بے اختیار اچھل پڑا۔

اوہ۔ اوہ باس۔ اس لئے چوگا دیوتا کو میں نے رات کو خواب میں دیکھا تھا۔ اوہ گاڈ۔ تو جادو گر دیوتا اس لئے یہاں آیا تھا۔ جوزف

کی تکلیف دی ہے اور خود بھی یہاں بیٹھا ہوا ہوں کہ اس نے مجھے ہتھکڑیاں لگا کر ہوٹل سے باہر لے آنے کا کہا تھا تا کہ میں بے بس ہو جاؤں اور وہ لوگ اطمینان سے مجھ پر فائر کھول سکیں۔ عمران نے کہا تو آتی جی صاحب عمران کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

کیا۔ کیا مطلب۔ کیا انسپکٹر کسی کا آلہ کار تھا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آتی جی صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

آپ باہر چلے جائیں تو میں ایک منٹ میں معلوم کر لوں گا۔ آپ اتنے بڑے افسر ہیں کہ آپ کے تو عہدے سے ہی خوف اور داشت ٹپکتی ہے اور میں بے حد کمزور دل واقع ہوا ہوں۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ اگر انسپکٹر سچ بتا دے تو آپ میری سفارش پر اسے معاف کر دیں گے۔ عمران نے کہا۔

ہاں۔ اگر یہ سچ بتا دے تو میں واقعی اسے معاف کر دوں گا۔ آتی جی صاحب نے کہا۔

جناب میں سچ بتا رہا ہوں۔ پیچہ راحت علی خان نے مجھے بتایا کہ کار کا مالک ان کے آفس میں موجود ہے اور اگر میں اسے ہتھکڑی لگا کر لے جاؤں تو وہ مجھے ایک لاکھ روپے انعام دے گا اور اس نے یہ بھی کہا کہ وہ چاہے کتنے بڑے باپ کا بیٹا ہو میں اسے ضرور ہتھکڑی لگا کر تھانے لے جاؤں اور پھر چاہے اسے چھوڑ دوں مجھے لاکھ روپیہ مل جائے گا۔ جناب میں لالچ میں آ گیا تھا۔ مجھے معاف کر دیں۔ انسپکٹر سلیمان نے اہتائی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

نے استہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”جو دیوتا خود کہو تروں کی طرح چوگا تلاش کرتا پھرے اس سے چارے نے کسی کو کیا نقصان پہنچاتا ہے“ عمران نے کہا۔

”باس۔ چوگا دیوتا تباہی اور بربادی کا دیوتا ہے لیکن میں اس نے مطمئن تھا کہ میں نے اس کا ایک پر ٹوٹا ہوا دیکھ لیا تھا لیکن کیسے تباہ ہو گئی۔ کیا ایکسیڈنٹ ہوا ہے“ جوازف نے کہا۔

”کیا ہوا ماسٹر۔ کیا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ آپ کار لے کر نہیں آئے۔“ اسی لمحے جوانانے آگے بڑھ کر کہا تو عمران نے تفصیل بتا دی۔

”اوہ ماسٹر۔ اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ خوفناک سادش کی گئی ہے۔“ جوانانے کہا۔

”لیکن سادش کرنے والے محصور بچے تھے کہ کار کے اندر پھنسے کی بجائے اس طرح چلتی کار کے سامنے آکر اس کے پس پردہ

چسپاں کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ پھر پولیس کو رشتہ دے کر مجھے ہتھکڑیاں لگوا کر بے بس کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

تاکہ مجھے نشانہ بنا کر مشن مکمل کر سکیں۔ بہر حال تم دونوں جلاوطن ہو مل ٹاپ ویو کے منبر راحت علی خان کو اٹھا کر جہاں لے آؤ۔

دوسرا کام اس نے کیا ہے جبکہ سنا ہے کہ پہلا کام کسی ہارڈی گے کلب کے سپروائزر فلپ کے آرڈر پر کیا گیا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے

اس کے پیچھے بھی محرک یہی راحت علی خان ہو۔“ عمران نے

تو وہ دونوں سر ملاتے ہوئے پورچ کی طرف بڑھ گئے اور عمران اندر آ کر اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھ گیا اور پھر جب اسے یقین ہو گیا کہ جوازف اور جوانانہ دونوں اپنی کار لے کر رانا ہاؤس سے باہر چلے گئے ہیں تو اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ایکسلو۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں طاہر۔ رانا ہاؤس سے۔ اس فلپ کے بارے میں کوئی پیش رفت ہوتی ہے یا نہیں۔“ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ ٹائیکر کے ساتھ ساتھ پوری ٹیم اسے تلاش کر رہی ہے لیکن ابھی تک اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ البتہ حقدور نے

ایک رپورٹ دی ہے کہ ہونٹل ایگنڈر میں اس نے ایک غیر ملکی عورت کو دیکھا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ وہ میک اپ میں ہے۔“

بللیک زبرد نے کہا۔

”اوہ۔ تو اب نوبت اس حد تک پہنچ گئی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب عمران صاحب۔ میں سمجھا نہیں۔“ بللیک زبرد نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اب حقدور عورتوں کے میک اپ چیک کرنے تک پہنچ گیا ہے۔ یہ تو معاملہ بے حد سیریس ہے۔“ عمران نے استہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف بللیک زبرد بے اختیار ہنس پڑا۔

”عمران صاحب معاملہ واقعی سیریس ہے۔ پھر کیا خیال ہے

ساری ٹیم کو شادی کی اجازت کیوں نہ دے دی جائے۔ بلیک
زیر نے کہا۔

مجھے کیا فائدہ ہو گا۔ میں تو ٹیم میں شامل ہی نہیں ہوں۔
عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو بلیک زیر و ایک بار پھر ہنس
پڑا۔

آپ شامل نہیں ہیں تو کیا ہوا۔ جو یا تو شامل ہے۔ بلیک
زیر نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور تنویر بھی شامل ہے۔ عمران نے کہا۔
وہ کچھ دیر ہے خود ہی رو پیٹ کر خاموش ہو جائے گا۔ بلیک
زیر نے کہا۔

کاش ایسا ہو سکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی طبیعت ایسی بنائی
ہی نہیں کہ وہ رو پیٹ کر چپ ہو جائے۔ وہ تو دوسروں کو رلاتے
والی طبیعت کا مالک ہے اس لئے مجھے تو ٹیم سے علیحدہ ہی۔ کہو۔ ویسے
تم نے صفدر سے پوچھا نہیں کہ اس نے آخر اس عورت کو اس قدر
غور سے کیوں دیکھا کہ اسے معلوم ہو گیا کہ وہ واقعی میک اپ میں
ہے۔ عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ آپ یقین کریں میں نے پوچھا تھا۔ اس نے
بتایا ہے کہ اسے اس نے غور سے نہیں دیکھا تھا بلکہ اس عورت نے
ماسک میک اپ کر رکھا تھا اور ماسک میک اپ کانوں کی جگہ
پوری طرح ایڈجسٹ نہ کیا گیا تھا اس لئے صفدر ایک نظر میں ہی

پہچان گیا۔ بلیک زیر نے کہا۔
چلو ایک نظر تو ویسے بھی معاف ہوتی ہے چاہے وہی ایک نظر
پوری زندگی پر ہی کیوں نہ پھیل جائے۔ پھر تم نے کیا کہا تھا
اسے۔ عمران نے کہا۔

میں نے اس کی نگرانی کا حکم دے دیا اور پھر ابھی تک اس
بارے میں کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ بلیک زیر نے کہا۔
صالحہ کو صفدر کی نگرانی پر نگا دو۔ اب وہی رپورٹ کرے
گی۔ عمران نے کہا تو بلیک زیر و ایک بار پھر ہنس پڑا۔

تم ہنس رہے ہو جبکہ یہ معاملہ واقعی سریش ہے۔ اب سوچو
ایک جوان آدمی اور ایک جوان عورت کی نگرانی کر رہا ہو تو وہ
نگرانی سے آنکھیں ہٹائے گا تو تمہیں رپورٹ بھی دے گا۔ البتہ صالحہ
یہ کام کر سکتی ہے کہ صفدر کو نظریں ہٹاتی پڑیں۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب۔ یہ ایسا تک آپ پر حملے کیوں شروع ہو گئے ہیں۔
آخر کوئی وجہ تو ہو گی۔ بلیک زیر نے شاید موضوع بدلنے کی
غرض سے کہا۔

وجہ معلوم کرنے کے لئے میں نے جوزف اور جوانا کو بھیج دیا
ہے۔ عمران نے کہا۔

جوزف اور جوانا کو بھیج دیا ہے وجہ معلوم کرنے کے لئے۔ کیا
مطلب۔ بلیک زیر نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے انسپکٹر کے

آفس میں آنے اور اسے ہتھکڑیاں لگانے کے اصرار سے لے کر تھانے پہنچنے اور پھر انسپکٹر کی طرف سے میجر راحت علی خان کا نام لینے تک ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

”راحت علی خان۔ تو اس ساری گیم کے پیچھے وہ ہے۔“ بلیک

زیر نے کہا۔

”ہاں۔ گو وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے اور سوپر فیاض کا گہرا دوست ہے۔ آج تک اس کے خلاف کوئی شکایت بھی نہیں لیکن اب اچانک یہ بات سامنے آئی ہے۔ اب وہ خود ہی بتائے گا۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن آپ اس کے آفس سے نکل کر ہوٹل سے باہر تو آئے ہوں گے۔ پھر آپ پر قاتلانہ حملہ کیوں ہوا۔“ بلیک زیر نے کہا۔

”میں نے وہیں آفس میں ہی اندازہ کر لیا تھا کہ مجھے ہتھکڑی کسی خاص مقصد کے لئے لگائی جا رہی ہے اور راحت علی خان کو میں نے انسپکٹر کو مخصوص اشارہ کرتے دیکھ لیا تھا اس لئے میں وہاں سے خفیہ راستے سے ہوٹل سے باہر آیا اور پھر میں تھانے اس لئے چلا گیا تاکہ انسپکٹر سے کفرم کر سکوں۔ لیکن انسپکٹر سلیمان نے جو کچھ بتایا ہے وہ انتہائی ہنگامہ انداز ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اصل حالات کا علم ہو سکے۔“ عمران نے کہا۔

”آپ مجھے ضرور بتائیں گے۔“ بلیک زیر نے کہا۔

”ظاہر ہے تمہیں رپورٹ دینے کے بعد ہی تو کسی چیک کا سکوپ

بن سکے گا۔“ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیر وہیں پڑا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جوزف اور جوانا واپس آگئے۔ جوانا کے کاندھوں پر بے ہوش راحت علی خان لٹا ہوا تھا۔

”اسے کرسی میں جکڑ دو۔“ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بلیک روم میں گیا تو راحت علی خان راڈز میں جکڑا ہوا بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔

”کوئی پرائیمر تو نہیں ہوا۔“ عمران نے جوانا سے پوچھا کیونکہ جوزف واپس چلا گیا تھا۔

”نو ماسٹر۔“ یہ اپنے آفس میں تھا۔ جوزف اسے پہلے سے جانتا تھا اور اسے عقیقی راستے کا بھی علم تھا۔ میں کار میں ہی رہا۔ جوزف نے جا کر اسے بے ہوش کیا اور پھر عقیقی راستے سے لا کر کار میں ڈال دیا اور پھر ہم واپس آگئے۔“ جوانا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔“ عمران نے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ کر راحت علی خان کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ عمران کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔

”الماری سے کوڑا نکال لو۔“ مجھے یقین ہے کہ کوڑا دیکھتے ہی اس کے منہ سے سچ خود بخود نکلنا شروع ہو جائے گا۔“ عمران نے کہا تو

جوانا الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے کوڑا نکالا اور پھر الماری بند کر کے وہ واپس آکر عمران کی کرسی کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے راحت علی خان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

کک۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ یہ میں جہاں۔ کیا مطلب۔ راحت علی خان نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

راحت علی خان۔ تم سو پر فیاض کے گہرے دوست ہو اور میرے بارے میں بھی تم اچھی طرح جانتے ہو۔ اس کے باوجود تم نے مجھے ہلاک کرانے کی دو کوششیں کیں۔ کیوں۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

مم۔ مم۔ میں نے آپ کو ہلاک کرانے کی کوشش کی۔ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ راحت علی خان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

تم نے انسپکٹر سلیمان کو ایک لاکھ روپے کی پیشکش کی تاکہ وہ مجھے ہتھکڑی لگا کر جہارے آفس سے اور پھر ہوٹل سے باہر لے جائے تاکہ میں بے بس ہو جاؤں اور باہر موجود جہارے لوگ مجھ پر اچانک فائر کھول دیں اور تم نے آفس میں میرے سامنے انسپکٹر سلیمان کو مخصوص اشارہ بھی کیا تھا اس لئے انکار کرنے اور جھوٹ کا ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جوانا کو تم دیکھ رہے ہو۔ اگر یہ

انگلی بھی جہارے سر پر مار دے تو تمہاری کھوپڑی میں سوراخ ہو جائے گا اس لئے سوچ کر جواب دو۔ اس کے ہاتھ میں موجود کوڑا تم پر برسایا جائے گا تو تمہارا کیا حشر ہوگا اس لئے جہاری بہتری اسی میں ہے کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا کیونکہ میں اپنی ذات پر ہونے والے حملوں کا انتقام نہیں لیا کرتا۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

مم۔ مم۔ مجھے معاف کر دیں۔ میں لالچ میں اندھا ہو گیا تھا۔ میرے سر پر بے حد قرض چڑھ گیا تھا اور اس قرض کے اتارنے کی مجھے کوئی سہیل نظر نہ آ رہی تھی اس لئے میں اس کیلنگی پر اندھا ہو گیا تھا۔ راحت علی خان نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

جہید باندھنے کی ضرورت نہیں ہے راحت علی خان۔ اصل بات بتاؤ۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

مجھے یہ کام مادام روزی نے دیا تھا۔ مادام روزی ماروے کی انکسٹ ہے اور جہاں مستقل طور پر رہتی ہے۔ وہ میرے ہوٹل کی مستقل گاہک ہے اور میں نے اس کے بہت سے کام کئے ہیں۔ اس نے مجھے کہا کہ اگر میں آپ کو ہلاک کر دوں تو وہ مجھے ایک کروڑ روپے حکومت سے دلوادے گی۔ مجھے پہلے تو یقین نہ آیا لیکن جب اس نے میری بات ماروے کے چیف سیکرٹری سے کروائی تو مجھے یقین ہو گیا۔ لیکن میں جانتا تھا کہ آپ انتہائی تربیت یافتہ سیکرٹ انکسٹ ہیں اس لئے میں نے دو مختلف طریقے بیک وقت استعمال

کرنے کا پلان بنایا۔ ایک تو میں نے پیشہ ور قاتل فلپ کی خدمات حاصل کیں۔ فلپ کو میں نے ماروے میں مستقل رہائش کا لالچ دیا اور ساتھ ہی دس لاکھ روپے بھی دینے کی حامی بھری۔ میں آپ کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتا تھا اس لئے میں نے منصوبہ بنایا کہ ساری ٹاپ کا ہم آپ کی کار کے پس پر لگا دیا جائے جو چند منٹ میں پھٹ جائے گا اور آپ ہلاک ہو جائیں گے۔ اس کے لئے اس نے اپنے ایک ساتھی کو اس انداز میں آگے کیا کہ آپ کو شک نہ ہو سکے پھر مجھے اطلاع ملی کہ آپ کی کار تو تباہ ہو گئی ہے لیکن آپ بچ گئے ہیں تو میں نے دوسرا طریقہ استعمال کرنے کا سوچا۔ میں نے جہاں ہوٹل کے باہر چار آدمیوں کو تعینات کر دیا اور پولیس انسپکٹر کو لالچ دے کر آمادہ کر لیا کہ وہ آپ کو ہتھکڑی لگا کر لے جائے اور اس طرح آپ پر حملہ یقینی طور پر کامیاب ہو جائے گا لیکن آپ اچانک آفس سے نکلے اور پھر غائب ہو گئے اور اس طرح میرے دونوں طریقے ناکام ہو گئے اب میں اس سلسلے میں کوئی اور منصوبہ سوچ رہا تھا کہ آپ کا دیو ہیکل ساتھی میرے آفس میں داخل ہوا اور اس نے میرے سر پر کوئی چیز ماری تو میں بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے جہاں ہوش آیا ہے۔ راحت علی خان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ مادام روزی کہاں رہتی ہے۔ اس کا حلیہ اور فون نمبر بتاؤ۔“
عمران نے کہا تو راحت علی خان نے تفصیل سے حلیہ اور پھر فون نمبر بتا دیا۔

”جوانا فون یہاں لے آؤ۔“ عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔
”مجھے معاف کر دیں عمران صاحب۔ میں نے واقعی حماقت کی ہے۔“ راحت علی خان نے روتے ہوئے کہا۔
”جہاری باتیں کنفرم ہو گئیں تو پھر سوچوں گا۔“ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ لیس فون تھا۔ عمران نے اسے لے کر راحت علی خان کا بتایا ہوا نمبر پر ریس کیا اور پھر اس کے لاؤڈر کا بٹن آن کر کے اس نے فون جوانا کی طرف بڑھا دیا۔ جوانا نے آگے بڑھ کر فون ہمیں راحت علی خان کے کان سے لگا دیا۔ لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف بچنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر رسیور اٹھانے جانے کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔“ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”راحت علی خان بول رہا ہوں۔“ راحت علی خان نے کہا۔
”ہاں۔ کیا ہوا۔ تمہارے پلان ناکام ہو گئے ہیں راحت اور اب بہتر ہے کہ تم اس ساری بات کو بھول جاؤ۔ ویسے اب مجھے اپنے آپ پر افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے اتنا اہم ترین کام تمہارے ذمے لگا دیا۔ تم نے تو اہتائی بچکانہ کام کئے ہیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”نہیں مادام۔ یہ اہتائی کامیاب عربے تھے کیونکہ عمران کو

اجتہائی سادہ طریقوں سے ہی ہلاک کیا جاسکتا ہے لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میرے دونوں پلان ناکام ہو گئے ہیں۔" راحت علی خان نے کہا۔

"میں میک اپ میں ہوٹل میں موجود تھی۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ کام بہر حال ہو جائے گا۔" راحت علی خان نے کہا۔

"نہیں۔ جو ایڈوانس میں نے تمہیں دیا تھا بس وہی تمہارا محاذ ہے اور اب تم اس ساری بات کو بھول جاؤ اور آئندہ اس معاملے میں مجھے فون نہ کرنا۔" مادام روزی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"جوانا، جو زف کو ساتھ لے جاؤ اور اس روزی کو جہاں لے آؤ۔" عمران نے کہا اور فلیٹ کا پتہ بتا دیا جو راحت علی خان نے بتایا تھا۔ عمران نے فون کر کے چیک کر لیا تھا کہ روزی اپنے فلیٹ میں موجود ہے۔

"بس جاؤ۔" عمران نے کہا تو جوانا نے گورا الماری میں رکھا اور پھر الماری بند کر کے وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"مادام روزی جہاں آجائے تو پھر تمہارے بارے میں سوچوں گا۔" عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ بھی بلیک روم سے باہر آ گیا۔ وہ

بجھتا تھا کہ صفدر کو جس غیر ملکی عورت پر شک ہوا تھا وہ مادام روزی ہی تھی اور ہو سکتا ہے کہ اسے بھی صفدر کی نگاہیں دیکھ کر شک پڑ گیا ہو اور اس نے میک اپ ختم کر دیا ہو اور اپنے فلیٹ پر پہنچ گئی ہو اس لئے صفدر اسے ابھی تک تلاش نہ کر سکا ہو۔ عمران نے اپنے مخصوص کمرے میں پہنچ کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انگوائری پلیز۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"ماروے کا پاکیشیا سے رابطہ نمبر دیں اور پھر اس کے دارالحکومت

سائی کا رابطہ نمبر دے دیں۔" عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران سمجھ گیا کہ

وہ اب کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتائے گی۔

"ہیلو سر۔" تھوڑی دیر بعد آواز سنائی دی۔

"بس۔" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسے دونوں نمبر

بتا دیئے گئے اور عمران نے کریڈل دیبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے

ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انگوائری پلیز۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی لیکن زبان اور لہجہ ماروی ہی تھا۔

"لےٹو بار کا نمبر دیں۔" عمران نے ماروی زبان میں کہا تو

دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دیبایا

ورڈم سے معلوم کروں کہ مادام روزی نے کیوں ایسا کیا ہے اور اسے کس طرح کے چہرے پسند ہیں تاکہ میں ویسا میک اپ کر کے کم از کم اپنی جان تو بچا سکوں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ماسٹر ورڈم بے اختیار ہنس پڑا۔

مادام روزی کے بارے میں مجھے اتنا معلوم ہے کہ وہ سرکاری بجٹی فانکا کی لکچر ہے اور پاکیشیا میں کام کرتی ہے۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ اس سے کیوں یہ حماقت سرزد ہونا شروع ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ ماسٹر ورڈم نے کہا۔

معلوم کرنے میں کتنا وقت لگے گا۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

نصف گھنٹہ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اوکے۔ نصف گھنٹے بعد تمہارے اکاؤنٹ میں خاصا اضافہ ہو جائے گا اور میں پھر فون کر کے پوچھ لوں گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

نصیحت ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر نصف گھنٹہ گزرنے سے پہلے ہی جوزف اور جوانا واپس آ گئے۔ ایک نوجوان غیر ملکی لڑکی بے ہوشی کے عالم میں جوانا کے کندھے پر موجود تھی۔

اسے بھی راحت علی خان کے ساتھ کرسی پر جکڑ دو لیکن ابھی اسے ہوش میں نہ لانا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ پھر آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور اس کا رابطہ ماسٹر ورڈم سے ہو گیا۔

اور پھر فون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

زیو بار۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

ماسٹر ورڈم کیا اب بھی بار کے مالک ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

جی ہاں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

تو انہیں کہو کہ پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کی کال ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیلو۔ ماسٹر ورڈم بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

شکر ہے ابھی تک بولنے کے قابل ہو رہے ہیں تو سوچ رہا تھا کہ تھانے کب کے بولنا بند کر کے کسی قبر میں خاموش پڑے ہوئے ہو گئے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ علی عمران بھی ابھی تک واقعی ماسٹر ورڈم کی طرح زندہ ہے۔ کیسے فون کیا ہے عمران صاحب۔ اتنے طویل عرصے کے بعد۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

ماروے کی ایک مادام روزی یہاں پاکیشیا میں سرکاری لکچر ہے اور بے چاری کو شاید میری شکل پسند نہیں آئی اس لئے اس نے مجھ پر قاتلانہ حملے کرانے شروع کر دیئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ ماسٹر

"ہاں۔ کچھ پتہ چلا۔" عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب۔ ماروے کی سرکاری مینجمنٹ کے پاس آپ کے ملک کے لئے کوئی کیس نہیں ہے۔ البتہ میں نے سرکاری مینجمنٹ کے ایک ایسے آدمی سے رابطہ کیا ہے جس کا گہرا تعلق مادام روزی سے ہے اور اس نے ہماری معاوضے کے عوض بتایا ہے کہ سرکاری مینجمنٹ کے چیف سٹیل نے کافرستان میں کسی سینڈیکٹ سے حثیت میں معاہدہ کیا ہے کہ وہ پاکیشیا میں واقع ایک لیبارٹری سے ایکس لیبارٹری کہا جاتا ہے اور جو انتہائی مخفیہ لیبارٹری ہے، کو صرف ٹریس کرے گا بلکہ اس لیبارٹری میں کام کرنے والے ایک ساتس دان جس کا نام بشیر ہے اسے ہلاک بھی کر دے گا۔ کافرستان کا وہ سینڈیکٹ اس ساتس دان کو ہلاک کرنا چاہتا ہے لیکن اسے باوجود کوشش کے اس ساتس دان کا علم نہیں ہو سکا۔ سینڈیکٹ نے چیف سٹیل کو بتایا ہے کہ ایسا اس وقت ہو سکتا ہے جب پاکیشیا میں کام کرنے والے علی عمران کا خاتمہ کر دیا جائے اس کے بعد یہ کام آسانی سے ہو سکے گا۔ چنانچہ چیف سٹیل نے اس سے بات کی۔ روزی کو اس نے یہ ہدایات دی ہیں کہ وہ جیسے عمران خاتمہ کرے اور خاتمہ بھی اس انداز میں کرے کہ کسی کو اس کے بارے میں علم نہ ہو سکے۔ اس کے بعد اس لیبارٹری کو ٹریس جانے۔" ماسٹر وڈم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس سینڈیکٹ کے بارے میں کوئی تفصیلات۔" عمران

نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"صرف چیف سٹیل ہی جانتا ہوگا اور کسی کو معلوم نہیں کیونکہ دوسری طرف سے کہا گیا۔"

"اس کا ذاتی معاہدہ ہے۔" عمران نے کہا۔

"اوکے۔ اب تم اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کے بارے میں بتا دو تاکہ تم نے اب تک جو کچھ وہاں جمع کر رکھا ہے وہ نکالوا کر میں چار دن اطمینان سے زندگی گزار سکوں۔" عمران نے کہا تو دوسری طرف ماسٹر وڈم بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام تو بتا دیتا ہوں لیکن وہاں سے صرف ادھار دی گئی رقموں کے حساب کے علاوہ اور کچھ نہ ملے گا آپ کو۔" ماسٹر وڈم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی۔

"چلو ادھار ہی مل جائے۔ یہی غنیمت ہے۔ بہر حال شکریہ۔"

عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ تیز قدم اٹھاتا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک روم میں راحت علی خان کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا جبکہ اس کے ساتھ دوسری کرسی پر ایک غیر ملکی خوبصورت لڑکی بھی بے ہوشی کے عالم میں جکڑی ہوئی تھی۔

"یہی ہے مادام روزی۔" عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے راحت علی خان سے کہا۔

"ہاں۔ یہی ہے۔" راحت علی خان نے اثبات میں سر ہلاتے

ہوئے کہا۔
 "اے گیس سے بے ہوش کیا ہے تم نے" عمران
 ساتھ کھڑے ہونا سے پوچھا۔

"یس ماسٹر۔ اس کے فلیٹ کے دروازے کے کی ہول سے میں
 نے گیس فائر کی اور پھر دروازہ کھول کر اسے فائر ڈور کے راستے
 لائے۔" جو اتانے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہوش میں لے آؤ اسے۔" عمران نے کہا تو جوان
 نے جیب سے ایک شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور آگے بڑھ کر
 اس نے شیشی کا دہانہ اس غیر ملکی لڑکی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں
 بعد اس نے شیشی ہٹائی، اس کا ڈھکن بند کیا اور شیشی کو جیب میں
 ڈال کر وہ مڑا اور عمران کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد
 روزی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر پوری طرح ہوش
 میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن رات کی وجہ
 سے ظاہر ہے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی تھی اور پھر اس نے گردن
 گھمائی تو ساتھ ہی کرسی پر ٹکڑے ہوئے راحت علی خان کو دیکھ کر
 بے اختیار چونک پڑی۔

"تم نے جائزہ مکمل کر لیا ہے مادام روزی۔" عمران نے
 لہجے میں کہا تو روزی نے چونک کر عمران اور اس کے ساتھ کھڑے
 جوان کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر یقیناً شدید ترین حیرت کے
 تاثرات ابھر آئے۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ وہی علی عمران جسے ہلاک کرنے کے
 لئے تم نے دو طرفہ منصوبہ بندی کی تھی۔ ایک تو کار کو بم سے
 اڑانے کی اور دوسری راحت علی خان کو ایک کروڑ دے کر مجھ پر
 فائرنگ کرانے کی۔" عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں تو ریسرچ
 سکلر ہوں۔ میں تو یہاں ایک غیر ملکی ادارے میں بطور ریسرچ
 سکلر ہوں۔ تم کیا کہہ رہے ہو۔" روزی نے اس بار سنبھلے
 ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم ہر کام میں اناڑی ہو مادام روزی۔ تم ماسک میک اپ کر
 کے ہوٹل ٹاپ دیو میں پہنچی تاکہ اپنی آنکھوں سے کارروائی دیکھ
 سکو۔ لیکن تمہارا میک اپ کاتوں کے قریب سے اکھڑا ہوا تھا اور تم
 نے میک اپ کرتے ہوئے اس اہم بات کا خیال نہ رکھا تھا اور اس
 طرح تم ٹریس ہو گئی۔ دوسری بات یہ کہ ماروے کی سرکاری ایجنسی
 فالنگ کی تم ایجنٹ ہو اور تم نے فالنگ کے چیف شیٹلے کے حکم پر مجھ پر
 فالنگ کا حملہ کر لیا ہے۔ لیکن تم یہ بتاؤ کہ آخر تمہیں میری ہلاکت کے
 لئے کس قدر رقم آفر کی گئی کہ تم راحت علی خان کو ایک کروڑ دینے
 پر آمادہ ہو گئی۔" عمران نے کہا تو روزی کی آنکھیں مزید پھیلنے لگیں
 چلی گئیں۔

"یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو۔ ایک کروڑ روپیہ تو میں نے زندگی
 میں کبھی دیکھا ہی نہیں اور کون راحت علی خان اور کون شیٹلے۔"

روزی نے کہا۔
 - گڈ۔ تو تم بہادر بننے کی کوشش کر رہی ہو۔ لیکن تمہیں اپنی طرح علم ہو گا کہ تم بہت خوبصورت ہو اور خوبصورت لڑکیوں کے لئے خوبصورتی سب سے بڑی کمزوری ہوتی ہے اس لئے اگر تمہارے چہرے پر تیزاب ڈال دیا جائے تو تم بخوبی تصور کر سکتی ہو کہ تمہاری باقی زندگی کیسی گزرے گی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 - نہیں۔ نہیں۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ روزی نے کہا۔
 - جو انا۔ عمران نے کہا۔
 - لیس ماسٹر۔ جو انا نے جواب دیا۔

- الماری میں سے تیزاب کی بوتل نکالو اور پہلے تھوڑا سا تیزاب مس روزی کے سامنے فرش پر ڈال دو تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ یہ کس قدر خالص تیزاب ہے۔ اس کے بعد باقی بوتل اس کے چہرے پر انڈیل دینا۔ ویسے مس روزی۔ اپنی آنکھیں بند کر لیتا اور آنکھیں بھی صانع ہو جائیں گی۔ عمران نے جو انا سے بات کرتے کرتے روزی سے مخاطب ہو کر ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ دنیا میں اس کا سب سے بڑا ہمدرد ہو۔ جو انا تیزی سے مڑا اور اس نے الماری سے ایک بڑی سی بوتل نکالی اور واپس روزی کی طرف بڑھ گیا۔
 - اوہ۔ اوہ۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھ پر یقین کرو۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ روزی نے چہچہاتے ہوئے کہا۔

- حکم کی تعمیل کرو جو انا۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جو انا نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور جھٹک کر اس نے بوتل میں موجود تھوڑا سا تیزاب روزی کے سامنے فرش پر ڈال دیا۔ تیزاب فرش پر پڑتے ہی اس میں سے ٹپکے اور دھواں سائیکلے لگا۔
 - اب باقی بوتل اس کے چہرے پر انڈیل دو۔ عمران نے یقین سے سرد لہجے میں کہا تو جو انا ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا۔
 - رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ قلم مت کرو۔ میں بتا دیتی ہوں۔ رک جاؤ۔ یقین روزی نے ہڈیانی انداز میں چہچہاتے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر جو انا کو روک دیا۔
 - ہمیں کمزورے ہو جاؤ۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ مجھے سچ جھوٹ کا فوراً علم ہو جاتا ہے اس لئے روزی جیسے ہی جھوٹ بولے گی میں تمہیں اشارہ کر دوں گا اور تم بوتل اس کے چہرے پر انڈیل دینا۔ عمران نے اچھاتی سرد لہجے میں کہا۔
 - لیس ماسٹر۔ جو انا نے کہا۔
 - نہیں۔ نہیں۔ میں جھوٹ نہیں بولوں گی۔ پلیز مجھ پر قلم مت کرو۔ روزی نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا جبکہ راحت علی خان ہوسٹ بچنے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے زرد پڑا ہوا تھا۔
 - تو پھر سب کچھ بتا دو اور ہاں یہ بتا دوں کہ مجھے سب کچھ پہلے سے معلوم ہے اس لئے میں نے تمہارے سامنے تمہارے چہچہاتے ہوئے کہا۔

ہے اور سرکاری اجنسی کا بھی اس لئے اگر تم نے غلط بیانی کی تو میں صرف اشارہ کروں گا اور پھر تمہاری باقی عمر سڑکوں پر پڑے ایڑیاں رگڑتے گزر جائے گی۔ عمران نے اچھائی سر دلچھے میں کہا۔

میں۔ میں کچھ بتا دیتی ہوں۔ تیزاب ڈالنے سے تو بہتر ہے کہ تم مجھے گولی مار دو۔ میں یہاں ماروے کی سرکاری اجنسی فنانکا کی لیٹ ہوں اور گزشتہ چار سال سے یہاں کام کر رہی ہوں۔ میرا کام ماروے کے مفادات کا تحفظ ہے لیکن چونکہ ماروے اور پاکیشیا کے درمیان نہ کوئی دشمنی ہے اور نہ ہی مفادات کا کوئی ٹکراؤ اس لئے مجھے یہاں کوئی کام نہیں کرنا پڑتا اور میں رپورٹیں بھیجواتی رہتی ہوں۔ پھر اچانک چیف کی کال مجھے ملی۔ چیف نے مجھے کہا کہ اس نے اجنسی سے ہٹ کر کافرستان کے ایک سینڈیکٹ سے معاہدہ کیا ہے۔ اس معاہدے کے مطابق وہ ہمیں معمولی سے چند کاموں کے عوض بھاری معاوضہ دیں گے جس کا چھ تھا حصہ میرا ہو گا۔ مجھے چیف نے بتایا کہ یہاں کوئی خفیہ لیبارٹری ہے جس کا کوڈ نام ایکس لیبارٹری ہے۔ اس میں ایک سائنس دان کام کرتا ہے جس کا نام ڈاکٹر بشیر ہے۔ اس لیبارٹری کو ٹریس کر کے اس ڈاکٹر بشیر کو ہلاک کرنا ہے اس لئے اس نے مجھے کہا کہ اگر میں کسی طرح ڈاکٹر بشیر کو اپنی خدا داد صلاحیتوں اور خوبصورتی کے ذریعے زیر کر لوں تو یہ ڈاکٹر آسانی سے شراب میں کوئی تیز دہر ڈال کر ہلاک کیا جاسکتا ہے اور چیف کو معلوم ہے کہ روٹی کے لئے مرد کبھی اہم نہیں رہے۔ مرد

ہمیشہ شہد کی مکھیوں کی طرح میرے گرد مٹھلاتے رہتے ہیں اس لئے میں نے چیف کی تجویز قبول کر لی۔ چیف نے بتایا کہ اس سینڈیکٹ سے اس نے ساٹھ لاکھ ڈالر کا معاہدہ کیا ہے۔ اس میں میرا حصہ پندرہ لاکھ ڈالر ہو گا اور باس نے ایک لاکھ ڈالر پیشگی کے طور پر میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیا ہے۔ میں نے کام شروع کر دیا لیکن باوجود کوشش کے میں ایکس لیبارٹری کو ٹریس نہ کر سکی تھی کہ اچانک چیف نے مجھے ایک بار پھر کال کیا اور اس نے بتایا کہ کافرستان کے سینڈیکٹ نے انہیں بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک شخص علی عمران کو اگر کور کر لیا جائے تو وہ آسانی سے اس لیبارٹری کو ٹریس کر سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اسے شک نہ پڑ سکے جس پر چیف نے مجھے کہا کہ اس نے عمران کے بارے میں دوسرے ممالک کے اجنٹوں سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق عمران کو عورتوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس لئے اسے زیر کرنے کی بجائے ہلاک کر دیا جائے کیونکہ کافرستان سینڈیکٹ کے بڑوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ اگر ہم لیبارٹری ٹریس نہ کر سکیں بلکہ اس کی جگہ عمران کو ہی ہلاک کر دیں تو ان کا مشن مکمل ہو جائے گا۔ لیبارٹری وہ خود ٹریس کر لیں گے۔ یہ کام چیف نے میرے ذمے لگا دیا۔ میں نے چہارے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ تم واقعی اچھائی خطرناک شخص ہو اور کوئی بھی پیشہ ور قاتل تنظیم چہارے قتل کی ہنگام کے لئے تیار نہیں ہے جس پر میں نے ایسے

آدمیوں سے کام لینے کا فیصلہ کیا جو بظاہر ایسے کاروبار میں شامل نہ ہوں اس لئے میں نے ایک کلب کے سپروائزر فلپ کو ہائر کیا اور اسے کہا کہ وہ کسی بھی عام آدمی کے ذریعے ایک خصوصی ساخت کا ہم چھاری کار کے سامنے والے بسمپر لگا دے تو انجمن کی ہیٹ سے ہم فوراً پھٹ جائے گا اور تم کار کے تباہ ہو جانے سے یقینی طور پر ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے راحت علی خان کو ایک کروڑ روپے کی آفر کی کہ وہ چند آدمیوں کو عمران پر اچانک فائر کھول دینے کے لئے ہائر کرے۔ راحت علی خان نے بتایا کہ تم ان دونوں اس کے ہوٹل میں لٹچ کرنے یا قاعدگی سے آتے ہو اس لئے تم پر دو طرفہ حملے کی باقاعدہ پلاننگ کی گئی اور میں بھی میک اپ کر کے وہاں پہنچ گئی۔ پھر فلپ کے آدمی نے واقعی کام دکھایا اور پھر چھاری کار کے فرنٹ بسمپر پر ہم لگا دیا گیا لیکن نبھانے کیا ہوا کہ تم کار کو پارکنگ میں روک کر واپس ہوٹل کے مین گیٹ تک پہنچ گئے اور اس کے بعد ہم پھٹا۔ پھر پولیس آگئی۔ اس کے بعد راحت علی خان نے مجھے بتایا کہ اس نے پولیس انسپکٹر کو ایک لاکھ روپے کی آفر کر دی ہے۔ وہ تمہیں اس کے آفس سے اٹھادی لگا کر باہر لے آئے گا تاکہ تم بے بس ہو جاؤ اور اس کے آدمی تم پر فائر کر کے تمہیں ہلاک کر دیں گے لیکن پھر پتہ چلا کہ تم اچانک غائب ہو گئے اور یہ ساری کارروائی ناکام رہی۔ میں مایوس ہو کر اپنے فلیٹ واپس چلی گئی اور وہاں بیٹھ کر نئے سرے سے تمہاری ہلاکت کی پلاننگ بنا رہی تھی

کہ اپنا تک میری ناک سے نانا توں سی بو نکراتی اور پھر تجھے ہوش نہ
 رہا اور اب یہاں ہوش آیا ہے۔" روزی نے مسلسل بولتے ہوئے
 پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 - تمہیں راحت علی خان نے فون کیا تھا مگر تم نے اس کا ذکر
 نہیں کیا۔" عمران نے کہا۔
 - "اوہ ہاں۔ میں بھول گئی تھی۔ راحت علی خان نے کال کر کے
 مجھے بتایا تھا کہ وہ نئی پلاسٹک بنا رہا ہے۔" روزی نے کہا۔
 - "تمہارے چیف سٹیلے کا فون شہر کیا ہے۔ میں تمہاری بات کرا
 رہا ہوں۔ تم اسے بتاؤ کہ تمہارا ابتدائی راونڈ ناکام ہو گیا ہے اور تم
 اب نئے راونڈ کی تیاری کر رہی ہو تاکہ میں کنفرم ہو جاؤں کہ تم
 نے جو کچھ کہا ہے درست ہے۔" عمران نے کہا۔
 - "میں کرتی ہوں بات۔" روزی نے فوراً کہا اور ساتھ ہی فون
 شہر بتا دیا۔ عمران نے ساتھ پڑے ہوئے فون کار سیور اٹھایا اور تیزی
 سے شہر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ اسے ماروے کا رابطہ شہر
 اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ شہر پہلے سے معلوم تھا اس لئے بغیر
 روزی سے معلوم کئے وہ خود ہی شہر پریس کرتا رہا۔ آخر میں اس نے
 لاؤڈر کا بشن پریس کر دیا اور دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی
 دی تو اس نے رسیور ہوائنا کی طرف بڑا دیا۔ جو انا نے رسیور لے کر
 روزی کے کان سے لگا دیا۔

”اسیلا“..... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

پاکیشیا سے روزی بول رہی ہوں۔ چیف سے بات کراؤ۔
روزی نے کہا۔

ہولڈ کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
ایسے۔ چیف بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
آواز سنائی دی۔

روزی بول رہی ہوں چیف۔ روزی نے کہا۔
ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ کیا کام ہو گیا ہے۔ دوسری طرف
سے کہا گیا۔

نہیں چیف۔ ہمارے دونوں عربے ہی ناکام ہو گئے ہیں۔
روزی نے کہا۔

کیوں۔ کیا ہوا۔ تفصیل بتاؤ۔ دوسری طرف سے حیرت
بھرے لہجے میں کہا گیا تو روزی نے تفصیل بتادی۔

وری بیڑ۔ اب تو وہ ہوشیار ہو گیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ اب
وہ تمہیں ٹریس کر لے۔ چیف نے کہا۔

نہیں باس۔ میں تو کسی صورت بھی سلسلے نہیں آئی اس لئے
میرے بارے میں اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ روزی نے
کہا۔

سنائے کہ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اس لئے تم نے جو وہ
عربے بتائے تھے میں نے اس کی منظوری بھی دی تھی حالانکہ یہ
بالکل ہنگامہ بلکہ احمقانہ منصوبے تھے اور ایسے لوگ ایسے ہی احمقانہ

منصوبوں سے ہلاک ہو سکتے ہیں۔ کام تو ہو جاتا لیکن تمہارے وہ ہم
کیوں اس وقت نہیں پھٹا۔ تم ایسا کرو کہ تم فوری طور پر کافرستان
چلی جاؤ تاکہ جہاں اگر معاملات تمہارے خلاف بھی ہو جائیں تو وہ
لوگ تم تک نہ پہنچ سکیں۔ چیف نے کہا۔

ایسے چیف۔ روزی نے کہا۔
اوکے۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا
تو جوانانہ ریسور روزی کے کان سے ہٹایا اور لا کر کریٹل پر رکھ
دیا۔

دیکھو۔ مجھے معاف کر دو۔ میں واقعی کافرستان چلی جاؤں گی اور
یقین کرو کہ جہاں دوبارہ کبھی واپس نہیں آؤں گی۔ روزی نے
اجتنائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

کافرستان میں تم کہاں جاؤ گی۔ عمران نے کہا۔
ماروے کے سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری کے پاس۔ وہ میرا
وہاں بندوبست کر دے گا کیونکہ یہ کام اس کی ذمہ داری ہے۔ چیف
نے تو مجھے کہہ دیا ہے۔ روزی نے کہا۔

سنو روزی۔ اور تم بھی سن لو راحت علی خان۔ تم لوگوں نے
جو مجھے پاکیشیا کے خلاف کوئی سازش نہیں کی اور مجھے پر ذاتی طور پر حملے
کرائے ہیں اور میں اپنی ذات پر ہونے والے حملوں کا انتقام نہیں لیا
کرتا اس لئے میں تم دونوں کو رہا کر رہا ہوں اور روزی میرے آدمی
جہادی مسلسل نگرانی کرتے رہیں گے۔ اگر تم کل صبح تک پاکیشیا

میں نظر آتی تو پھر دوسرا سانس نہ لے سکو گی اور راحت علی خان تم بھی ملک چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ۔ بس تمہارے لئے اتنی ہی سزا کافی ہے ورنہ میرے ایک اشارے پر تمہاری روح تمہارے جسم سے پرواز کر سکتی ہے۔ عمران نے سر دھجے میں کہا۔
 "مم۔ مم۔ مجھے متکور ہے۔ میں ویسے بھی اکیسریا جانے والا تھا اور اب میں وہاں مستقل سیٹ اپ کر لوں گا۔" راحت علی خان نے کہا۔

"ان دونوں کو ہاف آف کر دو۔" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے جو اتنا سے کہا۔

"یس ماسٹر۔" جو اتنا نے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل اٹھائے وہ واپس الماری کی طرف چھ گیا جہاں سے اس نے تیراب کی بوتل اٹھائی تھی جبکہ عمران کمرے سے نکل کر واپس اپنے خاں کمرے میں آگیا۔ جوزف بھی وہاں موجود تھا۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا اس کمرے کے بیرونی دروازے کے باہر جا کر رک گیا۔ چند لمحوں بعد جو اتنا اندر داخل ہوا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے ماسٹر۔" جو اتنا نے کہا۔

"ان دونوں کو اٹھا کر کسی ویران جگہ پر پھینک دو۔ یہ ہوش میں آکر خود ہی چلے جائیں گے۔" عمران نے کہا تو جو اتنا سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"جوزف۔" عمران نے جوزف کو آواز دی تو باہر موجود جوزف

تیزی سے اندر داخل ہوا۔
 "یس یاس۔" جوزف نے اندر داخل ہو کر اچھائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"گمراہ سے اپنی کار باہر نکالو اور اسے صاف کرو۔ میری کار تو تباہ ہو گئی ہے اور نئی کار آنے میں کافی وقت لگے گا۔" عمران نے کہا۔

"میں تو روزانہ دونوں کاریں صاف کرتا رہتا ہوں اس لئے کار صاف ہے اور میں لے آتا ہوں۔" جوزف نے کہا اور تیزی سے باہر کی طرف مڑ گیا۔

رہا ہے۔ جلد ہی میں آپ کو خوشخبری سناؤں گا۔" تھامسن نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ آپ میرے آفس آکر مجھے تفصیل بتائیں کیونکہ اعلیٰ حکام اس سلسلے میں حد مضطرب ہیں اور مجھے ایک خصوصی میٹنگ میں اب تک ہونے والی کارروائی کی بریفنگ دینی ہے۔" ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یہ سر۔ میں حاضر ہو جاتا ہوں۔" تھامسن نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور رکھ دیتے جانے پر اس نے بھی رسیور رکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی سیاہ رنگ کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر باقاعدہ یاد دہی ڈرائیور تھا جبکہ اوجھڑ عمر تھامسن عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک خاکی رنگ کی عمارت کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ ڈرائیور نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھانک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ اس نے سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا اور بڑا پھانک کھول دیا۔ ڈرائیور نے کار اندر لے جا کر پورچ میں روک دی جہاں پہلے سے ایک سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ یہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کا خصوصی آفس تھا۔ تھوڑی دیر بعد تھامسن ایک انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود تھا۔ ڈیفنس سیکرٹری اوجھڑ عمر آدمی تھے اور ان کے چہرے کے خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ انتہائی گہرے

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میرے پیچھے بیٹھے ہوئے اوجھڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یہ سر۔ اوجھڑ عمر آدمی نے کہا۔
"ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کال ہے جناب۔" دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ۔" اوجھڑ عمر آدمی نے کہا۔
"ہیلو۔" چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
"یہ سر۔ میں تھامسن بول رہا ہوں۔" اوجھڑ عمر آدمی نے قدرے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیا رپورٹ ہے مشن کے بارے میں؟" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سر۔ مشن پر کام ہو رہا ہے اور انتہائی کامیابی سے کام آگے بڑھ

اور جہاندیدہ آدمی ہیں۔
 "ہاں سر تھامسن۔ اب آپ مجھے تفصیل بتائیں۔" ڈیفنس
 سیکرٹری نے ایک فائل بند کر کے ایک طرف رکھتے ہوئے تھامسن
 سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناپ۔ آپ سے جو پلاننگ ڈسکس کی گئی تھی اس پر باقاعدہ
 عمل ہو رہا ہے۔ ماروے کی سرکاری ایجنسی فاکا کے چیف شیپلے
 بھاری رقم کافرستان کے ایک سینڈیکٹ کی طرف سے دی گئی ہے
 تاکہ وہ لیبارٹری کو ٹریس کر کے وہاں موجود ایک سائنس دان ڈاکٹر
 بشیر کو ہلاک کر دے اور ساتھ ہی اسے یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ اگر
 علی عمران کو ہلاک کر دے تو مجھے کہ اس کا مشن مکمل ہو گیا ہے
 شیپلے نے پاکیشیا میں اپنی لیکچر روزی کے ذریعے اس پر عمل
 کر دیا اور نیچے ہماری مرضی کے مطابق تھامسن عمران کا ان پچنگ
 اجتماع انداز کے حملوں سے کیا بگڑ سکتا تھا اور لیبارٹری تو ظاہر
 انہیں ملتی ہی نہیں تھی کیونکہ اس کا کوئی وجود ہی نہیں ہے لیکن
 سے یہ فائدہ بہر حال ہو گیا کہ عمران لکھ گیا اور اب جیسے جیسے
 گورے گا وہ لکھتا چلا جائے گا کیونکہ اب ماروے کے بعد یہ
 کرائس کے آدمی کریں گے۔" تھامسن نے کہا۔

"گڈ شو۔ یہ واقعی اس بے حد عقل مند آدمی کو یوں کرنے
 خوبصورت طریقہ ہے۔" ڈیفنس سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے
 کہا۔

"آپ کو یقیناً یہ سن کر حیرت ہو گی کہ اس نے روزی اور اس
 کے آدمی کو پکڑ لیا لیکن بعد میں اس نے انہیں اس لئے چھوڑ دیا کہ
 چونکہ وہ اپنی ذات پر ہونے والے حملوں کا انتقام نہیں لیا کرتا اس
 لئے اس نے انہیں آزاد کر دیا۔" تھامسن نے کہا۔

"وہ ہے ہی ایسا آدمی۔ بہت بڑے ظرف کا مالک ہے۔" ڈیفنس
 سیکرٹری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سر جہاں تک ہمارے مشن کا تعلق ہے تو اس پر تیزی سے کام
 جاری ہے۔ ہمارے دو لیکچر ملٹری انٹیلی جنس میں جگہ بنا چکے ہیں
 اور اب وہ ریکارڈ روم کی چیکنگ کر کے معلوم کریں گے کہ پاکیشیا
 کی انتہائی خفیہ میزائل لیبارٹری بلیک سٹار میں ملٹری انٹیلی جنس کے
 کون سے لیکچر کام کر رہے ہیں اور ان ایجنٹوں کو ٹریس کر کے
 ہمارے آدمی ان کی جگہ لے لیں گے اور اس کے بعد اس لیبارٹری
 سے ڈبل ایکس میزائل کے فارمولے کی کاپی اڑا لی جائے گی اور
 ہمارے پاس پہنچ جائے گی اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا۔" تھامسن
 نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارے لیکچر یہ اہم کام کر لیں
 گے۔" ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"ہاں سر۔ انتہائی آسانی سے۔ ہمیں خدشہ صرف پاکیشیا سیکرٹ
 سروس سے تھا اس لئے انہیں لکھانے کے لئے یہ مشن سامنے لایا گیا
 ہے۔ اب وہ لکھ گئے ہیں اور مزید الجھتے چلے جائیں گے جبکہ ملٹری

ایشلی جنس جس کا کام اس لیبارٹری کی حفاظت ہے اس کے خلاف بھی چونکہ کوئی مشن نہیں۔ صرف فارمولے کی کاپی حاصل کرنی ہے جو آسانی سے حاصل کر لی جائے گی اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو سکے گی۔ تھامسن نے کہا۔

لیکن اعلیٰ حکام کو خدشہ ہے کہ اگر مشن کی تکمیل میں کسی کی موت واقع ہو گئی تو نہ صرف ملٹری ایشلی جنس حرکت میں آجائے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی چونک پڑے اور اگر ایسا ہوا تو ہمارے ملک سلاکیہ اور پاکیشیا کے درمیان جو بہترین تعلقات ہیں ان میں دراڑ آجائے گی اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس جو ابی کارروائی کے لئے یہاں پہنچ گئی تو معاملات حد سے زیادہ جانیں گے۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

جناب ایسا نہیں ہو گا۔ آپ کو پورٹو پرا اعتماد کرنا چاہئے۔ پورٹو کو خصوصی تربیت دی جاتی ہے اور ایسے کام ان کے لئے انتہائی آسان ہیں۔ تھامسن نے کہا۔

اوکے۔ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ مشن جس قدر جلد ہو سکے گا کرو۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر یہ مشن مکمل ہو جائے گا۔ تھامسن نے جواب دیا۔

اوکے۔ مجھے آپ نے فوراً رپورٹ دینی ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

یس سر۔ ظاہر ہے فارمولے کی کاپی تو آپ کو ہی پہنچانی ہے۔ تھامسن نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری نے اشیات میں سر ملا دیا اور تھوڑی دیر بعد تھامسن واپس اپنے آفس میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے الماری سے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

ایلو۔ ایلو۔ بی ون کالنگ۔ اور۔ تھامسن نے کہا۔ یس ہاس۔ بی ایون انڈنگ یو۔ اور۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

کیا پوزیشن ہے بی ایون۔ اور۔ تھامسن نے کہا۔ اوکے ہاس۔ کام تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم دو تین روز تک واپس بھی پہنچ جائیں۔ اور۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ٹھیک ہے۔ لیکن خصوصی طور پر خیال رکھنا کہ وہاں کوئی ہلاکت نہ ہو۔ اور۔ تھامسن نے کہا۔

یس ہاس۔ ہمیں معلوم ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اور۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو تھامسن نے اور ایڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ہٹانا چاہتے ہیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر چھانے ہوئے سنجیدگی کے تاثرات یکھت بدل گئے تھے اور اب وہ اپنے مخصوص موڈ میں آتا جا رہا تھا۔

لیکن ایکس لیبارٹری اور ڈاکٹر بشیر کا وجود ہی نہیں ہے۔ بلیک زرو نے کہا۔

ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر بشیر صاحب حکومت کے نوٹس میں لائے بغیر اپنی ذاتی لیبارٹری بنا کر وہاں کام کر رہے ہوں۔ عمران نے کہا۔

اول تو ایسا ممکن ہی نہیں کہ حکومت کو ان کے بارے میں سرے سے علم ہی نہ ہو۔ لیکن اگر ایسا ہے بھی تو پھر انہیں تلاش کیے کیا جائے۔ بلیک زرو نے کہا۔

ہمیں کیا ضرورت ہے تلاش کرنے کی۔ ماروے کے انجسٹ خود ہی تلاش کرتے رہیں گے۔ عمران نے کہا۔

لیکن ماروے حکومت نے تو ایسے کسی مشن سے یکسر انکار کر دیا ہے اور پھر بات بھی ٹھیک ہی ہے کہ فادکا کا چیف سٹینٹل ذاتی طور پر معاہدہ کرے اور پھر کافرستان کا سینڈیکٹ یہ سارا کام کرے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ ہمیں جی بھر کر بے وقوف بنایا گیا ہے۔ بلیک زرو نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

بنایا تو اسے جاتا ہے جو پہلے سے نہ ہو۔ بنائے کو مزید کیا بنانا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زرو بے اختیار

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ چائے کی پیالی اس کے ہاتھ میں موجود تھی اور اس کی فران پیشانی پر شکنوں کا جال پھیلا ہوا تھا جبکہ اس کے سامنے کرسی بلیک زرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی فکر کے تاثرات موجود تھے۔

عمران صاحب۔ میرے خیال میں یہ پوٹیشن پہلی بار سامنے آئی ہے۔ بلیک زرو نے کہا۔

کون سی پوٹیشن۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔ یہی کہ آپ پر اس طرح حملے ہوں اور ان کے پیچھے کوئی مقصد بھی نہ ہو۔ بلیک زرو نے کہا۔

مقصد تو انہوں نے بتایا ہے کہ ایکس لیبارٹری میں کام کرنے والے ڈاکٹر بشیر کو ہلاک کرنا ہے اور اس سے پہلے وہ مجھے راستے سے

ہنس پڑا۔
"وہی آپ اس سٹیٹ سے تو بات کریں۔ وہ کیا کہتا ہے۔" بلیک
زیر نے کہا۔

"اس نے صاف انکار کر دیتا ہے اور اس نے کیا کہنا ہے۔" عمران
نے کہا۔

"پھر آپ نے کیا نتیجہ نکالا ہے۔" بلیک زیر نے کہا۔
"میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی خاص مقصد کے لئے لکھایا جا رہا
ہے لیکن کون لکھا رہا ہے اور کیوں۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آ
رہی۔" عمران نے کہا۔

"اور کون لکھا سکتا ہے یہی ماروے والے ہی ہوں گے۔" بلیک
زیر نے کہا۔

"نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ماروے ساتس کے میدان میں
بہت الجھے ہیں۔ وہ سب بات یہ کہ اس کا کوئی تعلق کافرستان سے
نہیں ہے۔ اسرائیل کی بات ہوتی تو میں مانتا کہ ایسا ہو سکتا ہے لیکن
ماروے کے سوائے سفارتی تعلقات کے کافرستان سے گہرے تعلقات
بھی نہیں ہیں اور پھر کافرستان والے اس قدر احمق بہر حال نہیں ہیں
کہ اس طرح ماروے سے معاہدہ کریں۔ یہ کوئی اور ملک ہے جس
نے یہ شاطرانہ گیم کھیلی ہے۔" عمران نے کہا۔

"لیکن اس کا مقصد۔" بلیک زیر نے کہا۔

"مقصد سامنے آنے کا تو پتہ چلے گا یا پھر کسی تجوی کی خدمات

حاصل کرنا پڑیں گی۔" عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
بلیک زیر کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا عمران یہاں موجود ہے۔" دوسری
طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"نہ بھی ہو تو حکم سلطانی پر اسے کان سے پکڑ کر پیش کر دیا جائے
گا۔" عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے۔" لٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل اسد نے مجھے
فون کیا ہے کہ وہ ایک انتہائی اہم معاملے میں ایکسٹو سے بات کرنا
چاہتا ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ ایکسٹو سے براہ راست بات
نہیں ہو سکتی۔ پھر اس نے کہا کہ تم سے بات کرا دی جائے۔ میں
نے اسے کہا کہ میں تمہیں تلاش کر کے کہہ دیتا ہوں۔ تم اسے فون
کر لو۔" سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں۔" وہی اسے میرے فلیٹ کا نمبر تو
معلوم ہے۔ اسے چاہئے تھا کہ وہ سلیمان سے بات کر لیتا۔ سلیمان
مجھے جہاں کر لیتا۔ اس نے خواہ مخواہ آپ کو تکلیف دی۔" عمران
نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے خیال نہ رہا ہو گا۔" وہی اسے اچھا آوی ہے۔ تم اسے فون کر
لو اور ہاں اگر کوئی پریشانی والی بات ہو تو مجھے ضرور بتانا۔"

سر سلطان نے کہا۔

آپ نے اس سے خود ہی پوچھ لینا تھا۔ عمران نے کہا۔

ہیں۔ اصول کے مطابق میں اس سے پوچھنے کا مجاز نہیں ہوں۔ وہ سیکرٹری دفاع کے تحت کام کرتا ہے۔ میرا ماتحت نہیں ہے۔

سر سلطان نے کہا۔

ماتحت تو میں بھی آپ کا نہیں ہوں۔ پھر بھی آپ مجھے حکم دیتے ہیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تم تو میرے بیٹے ہو۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے

ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا اور عمران سر سلطان کے بے پناہ غلوں پر بے اختیار مسکرا دیا اور اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

سر سلطان جتنی محبت آپ سے کرتے ہیں عمران صاحب شاید عبدالرحمن بھی نہ کرتے ہوں گے۔ بلیک زرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ایڈی کی محبت شیر کی آنکھ جیسی ہے اور سر سلطان کی محبت سمندر کی پر جوش موجوں جیسی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے منبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

ہیں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی کرنل اسد کی مخصوص آواز سنائی دی۔

حقیر فقیر پر تقصیر کج مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔

ڈی ایس سی (آکسن) سلام و بیار پیش کرنا چاہتا ہے اگر اجازت ہو تو پیش کرے۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

عمران صاحب۔ آپ کا اتنا طویل تعارف سننے کے بعد میں ہمیشہ احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہوں۔ دوسری طرف سے کرنل اسد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یعنی ابھی احساس نام کا جذبہ آپ کے اندر موجود ہے۔ پھر تو آپ اس صدی کے تجوہ روزگار انسان ہیں ورنہ سنا تو یہی جاتا ہے کہ اس مادہ پرستی کے دور میں احساس بھی دولت گم گشتہ بن چکا ہے۔ عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ یہ باتیں تو ہوتی رہیں گی۔ ایک اہم مسئلہ درپیش ہے اور میں اس سلسلے میں جناب ایکسٹو سے بات کرنا چاہتا ہوں لیکن سر سلطان نے بتایا ہے کہ وہ براہ راست بات نہیں کرتے اس لئے آپ سے بات ہو رہی ہے۔ کرنل اسد نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

ایسی کیا بات ہو گئی ہے۔ عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ ہمارے ہاں صیانتوں کی ایک اہم لیبارٹری ہے جس میں ستار صیانتل شوگران کی مدد سے تیار کئے جا رہے ہیں اس لئے اس لیبارٹری کا کوڈ نام بلیک ستار لیبارٹری ہے۔ اس لیبارٹری کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ سوائے چند خاص لوگوں کے اور کسی کو اس بارے میں معلوم ہی نہیں ہے۔ بہر حال اس کی

حفاظت بھی ملز می انشلی جس کے ذمے ہے اور ملز می انشلی جس کے
 دو استانی تجربہ کار آدمی وہاں مستقل تعینات ہیں۔ ان میں سے ایک
 کا نام کیپٹن ابرار حسین ہے اور کیپٹن ابرار حسین نے مجھے فون کر
 کے کہا ہے کہ اس کی اچانک طبیعت غراب ہو گئی ہے اور وہ
 رخصت چاہتا ہے۔ میں نے اصول کے مطابق اسے میڈیکل رپورٹ
 بنوانے کے لئے کہا تو اس نے رپورٹ بنوادی۔ میں نے اسے اصول
 اور ضابطے کے مطابق چھٹی دے دی اور اس کی جگہ دوسرا آدمی بھیج دیا
 اور کیپٹن ابرار حسین اپنے گاؤں چلا گیا۔ لیکن آج اس ڈاکٹر کی
 رپورٹ ضابطے کے مطابق میرے پاس پہنچی تو میں اس رپورٹ کو
 بڑھ کر بے حد پریشان ہو گیا ہوں۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ
 کیپٹن ابرار حسین کے ذہن پر خوفناک دباؤ کے اثرات پائے گئے ہیں
 اور اگر یہ دباؤ اور بڑھ جاتا تو ہشتا کیپٹن ابرار حسین کے دماغ کی
 ایک نہیں بلکہ ساری شریانیں پھٹ جاتیں۔ لیکن اب یہ خارجی دباؤ
 ختم ہو چکا ہے۔ رپورٹ میں خارجی دباؤ کے الفاظ پڑھ کر میں چونک
 پڑا اور میں نے ڈاکٹر کو کال کر کے ان سے تفصیلی بات کی ہے۔
 انہوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے کیپٹن ابرار حسین کے ذہن کی
 کیفیت کا تفصیل سے مطالعہ کیا ہے اور انہیں محسوس ہوا ہے کہ
 جیسے کسی نے ان کے سر کو بڑے ڈنڈے سے اس طرح پیٹا ہے کہ
 باہر سے تو کوئی چوٹ نہیں آئی لیکن اندر سے ان کی شریانیں اس
 طرح سکڑ گئی ہیں جیسے ان پر ذہنی دباؤ ڈالا گیا ہو اور ان کے مطابق

کسی بھی اور حالت میں اندرونی شریانوں کی یہ حالت نہیں ہو سکتی
 جو انہوں نے دیکھی ہے اس لئے انہوں نے خارجی دباؤ کے الفاظ
 استعمال کئے ہیں۔ اس پر میں نے فوری طور پر کیپٹن ابرار حسین
 کے ساتھ ڈیوٹی دینے والے کیپٹن ساجد سے بات کی تو اس نے بتایا
 کہ کیپٹن ابرار حسین بالکل صحیح حالت میں رہا ہے۔ دو روز پہلے وہ صبح
 اٹھا تو اس نے شکایت کی کہ اس کا سر بے حد بھاری ہو رہا ہے اور
 اس کی طبیعت غراب ہے جس پر آپ سے چھٹی طلب کی گئی اور اس
 نے ڈاکٹر سے معائنہ کرایا۔ میں نے اس کے گاؤں رابطہ کیا۔ وہاں
 امیر جنسی کے لئے ایک فون نمبر موجود تھا۔ وہاں کیپٹن ابرار حسین
 سے بات ہوئی تو اس نے بتایا ہے کہ اب اس کی کیفیت خاصی
 ٹھیک ہے کیونکہ ڈاکٹر نے اسے باقاعدہ ادویات دی تھیں اور یہ
 ادویات وہ باقاعدگی سے کھا رہا ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ رات کو
 ڈیوٹی دے کر روٹین کے مطابق سویا تھا لیکن صبح جاگنے پر اسے یوں
 محسوس ہوا جیسے اس کا سر بے حد بھاری ہو رہا ہو اور پھر یہ کیفیت
 جب تبدیل نہ ہوئی تو اس نے چھٹی کی درخواست کی۔ کرنل
 اسد نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

لیکن اس میں ایکسٹو کا کیا کردار ہو سکتا ہے کرنل اسد۔ عمران
 نے استانی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ بلیک زیرو بھی چونکہ لاؤڈر پر
 ساری باتیں سن رہا تھا اس لئے اس کے بھرے پر بھی حیرت کے
 تاثرات ابھرائے تھے۔

عمران صاحب۔ اس کیفیت کے بارے میں جب مجھے معلوم ہوا تو مجھے شک پڑا کہ بلیک سٹار لیبارٹری میں کوئی گلو بڑے ہوئی ہو۔ چنانچہ میں نے وہاں کے انچارج ڈاکٹر رحمت صاحب سے بات کی لیکن انہوں نے کہا کہ لیبارٹری میں کوئی خلاف معمول بات نہیں ہوئی اور سب اوکے ہے جس پر میں نے انہیں درخواست کی کہ وہ خصوصی طور پر چیک کریں اور انہوں نے خصوصی چیکنگ کرنے کے بعد رپورٹ دی ہے کہ سٹار میڈیکل کے فارمولے کی پوزیشن ڈسٹرب ہے۔ فارمولے کی فائل مخصوص سیف میں سیدھی رکھی ہونے کی بجائے الٹی رکھی ہوئی ملی ہے حالانکہ انہیں اچھی طرح یاد ہے کہ انہوں نے ایک روز پہلے اس پر کام کیا تھا اور پھر اسے سیدھا رکھا تھا کیونکہ یہ ان کی فطرت ہے کہ معمولی معمولی چیزوں کا بھی خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔ اس پر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا اس فارمولے کی کاپی تو نہیں بنائی گی تو انہوں نے بتایا کہ یہ فارمولا ایسے خصوصی سپر پر ہے کہ اس کی کاپی کسی صورت بنائی ہی نہیں جا سکتی اور فارمولا بھی مکمل طور پر محفوظ ہے۔ اس پر میں نے سوچا کہ چیف آف سیکرٹ سروس جناب ایکسٹو صاحب کی خدمت میں گزارش کروں کہ وہ اس فائل کی چیکنگ اعلیٰ سطح پر کرائیں کیونکہ صرف وہی ایسی شخصیت ہیں جو کہ ایسا کر سکتے ہیں۔ کرنل اسد نے کہا۔

”چیکنگ سے آپ کی کیا مراد ہے“ عمران نے اس بار اہتائی

سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 ”میرا مطلب ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ایسے کیرے لہجہ ہو گئے ہوں جو اس خصوصی کاغذ سے بھی کاپی بنا لیتے ہوں۔ یقیناً ماہرین کو اس بارے میں علم ہو گا اور ایسے ماہرین کو چیف کے حکم پر ہی اس کام پر لگایا جاسکتا ہے۔“ کرنل اسد نے کہا۔
 ”ٹھیک ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ اس بات کا باقاعدہ نوٹس لیا ہے۔ میں چیف سے بات کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ چیف بھی اس سنجیدگی سے نوٹس لیں گے۔“ عمران نے کہا۔
 ”شکریہ عمران صاحب۔ اب آپ سے بات کر کے میرے ذہن کو صاف طہینان پہنچا ہے۔ اللہ حافظ۔“ کرنل اسد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
 ”آپ کا کیا خیال ہے عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر رحمت نے فائل خود ہی الٹی رکھ دی ہو۔“ بلیک زرو نے کہا۔
 ”نہیں۔ ایسے لوگوں کی فطرت میں سمجھتا ہوں۔ یہ ایسا کر ہی نہیں سکتے۔ ضرور کوئی نے کوئی پر اسرار چکر چلا ہے کیپٹن ابرار حسین کے ساتھ۔ بہر حال اب مجھے خود جا کر اس لیبارٹری کو چیک کرنا ہے گا۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور مایا اور تیزی سے شہر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
 ”پی اے نو سیکرٹری خارجہ۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”کیا ہوا۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے۔“ سر سلطان نے اچھائی
 بو کھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ارے۔ ارے۔ میرا نام تو بے حد سیدھا سادہ سا ہے۔ آپ نام
 سن کر ہی گھبرا گئے ہیں۔ ابھی تو میں نے ڈگریاں نہیں بتائیں۔“
 عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نے جس سنجیدہ لہجے میں بات کی ہے اس سے میں گھبرا گیا
 کہ کرنل اسد نے تجا نے کیا بتا دیا ہے کہ تم اس قدر سنجیدہ ہو رہے
 ہو اور مجھے معلوم ہے کہ تم آسانی سے سنجیدہ ہونے والے نہیں۔
 اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا واقعہ ہو گیا ہے جو پاکیشیا کے
 مفادات کے اچھائی خلاف ہے۔“ سر سلطان نے پوری وضاحت
 کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑا۔

”آپ خود ہی تو مجھے کہتے رہتے ہیں کہ میں آپ سے سنجیدہ لہجے میں
 بات کروں اور جب میں ایسا کرتا ہوں تو آپ خود ہی پریشان ہو
 جاتے ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ تمہاری
 سنجیدگی سے میرا دل ڈوب جاتا ہے۔ بہر حال بتاؤ کیا بات ہوئی
 ہے۔“ سر سلطان نے کہا تو عمران نے کرنل اسد کی بات کو مختصر
 انداز میں دوہرا دیا۔

”جب وہاں کچھ ہوا ہی نہیں تو پھر خواہ مخواہ کا وہم پالنے کا فائدہ۔
 فائل جلدی میں الٹی بھی رکھی جاسکتی ہے۔“ سر سلطان نے جواب

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔
 اگر سیکرٹری صاحب سے گنگو کا شرف مجھے حاصل ہو جائے تو یقیناً
 میرے لئے اچھائی خوش قسمتی کا باعث ہو گا۔ درنہ پھر ظاہر ہے کہ
 سے گنگو کر کے ہی میں اپنے دل کو تسلی دے لوں گا کیونکہ آپ
 ان سے کم نہیں۔ وہ صرف سیکرٹری خارجہ ہیں جبکہ آپ تو ماشاء اللہ
 پی اے بھی ہیں اور ٹو بھی۔ اور یہ تو جس کے ساتھ لگ جائے اس
 کے رعب اور دید بے کا کیا کہنا۔ اس لئے تو کہا جاتا ہے کہ پہلی سیال
 پر رعب ڈالا جاتا ہے لیکن دوسری بیوی یعنی ٹو وائف کا رعب سہنا
 ہے۔“ عمران کی زبان جب رواں ہوئی تو اس میں کہیں سہلا
 ہی نہ آیا۔

”عمران صاحب۔ آپ کا فلسفہ سننے کے بعد تو یقیناً دوسری شادی
 سے خوف آنے لگ جاتا ہے۔“ پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔
 ”تم تو بغیر شادی کے ٹو بن گئے ہو۔“ عمران نے کہا تو
 اے بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑا۔

”ہولڈ کریں۔ میں بات کراتا ہوں۔“ پی اے نے ہنستے
 ہوئے کہا۔

”ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد سر سلطان
 آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔“ عمران نے اچھائی سنجیدہ لہجے میں
 کہا۔

دینس احمد علی صاحب کو میرا تعارف کرا دیں تاکہ مجھے ان سے وہاں جانے کی اجازت مل سکے۔ عمران نے کہا۔
 ٹھیک ہے۔ تم ان سے پانچ منٹ بعد بات کر لینا۔ میں انہیں فون کر دیتا ہوں۔ سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور سیکرٹری دفاع کا نمبر انگواڑی سے معلوم کیا اور پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے سیکرٹری دفاع کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

پی اے نو سیکرٹری دفاع۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
 چیف آف سیکرٹ سروس۔ بات کراؤ۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
 یس سر۔ یس سر۔ دوسری طرف سے اہتائی ہو کھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

یس سر۔ میں سیکرٹری دفاع احمد علی بول رہا ہوں سر۔ چند لمحوں بعد سیکرٹری دفاع احمد علی کی اہتائی منہ دبانے آواز سنائی دی۔
 سیکرٹری صاحب۔ میرا نمائندہ خصوصی علی عمران آپ سے بات کرے گا۔ آپ نے اس سے مکمل تعاون کرنا ہے۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

یس سر۔ ابھی سر سلطان صاحب نے بھی فون کیا ہے اور ویسے بھی میں انہیں جانتا ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران

دیا۔
 نہیں جناب۔ جو لوگ ایسی فطرت کے مالک ہوتے ہیں ان سے خواب میں بھی یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ فائل الٹی رکھیں اور پھر کیپٹن ابرار حسین کے بارے میں ڈاکٹر کی رپورٹ۔ یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ کر تل اسد کو وہم نہیں ہے۔ کچھ نہ کچھ ہوا ضرور ہے وہاں۔ عمران نے کہا۔
 یہ کیپٹن ابرار حسین تو سیکورٹی پر تعینات ہو گا۔ سر سلطان نے کہا۔

ہاں۔ ظاہر ہے سیکورٹی میں ہی شامل ہو گا۔ عمران نے کہا۔
 تو پھر اس کا تو کوئی تعلق اس فائل سے نہیں ہو سکتا لیکن یہ گڑبڑ ہو گئی کہ ادھر اس کے بارے میں رپورٹ کر تل اسد کو ملی اور فائل ڈاکٹر رحمت الٹی رکھ بیٹھا اس لئے یہ شک پیدا ہو گیا۔ سر سلطان نے کہا۔

ہاں۔ آپ کی بات درست ہو سکتی ہے لیکن بہر حال میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں خود وہاں جا کر معاملات کو چیک کروں گا۔ عمران نے کہا۔

ہاں ضرور جاؤ۔ تسلی ہونا ضروری ہے۔ سر سلطان نے کہا۔
 لیکن بقول کر تل اسد وہ ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری ہے۔ اس میں مجھے جیسے غیر متعلق آدمی کو کون گھسنے دے گا اس لئے آپ سیکرٹری

دی۔
 - منک سسی علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)
 مناسدہ خصوصی جناب چیف آف سیکرٹ سروس مدظلہ یوں رہا
 ہوں۔ کیا عالی جناب سیکرٹری دفاع سے میری بات ہو سکتی ہے۔
 عمران نے کہا۔
 - جی بات کریں۔ دوسری طرف سے پی اے نے ایسے لہجے
 میں کہا جیسے بڑی مشکل سے ہنسی روک کر بات کر رہا ہو۔
 - ہیلو۔ احمد علی یوں رہا ہوں۔ سیکرٹری دفاع۔ چند لمحوں
 بعد ہی سیکرٹری دفاع کی آواز سنائی دی۔
 - کس کے دفاع کے سیکرٹری ہیں آپ۔ بیگم کی فرمائشوں کے
 دفاع کے یا بیگم کے سینڈل سے دفاع کے۔ عمران نے بڑے
 معصوم سے لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار
 مسکرا دیا۔
 - تم علی عمران ہی یوں رہے ہو ناں۔ دوسری طرف سے
 چونک کر پوچھا گیا۔
 - نہیں جناب۔ علی عمران نہیں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی
 ایس سی (آکسن)۔ میں نے بڑی مشکل سے سفارشیں کرا کر اور
 استغاثوں میں نقلیں مار مار کر ڈگریاں حاصل کی ہیں اور آپ انہیں
 اہمیت ہی نہیں دے رہے۔ عمران نے جواب دیا۔
 - یہ جہارا چیف کاش مجھے مل جائے تو میں اس سے پوچھوں کہ

نے مزید کچھ کہے بغیر سیور کریڈل پر رکھ دیا۔
 - اب اچھی سی چائے بنا کر لاؤ۔ خاصی ذہنی ورزش ہو گئی ہے۔
 عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 - کیا مطلب۔ کیا آپ سیکرٹری دفاع سے بات نہیں کریں
 گے۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔
 - کر لوں گا لیکن کچھ وقفہ دے کر تاکہ وہ یہ نہ سمجھے کہ میں مناسدہ
 خصوصی کم اور چیف کا دم چھلہ زیادہ ہوں۔ عمران نے کہا۔
 بلیک زیرو بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑا۔
 - میں ابھی لاتا ہوں چائے۔ بلیک زیرو نے کہا اور اٹھ کر
 کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھوں
 میں چائے کی دو پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے
 سامنے رکھی اور دوسری پیالی لئے وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔
 - یہ جہارا فلاسک ہے کہ عمر و عیار کی زنجیل کہ اس میں چائے
 ختم ہی نہیں ہوتی۔ عمران نے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔
 - میں دس بارہ پیالیاں بنا کر اس میں رکھ لیتا ہوں۔
 زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلاتے
 اس نے بھی پیالی اٹھائی اور پھر گھوٹ گھوٹ چائے پینے لگا۔ عمران
 نے چائے کی پیالی ختم کر کے رکھی اور پھر سیور اٹھایا اور شہ پر
 کرنے شروع کر دیئے۔
 - پی اے نو سیکرٹری دفاع۔ پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی

کیا اسے مناسدہ خصوصی بنانے کے لئے تم ہی ملے تھے۔ میں اب
اہم میٹنگ چھوڑ کر بیٹھا ہوا ہوں کہ تجا نے کیا قیامت ٹوٹ چکی ہے
اور تم اپنی ڈگریاں بتا رہے ہو۔ احمد علی نے غصیلے لہجے میں
لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ غصہ مصنوعی ہے۔

اب کیا کیا جائے۔ چیف کا مناسدہ خصوصی بنانا آسان
نہیں ہے جتنا سیکرٹری دفاع بتا کہ بس میٹنگ ہو رہی ہے اور
بی جا رہی ہے اور آخر میں کل کی میٹنگ کا کہہ کر میٹنگ پر غصہ
تخنواہیں اور الاؤنس اتنے کہ پوری قوم بے چاری ٹیکس دے دے
ہلکان ہو جاتی ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

اوہ۔ اوہ۔ پھر تو تمہارا چیف ہم سے بھی زیادہ مظلوم ہو گا
تمہیں مسلسل ہنگامہ رہا ہے۔ دوسری طرف سے ہتھے ہوئے
گیا۔

اسی لئے تو اس نے حکم دیا ہے کہ سیکرٹری دفاع سے خود باز
کر دھالانکہ چیف صاحب کے منہ میں جیونگم تو نہیں ہوتی کہ ان کے
ہونٹ چمک گئے ہیں اور وہ بول نہیں سکتے۔ عمران نے
بناتے ہوئے کہا تو احمد علی شاید نہ چاہنے کے باوجود بھی ہنس چکا
کیونکہ عمران نے براہ راست ان پر گہرا طنز کیا تھا۔

ٹھیک ہے۔ پھر میں اپنی خصوصی میٹنگ شروع کر دوں۔ یہ
پانچ گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے۔ تم بعد میں فون کر لینا۔
علی نے کہا۔

بالکل کر نہیں۔ لیکن آپ کو اس عہدے سے ہٹنے میں شاید تین
چار منٹ بھی نہ لگیں۔ عمران نے جواب دیا۔
ارے۔ وہ کیوں۔ کیا مطلب۔ احمد علی نے چونک کر
کہا۔

چیف صاحب کو جیسے ہی میں نے رپورٹ دینی ہے کہ سیکرٹری
دفاع صاحب نے آپ کے مناسدہ خصوصی کی بات سننے پر میٹنگ کو
ترجیح دی ہے اور تمہارا سامراج مصالحہ لگا کر آپ کی گھنگو بھی دوہراؤں
گا تو آپ بہر حال اتنے کچھ دار تو ہوں گے ہی کیونکہ حکومت نے آپ
کو سیکرٹری دفاع بننا رکھا ہے کہ چیف کیا کرے گا اور یہ بھی آپ کو
معلوم ہے کہ وہ احکامات جاری کرنے کے لئے کسی دوسرے افسر کا
محتاج نہیں ہے۔ عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ تمہاری دھمکی نے واقعی مجھے مجبور کر دیا ہے کہ
میں اب تمہاری باتیں سننا روؤں۔ ٹھیک ہے سناؤ۔ احمد علی
نے لہجہ ہوتے ہوئے کہا۔

بلیک سٹار لیبارٹری کے بارے میں آپ کو کچھ معلوم ہے۔
عمران نے لالچت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ہاں۔ سائنس سازی کی انتہائی اہم اور ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری
ہے۔ لیکن کیا ہوا۔ کیا وہاں سے کوئی رپورٹ آئی ہے۔ سیکرٹری
دفاع نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

میں وہاں کا تفصیلی دورہ بھی کرنا چاہتا ہوں اور شاید مجھے وہاں

کے لوگوں چاہے وہ انچارج ڈاکٹر رحمت ہوں یا کوئی اور انٹرنو بھی کرتا پڑیں اور سنا ہے کہ اس کی اجازت آپ ہی دے سکتے ہیں۔
عمران نے کہا۔

”اجازت تو تمہیں مل جائے گی۔ یہ تو تمہاری مہربانی ہے کہ تم نے بہر حال مجھ سے اجازت لینے کا اتنا تکلف تو کیا ہے لیکن کم از کم مجھے اتنا تو بتا دو کہ وہاں کیا ہوا ہے۔“ احمد علی نے کہا تو عمران نے انہیں مختصر طور پر کرنل اسد کے خدشہ کے بارے میں آگاہ کر دیا۔

”اوہ ہاں۔ اس نے مجھے بھی فون پر رپورٹ دی تھی لیکن میرا اب بھی یہی خیال ہے کہ کرنل اسد کا خدشہ درست نہیں ہے۔“ احمد علی نے کہا۔

”اسی لئے تو میں خود وہاں جانا چاہتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔
”ٹھیک ہے۔ میں سپیشل کارڈ تمہیں ایڈجسٹ کر دیتا ہوں لیکن کارڈ تمہیں کہاں پہنچایا جائے۔“ احمد علی نے کہا۔

”سچلے تو یہ بتائیں کہ یہ لیبارٹری ہے کہاں۔“ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

”آپ وہاں چٹیک پوسٹ پر کارڈ پہنچا دیں۔ میں اپنا نام بتا کر کارڈ حاصل کر لوں گا۔“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ابھی بھیجا دیتا ہوں اور کچھ۔“ احمد علی نے کہا۔

”شکریہ۔“ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
عمران صاحب۔ ویسے محسوس تو مجھے بھی یہی ہوتا ہے کہ آپ زبردستی اسے کیس بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔“ بلیک زرد نے کہا۔

”تو اور کیا کروں۔ آخر میں نے بھی تو گزارہ کرنا ہی ہے۔“ عمران نے مت بناتے ہوئے کہا تو بلیک زرد بے اختیار ہنس پڑا۔

نانف کی کال آئے وہ اس کی بات فوراً کرادے اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو تھا مسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"ہیں" تھا مسن نے کہا۔

"نانف سے بات کیجئے باس" دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدیانہ آواز سنائی دی۔
"ہیلو" تھا مسن نے کہا۔

"نانف بول رہا ہوں چیف۔" مائیکرو رول پہنچ گیا ہو گا۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ آج صبح ملا ہے۔ تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو۔" تھا مسن نے کہا۔

"میں اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان پہنچ چکا ہوں اور اس وقت کافرستان سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں" نائف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوا" تھا مسن نے پوچھا۔
"نوباس۔ کسی کو اس کا علم تک نہیں ہو سکا" نائف نے جواب دیا۔

"کوئی آدمی زخمی یا ہلاک تو نہیں کیا گیا" تھا مسن نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ہم نے خصوصی طور پر اس بات کا خیال رکھا تھا" نائف نے جواب دیا۔

سلاکیہ سیکرٹ سروس کے چیف تھا مسن کے سامنے ایک مائیکرو فلم کا رول پڑا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر اہمائی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ یہ رول اسے آج صبح انٹرنیشنل کوریئر سروس کے ذریعے وصول ہوا تھا اور اس کے ساتھ ایک لیٹر بھی تھا جس پر صرف اتنا لکھا ہوا تھا کہ کامیابی مبارک ہو اور اس کے نیچے نائف کا لفظ درج تھا اور یہ لفظ پڑھتے ہی چیف تھا مسن کچھ گیا تھا کہ یہ بلیک سٹار میڈل کے فارمولے کی کاپی ہے کیونکہ پاکیشیا میں اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے جو نیم بھیجی گئی تھی اس کا انچارج نائف تھا اس لئے وہ کچھ گیا تھا کہ اس رول کی کیا اہمیت ہے۔ اب اسے نائف کی طرف سے فون کا انتظار تھا اور اس نے اپنے پی اے سے کہہ دیا تھا کہ جیسے ہی

تفصیل بتاؤ کہ کیسے کامیاب ہوئے۔ کیونکہ اعلیٰ حکام تفصیل رپورٹ کے لئے اہمائی بے چین ہیں۔ تمہا من نے کہا۔

جناب۔ میں نے پہلے آپ کو رپورٹ دی تھی کہ ہم لیبارٹری کی سیکورٹی میں شامل ہو گئے تھے۔ میں نے سیکورٹی کے کیپٹن ابرار حسین کا روپ دھارا تھا اور اسے رات کو اس کے کوارٹر میں بے ہوش کر کے لٹا دیا اور ساتھ ہی اس کے دماغ میں ایکس انجکشن بھی لگا دیا تاکہ وہ کسی صورت بھی ہوش میں نہ آ سکے اور پھر میں کیپٹن ابرار حسین کے روپ میں ڈاکٹر رحمت کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ ڈاکٹر رحمت اپنے بیڈ روم میں چلا گیا تھا چونکہ اس کی رہائش گاہ لیبارٹری کے ساتھ ہی تھی اس لئے وہاں کسی قسم کا حفاظتی نظام نہ تھا۔ صرف اس کا ملازم تھا اور وہ بھی سونے کے لئے اپنے کوارٹر میں چلا گیا تھا۔ میں نے ڈاکٹر رحمت کی رہائش گاہ کی تلاش لی تو وہاں ایک کمرے میں اس نے چھوٹا سا ذاتی آفس بنایا ہوا تھا۔ شاید وہ رات کو ضرورت پڑنے پر یہاں کام کرتا رہتا تھا۔ اس کی میز کی دراز سے مجھے ایک فائل مل گئی۔ اس فائل میں اس خفیہ راستے کا ذکر تھا جو اس کی رہائش گاہ سے لیبارٹری میں اس کے خصوصی آفس تک جاتا تھا اور اس فائل میں اس سیف کا بھی ذکر تھا جس میں فارمولے کی فائل موجود تھی اور اس میں یہ تفصیل بھی درج تھی کہ فائل ایسے کاغذات پر مشتمل ہے جس کی کاپی نہیں کی جاسکتی۔ لیکن میرے پاس چونکہ وی ٹی آر فلم کیمرہ موجود تھا جو ایسے کاغذات سے بھی بغیر کوئی نشان ڈالے کاپی

کر سکتا ہے اس لئے میں نے وہ خفیہ راستہ کھولا اور ڈاکٹر رحمت کے خصوصی آفس میں پہنچ گیا۔ میں نے سیف کھولا، فائل اٹھائی اور اس کی فلم تیار کی۔ فائل واپس رکھ کر سیف بند کیا اور پھر اسی خفیہ راستے سے واپس ڈاکٹر رحمت کی رہائش گاہ پر پہنچا۔ خفیہ راستہ بند کیا اور پھر وہاں سے نکل کر میں کیپٹن ابرار حسین کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ میرا ساتھی ٹریگر کوارٹر سے باہر ایک خصوصی راستے پر موجود تھا۔ میں نے اسے وہاں اس لئے پہنچا دیا تھا تاکہ کوئی اچانک نہ آ جائے۔ اس کے بعد ہم دونوں واپس خصوصی راستے سے باہر آئے۔ اس سے پہلے میں نے کیپٹن ابرار حسین کا لباس وغیرہ اتار کر اس کے وارڈ روم میں رکھ دیا تھا اور اپنا لباس پہن لیا تھا۔ پھر ہم بغیر کسی مداخلت کے وہاں سے نکل کر واپس شہر پہنچ گئے۔ میں نے صبح ہوتے ہی سب سے پہلے اس کاپی کو مائیکروفلم میں تبدیل کر دیا اور اس کے بعد انٹرنیشنل کوریئر سروس کے ذریعے اسے آپ کو بھجوا کر ہم ایئر پورٹ پہنچے۔ وہاں سے ہمیں کافرستان کی ٹیمیں آسانی سے مل گئیں اور ہم کافرستان پہنچ گئے جہاں بھی ہم ایک ہوٹل میں خاموشی سے رہتے رہے تاکہ فائل بھی آپ تک پہنچ جائے اور اگر ہمارے پیچھے کوئی گڑبڑ ہو رہی ہو تو ہمیں پتہ چل سکے لیکن کسی گڑبڑ کی اطلاع نہ ملی تو اب میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ ٹائل نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

تم تو کافرستان پہنچ گئے ہو۔ پھر وہاں کی تفصیل کیسے معلوم کی

خالی ملے اس کی بھرپور تلاشی لیں اور پھر مجھے فہم سے ٹرانسمیٹ
رپورٹ دیں۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"میں سمجھی نہیں سر۔" جولیا نے استہانی الجھے ہوئے لہجے میں
کہا۔

"میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں اس لئے ذہن کو
حاضر رکھ کر بات سنا کرو۔" عمران کا لہجہ یکفخت استہانی تلخ ہو گیا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی بات دوہرا دی اور پھر رسیور رکھ دیا۔
"عمران صاحب۔ آپ کا حکم ہی ملتا ہوا تھا۔ جولیا تو جولیا مجھے تو
آپ کے اس حکم کی سمجھ نہیں آتی۔" بلیک زیرو نے کہا تو عمران
بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر میری باتیں تمہاری اور جولیا کی سمجھ میں آتا شروع ہو جائیں
تو تم نے چیک دینے سے ہی انکار کر دینا ہے اور جولیا نے زہد کی
تین باریں کہنے سے گریز نہیں کرنا اور پھر تم خود سوچو کہ آمدنی پر
اور بے شمار چھپاؤں میاؤں کے اور کیا ہو گا۔" عمران نے کہا تو
بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور عمران نے ایک بار پھر
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"انکوآٹری پلیز۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"پاکیشیا سے سلاکیہ کا رابطہ نمبر اور سلاکیہ کے دارالحکومت کا نمبر
بتادیں۔" عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو بے
اختیار چونک پڑا۔ چند لمحوں بعد انکوآٹری آپریٹر نے نمبر بتا دیئے تو
عمران نے کریڈل دیایا اور پھر ٹون آتے پر اس نے ایک بار پھر
مسلل نمبر ڈائل کرتے شروع کر دیئے۔

"انکوآٹری پلیز۔" ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی دی لیکن
زبان اور لہجہ سلاکیہ کا تھا۔

"قدیم انٹرپرائزز کا نمبر بتا دیں۔" عمران نے کہا تو دوسری
طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریڈل دیایا اور پھر ٹون آتے
پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک
نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے ہاتھ روکا تو دوسری طرف گھنٹی بجنے
کی آواز سنائی دینے لگی۔ چونکہ جہاں کے فون میں لاؤڈر کا بٹن مستقل
طور پر پریسڈ ہی رہتا تھا اس لئے خصوصی طور پر لاؤڈر کو آن نہ کرنا
پڑتا تھا۔

"قدیم انٹرپرائزز۔" دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"میجر سے بات کرائیں۔ میں ملٹری اٹیلی جنس کا کرنل نیلسن
بول رہا ہوں۔" عمران نے سلاکیہ زبان اور لہجے میں بات کرتے
ہوئے کہا۔

"ہیس سر۔" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
"ہیلو۔ میجر رابرٹ بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔

”مسٹر رابرٹ۔ میں ملٹری اٹیلی جنس سے کرتل نیلسن بول رہی ہوں۔“

عمران نے بڑے سرو لہجے میں کہا۔

”یہ سر۔ فرمائیے۔“ مینجر نے جواب دیا۔

”آپ کے سنور سے ایک سپیشل ٹریننگ زیروون ڈیلیور کیا گیا ہے۔“

اس کو ایک خصوصی معاملہ میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس

آپ کی اوپن کمیونٹریٹ موجود ہے۔ میں آپ کو نمبر بتا دیتا ہوں۔

آپ ریکارڈ چیک کر کے مجھے بتائیں کہ یہ زیروون آپ نے کسے ڈیج

کیا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”سر۔ ہم تو صرف سرکاری اداروں کو ہی سامان سیلائی کیا کرتے

ہیں۔ آپ کی ملٹری اٹیلی جنس کے لئے بھی ہمارا مال ڈیلیور ہوا

ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”آپ چیک کر کے مجھے بتائیں کہ یہ کس کو ڈیلیور کیا گیا ہے۔“

عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”یہ سر۔ نمبر کی تفصیل بتائیں۔“ دوسری طرف سے کہا

تو عمران نے نمبر دوہرا دیا۔

”ہولڈ کریں۔ میں کمیونٹریٹ سے چیک کر کے بتاتا ہوں۔“

نے کہا تو عمران ہونٹ بھیج کر خاموش ہو گیا۔ بلیک ریم

ہونٹ بھیجنے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

”ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔“ تھوڑی دیر بعد مینجر کی

دوبارہ سنائی دی۔

”یہ سر۔ کیا رپورٹ ہے۔“ عمران نے کہا۔

”جناب۔ یہ نمبر دوسرے مال کے ساتھ آج سے چار ماہ قبل

سلاکیہ سیکرٹ سروس کو پہنچایا گیا تھا۔“ مینجر نے جواب دیا۔

”کیا آپ نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”یہ سر۔“ دوسری طرف سے اہتائی اعتماد بھرے لہجے میں

کہا گیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ سب کیا ہے عمران صاحب۔“ یہ سلاکیہ سیکرٹ سروس کہاں

سے داخل ہو گئی اس معاملے میں۔“ بلیک زیروون نے کہا۔

”یہ ساری کارروائی سلاکیہ سیکرٹ سروس نے کی تھی۔ وہ

فارمولے کی کاپی لے اڑے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”آپ کو کیسے معلوم ہوا۔“ بلیک زیروون کے لہجے میں بے حد

حیرت تھی۔

”اب یقیناً تمہیں تفصیل بتانا پڑے گی۔ میں بلیک سٹار میڈائل

لیبارٹری پہنچا۔ وہاں جا کر میں نے چیکنگ کی اور فارمولے کی فائل

کو میں نے بغور چیک کیا تو آخر کار میں نے اس پروی ٹی آر پرنٹ کے

خصوصی نشانات چیک کر لئے کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اگر واقعی کوئی

حرکت ہوئی ہے تو یہ صرف وی ٹی آر کیریہ ہی استعمال کیا گیا ہوگا

کیونکہ ایسے خصوصی کاغذات کی فلم صرف وی ٹی آر کیریہ ہی بنا سکتا

ہے اور وی ٹی آر کے مخصوص نشان اس وقت تک نظر نہیں آتے

گیا ہے کہ یہ زبردن سلاکیہ سیکرٹ سروس کو ڈیپور کیا گیا تھا۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

دوری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی آپ پر قاتلانہ حملے اس لئے کرائے گئے تھے کہ آپ ادھر اچھے رہیں اور وہ لوگ اپنا کام کر جائیں۔ بلیک زبردن نے کہا۔

ہاں۔ اب یہ بات فائل ہو گئی ہے کہ ماروے کی سرکاری ہتھی کے چیف سینٹل کو اس کام کے لئے باقاعدہ استعمال کیا گیا ہے کہ اگر میں ہلاک ہو گیا تب بھی ان کو فائدہ ہو گا اور اگر نہ ہوا تب بھی فائدہ ہو گا کہ ہم ماروے اور اس روزی کے چکر میں ہی اچھے کر رہے جاتیں گے۔ لیکن یہ ساری واردات جس انداز میں کی گئی ہے اس نے مجھے بھی حیران کر دیا ہے۔ کسی کو نہ زخمی کیا گیا اور نہ کسی کو ہلاک کیا گیا اور فارمولے کی کاپی اڑالی گئی۔ عمران نے کہا۔

تو اب آپ کیا کریں گے۔ کیا وہاں سے فارمولے کی کاپی واپس لائیں گے۔ بلیک زبردن نے کہا۔

کیا ضرورت ہے لانے کی۔ اگر سلاکیہ یہ میزائل تیار بھی کر لے گا تو اس سے پاکیشیا کو کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ بتاتے رہیں وہ بھی سٹار میزائل۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زبردن کوئی جواب دیتا ٹرانسمیٹر پر کال آنے کا اشارہ آنے لگا اور عمران سمجھ گیا کہ صفدر کی طرف سے کال ہو گی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

جب تک کاغذ کو گرم نہ کیا جائے۔ چنانچہ میں نے لائٹر کی مدد سے انہیں گرم کیا تو وہی ٹی آر کیمبرے کی ریز کے مخصوص نشانات کے طور پر نظر آ گئے لیکن میں نے ڈاکٹر رحمت سے اس کا کوئی ذکر نہیں کیا اور فائل کے لئے رکھے جانے کو ان کی اپنی غلطی کہہ کر معاف کر دیا لیکن میں بہر حال کنفرم ہو گیا تھا کہ یہاں واردات ہو رہی ہے۔ پھر میں نے کیپٹن ابرار حسین کی رہائش گاہ کا باریک بینی سے محاسبہ کیا اور پھر وہاں ایک الماری کے عقیقی طرف میں نے زبردن ٹریسنگ کا جدید ترین آلہ دستیاب کر لیا۔ اس آلے کی مدد سے فائل سے بھی وہاں کی نہ صرف تصویر سکرین پر دیکھی جاسکتی بلکہ وہاں کی آوازیں بھی سنی جاسکتی ہیں۔ میں نے اسے اٹھا کر تھیں میں ڈال لیا۔ اس کے بعد میں لیبارٹری کے ڈاکٹر سے ملنا اور میں اس سے کیپٹن ابرار حسین کی رپورٹ کے بارے میں تفصیل سے ڈسکشن کی اور نتیجہ یہ نکلا کہ میں سمجھ گیا کہ کیپٹن ابرار حسین طویل بے ہوشی کا انجکشن لگایا گیا تھا لیکن چونکہ وہ ایک خاص مرض میں مبتلا تھا اس لئے اس کا رد عمل اس انداز میں ظاہر ہوا۔ طرح معاملات کنفرم ہو گئے اور میں واپس آ گیا۔ اب اصل مسئلہ تھا کہ یہ واردات کس نے کی ہے۔ چنانچہ میں نے یہاں لیبارٹری اس زبردن کی باریک بینی سے چیکنگ کی تو اس پر ایک قسم کی سٹیکر نظر آ گیا جس پر سلاکیہ کے قدیم انٹرپرائز کا نام درج تھا ساتھ ہی سیل کا کمیونٹرائزڈ نمبر بھی تھا اور اب جہاز سے سلسلے

ہیلو۔ ہیلو۔ صفدر کاٹنگ۔ اور۔۔۔ صفدر کی آواز سنائی

دی۔

ہیں۔ چیف انڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور۔۔۔ عمران نے بٹن دباتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

”چیف صرف ایک رہائشی فلیٹ ایسا ہے جس کی عقبی دیوار میں کھڑکی کا رخ سپیشل صنعتی علاقے کے آخری حصے کی طرف ہے۔ یہ فلیٹ اس وقت خالی ہے لیکن جہاں ایسے آثار موجود ہیں کہ جیسے یہ فلیٹ آج ہی خالی کیا گیا ہے۔ بہر حال اس فلیٹ کی تفصیلی تلاشی سے وہاں ایک چھوٹا سا کارڈ ملا ہے جس پر سیاہ رنگ کے دوڑتے ہوئے گھوڑے کی تصویر ہے اور نیچے اس پر اٹھارہ نمبر کے الفاظ درج ہیں۔ اس کے علاوہ اس پورے فلیٹ میں اور کوئی چیز نہیں ملی۔ اور۔۔۔ صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”معلوم کرو کہ اس فلیٹ میں کون رہائش پذیر رہا ہے اور اسے شہر میں ٹریس کرنے کی بجائے ایئر پورٹ پر چیکنگ کرو اور اسے رپورٹ دو۔ کارڈ کیپٹن شکیل کے ذریعے دانش منزل پہنچا دو۔ ایڈیٹل“ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”یہ خصوصی نشان تو سلاکیہ سیکرٹ سروس کا ہی ہے عمران صاحب۔“ بلیک زبرو نے کہا۔

”ہاں۔ اب یہ بات کنفرم ہو گئی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن آپ نے کیسے اس فلیٹ کو ٹریس کرنے اور اس کی تلاشی

کے لئے کہا تھا۔ اس کا کیا پس منظر تھا۔“ بلیک زبرو نے کہا۔

”زبرو دن کی چیکنگ رینج ایک ہزار میٹر ہوتی ہے اور میں نے واپسی پر یہ چیک کر لیا تھا کہ ایک ہزار میٹر کی رینج میں رہائشی پلازہ آتے ہیں لیکن میں اس زبرو دن کو جہاں لیبارٹری میں چیک کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے خود وہاں جانے کی بجائے صفدر کو وہاں بھجوا دیا اور تم نے دیکھا کہ صفدر نہ صرف درست جگہ پر پہنچ گیا بلکہ اس نے وہاں سے کارڈ بھی تلاش کر لیا۔“ عمران نے کہا تو بلیک زبرو نے اشیات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”داور بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں جناب۔“ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”دو چار ڈگریاں اور بھی لے لیتے تو کم از کم مجھے معلوم ہو جاتا کہ آکسفورڈ کتنی ڈگریاں مجموعی طور پر جاری کر سکتی ہے۔“ سرداور نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔

”آکسفورڈ یونیورسٹی نے تو کوشش کی تھی لیکن میں نے سوچا کہ پھر مجھے خواہ کواہ ایک مصنوعی سر کا بوجھ بھی باقی ساری عمر اٹھانا پڑے گا اس لئے میں نے انکار کر دیا۔“ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ وہ سمجھ گئے

تھے کہ عمران نے ان کے سر کے خطاب پر طنز کیا ہے۔

یہ مصنوعی سر کم از کم چہارے اس سر کو تو لیول پر رکھتا

سردار نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

تو آپ کو ابھی تک خوش فہمی ہے کہ آپ لیول میں ہیں

عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو اس بار سردار بے اختیار ہنس

پڑے۔

بہر حال بہت باتیں ہو گئیں۔ اب بتاؤ کیوں فون کیا ہے

سردار نے کہا۔

”میں پاکستان میں بلیک سٹار میزائل تیار کرنے کی ایک خبر

لیبارٹری ہے۔ کیا آپ کو اس کے متعلق معلوم ہے۔“

نے کہا۔

”ہاں۔ کیوں۔ تمہیں اس لیبارٹری سے کیا دلچسپی پیدا ہو

ہے۔“ سردار نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”آپ صرف اتنا بتائیں کہ اس لیبارٹری میں بلیک سٹار میزائل

کے جس فارمولے پر کام ہو رہا ہے اگر یورپ کا ایک ملک سلاکیہ

جہاں سے فارمولے کی کاپی حاصل کر کے سلاکیہ میں اسے حیدر کر

تو اس سے پاکستان کو کیا کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔“

عمران نے کہا۔

”یہ کیا کہہ رہے ہو۔ اچھی ہوئی بات کر رہے ہو۔ کھل کر بات

کرد۔“ سردار نے کہا۔

تو کھل کر بات سن لیجئے۔“ عمران نے کہا اور پھر اس نے

لیبارٹری سے فارمولے کی کاپی چرائے جانے کی تفصیل بتا دی اور یہ

بھی بتا دیا کہ چیف نے جو تحقیقات کی ہیں ان کے مطابق یہ

کارروائی سلاکیہ سیکرٹ سروس نے کی ہے۔

لیکن وہاں لیبارٹری میں تو کسی کو معلوم ہی نہیں ہے۔ ابھی

تھوڑی دیر پہلے میری بات ڈاکٹر رحمت سے ہوئی ہے۔“

سردار نے اجتنابی حیرت میرے لہجے میں کہا۔

”انہیں تو شک تک نہیں پڑا اور میں نے بھی جان بوجھ کر انہیں

نہیں بتایا کہ اس طرح ان کا اعتماد ختم ہو سکتا ہے۔ اصل فارمولا

بہر حال محفوظ ہے۔ صرف اس کی کاپی حاصل کی گئی ہے۔“

عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ویسے تو سلاکیہ اگر یہ میزائل بنا لے تو

ہمیں اس سے بظاہر تو کوئی نقصان نہیں ہے لیکن یہ سوچ لو کہ

سلاکیہ کے اسرائیل اور کافرستان دونوں ملکوں سے بڑے گہرے

تعلقات ہیں اور جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے سلاکیہ میں

میزائل سازی کی نہ کوئی لیبارٹری ہے اور نہ کوئی فیکٹری۔ ابھی

سلاکیہ میزائل سازی میں داخل ہی نہیں ہوا اور کہاں سٹار میزائل،

جو میزائل سازی کی انتہائی جدید ترین شکل ہے۔“

سردار نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو واقعی مسئلہ بن گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں

نے یہ فارمولا کسی اور کے لئے حاصل کیا ہے۔" عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
"جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ تو میں بتا سکتا ہوں۔ مزید اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔" سرداور نے کہا۔
"بہر حال آپ اس بات پر تو کنفرم ہیں کہ سلاکیہ ابھی میڈیکل سٹری کے دور میں داخل نہیں ہوا۔" عمران نے کہا۔
"ہاں۔ یہ تو کنفرم بات ہے۔" سرداور نے جواب دیا۔
"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ انڈیا حافظ۔" عمران نے کہا اور رسیں رکھ دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ آپ کیسے وہاں سے کاپی لے کر آئیں گے وہاں وہ اس کی سینکڑوں کاپیاں بھی کر سکتے ہیں۔" بلٹیک نے کہا۔

"نہیں۔ جس مخصوص کیمبرے سے کاپی بنائی گئی ہے اس کی کاپی نہیں بنائی جاسکتی اس لئے یہی ایک کاپی ہی رہے گی چاہے جہاں بھی جاتے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیں اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ۔" رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کرائیں۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہیں سر۔ ہولڈ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔" سر سلطان نے عمران کی سنجیدگی کی وجہ سے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
"جی ہاں۔ ملٹری انٹیلیجنس کے کرتل اسد کا خدشہ درست ثابت ہوا ہے۔ میں نے ذاتی طور پر وہاں جا کر چیکنگ کی ہے۔ سٹار میڈیکل کے فارمولے کی کاپی کی گئی ہے اور اس انداز میں کی گئی ہے کہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے اور چیف نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ یہ کام سلاکیہ سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں نے سرانجام دیا ہے۔ میں نے سرداور سے بات کی ہے۔ سرداور نے مجھے بتایا ہے کہ سلاکیہ کے تعلقات اسرائیل اور کافرستان سے بڑے گہرے ہیں جبکہ سلاکیہ ابھی خود میڈیکل سٹری کے دور میں داخل ہی نہیں ہوا۔ وہاں عام میڈیکل بنانے کی لیبارٹری یا فیکٹری نہیں ہے تو سٹار میڈیکل وہ کیسے تیار کر سکتے ہیں۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ وزارت خارجہ کے انچارج ہیں۔ آپ بتائیں کہ سلاکیہ کے پاکیشیا اور سلاکیہ کے اسرائیل اور کافرستان کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں۔" عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے۔ سلاکیہ یورپ کا ملک ہے اور پاکیشیا سے اس کے

تعلقات بھی واجبی سے ہیں جبکہ واقعی وہ اسرائیل کا بہت بڑا محتاج ہے اور اسرائیل کے ساتھ اس کے تعلقات ہر سطح پر گہرے ہیں۔ البتہ کافرستان کے ساتھ اس کے تعلقات ایسے نہیں ہیں کہ جیسے اسرائیل کے ساتھ ہیں۔ البتہ پاکیشیا سے بہر حال زیادہ گہرے ہیں۔" سر سلطان نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سلاکیہ نے یہ فارمولا کافرستان کی خاطر حاصل کیا ہے یا اسرائیل کی خاطر؟" عمران نے کہا۔

"اسرائیل سے بھی یہ فارمولا کافرستان پہنچ سکتا ہے اور وہ اس کا اپنی نظام بھی تیار کر سکتے ہیں۔ اس طرح اس میدان پر ہونے والا پاکیشیا کا تمام کام بے کار ہو کر رہ جائے گا۔" سر سلطان نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ فارمولا وہاں پہنچ چکا ہے۔ وہاں اس کی سینکڑوں کاپیاں بھی ہو سکتی ہیں۔" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ اس لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رحمت ہیں ناں۔" سر سلطان نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔" عمران نے کہا۔

"تم کہاں سے فون کر رہے ہو؟" سر سلطان نے پوچھا۔

"دانش منزل سے۔" عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی دس پندرہ منٹ بعد تمہیں خود فون کرتا ہوں۔ مجھے ایک بات یاد آگئی ہے۔ میں اسے کنفرم کر لوں پھر بات

ہوگی۔" سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا لیکن ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب۔ ایئر پورٹ سے۔" دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"لیں۔ کیا رپورٹ ہے؟" عمران نے کہا۔

"جناب۔ اس فلیٹ میں ایک غیر ملکی رہائش پذیر رہا ہے۔ اس کا نام ڈونلڈ تھا۔ اس کا علیہ وقرہ معلوم کرتے کے بعد میں نے ایئر پورٹ سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق اس طے کا آدمی جس کا نام جیکب تھا آج صبح پاکیشیا سے سلاکیہ روانہ ہوا ہے۔ اس نے براہ راست سلاکیہ کا ٹکٹ خریدا تھا۔" صفدر نے جواب دیا۔

"اس کے کالڈزات میں سلاکیہ کا کیا پتہ درج ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"ریجنٹ کلب ویسٹ سٹریٹ سراگ درج ہے۔" صفدر نے پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب تم واپس آ جاؤ۔ جہاں کا کام مکمل ہو گیا ہے۔" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا یہ پتہ درست ہو گا؟" بلیک لیرو نے کہا۔

"میں سر سلطان کی کال سن لوں پھر اس کو کنفرم کروں گا۔ اگر

یہ پتہ واقعی درست ہے تو پھر ہمارے لئے خاصا فائدہ مند ثابت
گا۔ عمران نے کہا تو بلیک زبرد نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر دوسرے
اٹھالیا۔

”ایکسو“ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں۔ عمران یہاں ہو گا۔“ سر سلطان

آواز سنائی دی۔

”وہ آپ کی سلطنت سے بھاگ کر جا بھی کہاں سکتا ہے۔“ عمران

نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

”عمران بیٹے۔ میری ڈاکٹر رحمت سے بات ہوتی ہے۔ وہ تو اس

یقین کرنے کے لئے بھی تیار نہیں کہ فارمولے کی کاپی ہو

ہے۔“ سر سلطان نے کہا۔

”انہیں چھوڑیں۔ میں نے انہیں بتایا ہی نہیں تاکہ وہ اعتماد

کام کرتے رہیں۔ آپ نے ان سے کیا بات کی ہے۔“ عمران

کہا۔

”اصل میں مجھے یاد آگیا تھا کہ ایک بار سردار کے ساتھ ایک

ہوٹل میں ڈاکٹر رحمت سے ملاقات ہوئی تھی اور ان سے وہ

عزیزداری بھی نکل آئی اور سٹار میڈیکل کے بارے میں بھی بات چیت

ہوتی رہی تھی۔ وہاں ذکر چلا تھا کہ انہوں نے اصل فارمولا لیبارٹری

میں رکھ کر رسک لیا ہے۔ یہ فارمولا چرایا بھی جاسکتا ہے اور اس کی

کاپی بھی ہو سکتی ہے جس پر ڈاکٹر رحمت نے کہا تھا کہ اول تو اس کی
کاپی نہیں ہو سکتی اور اسے کسی صورت چرایا بھی نہیں جاسکتا کیونکہ
وہاں انتہائی سخت حفاظتی نظام موجود ہے لیکن اگر کسی طرح چوری
بھی ہو جائے تو کوئی اور ملک اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا کیونکہ اس
فارمولے کا بنیادی حصہ علیحدہ محفوظ کیا گیا ہے۔ اس وقت تو بات
آئی گئی ہو گئی لیکن اب تمہاری بات سن کر مجھے اچانک یہ بات یاد آ
گئی تو میں نے ڈاکٹر رحمت سے بات کی ہے۔ ڈاکٹر رحمت نے بتایا
ہے کہ پہلے تو وہ بنیادی حصہ علیحدہ رکھا گیا تھا لیکن پھر جب اس کی
ضرورت پڑی تو اسے واپس اس فارمولے میں شامل کر دیا گیا تھا اس
لئے اب یہ فارمولا جو لیبارٹری میں موجود ہے وہ مکمل ہے۔“
سر سلطان نے کہا۔

”وہ تو ٹھیک ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اگر سلاکیہ میڈیکل
ساز کے میدان میں شامل نہیں ہے تو پھر اس نے کس ملک کے
لئے یہ فارمولا حاصل کیا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ویسے بہتر ہے کہ تم ڈاکٹر رحمت سے خود بات کر لو۔ شاید اس

کا کوئی حل نکل آئے کیونکہ یہ انتہائی خوفناک بات ہے کہ اس قدر

جدید میڈیکل سسٹم کافرستان یا اسرائیل کے پاس پہنچ جائے۔“

سر سلطان نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب بات کرنا پڑے گی۔ اللہ حافظ۔“ عمران

نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر فون آنے پر اس نے دوبارہ تحیر و اعل

کرنے شروع کر دیے۔

میں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
علی عمران مناسدہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس
بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر رحمت سے بات کرائیں۔ عمران نے
سختیہ لہجے میں کہا۔

ہولڈ کریں جناب۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
ہیلو۔ ڈاکٹر رحمت بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر
رحمت کی آواز سنائی دی۔

علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ عمران نے کہا۔
اوہ آپ۔ فرمائیے۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو
عمران نے انہیں زیر و بن کی بازیابی سے لے کر ساری صورت حال
بتا دی۔

اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا تو مطلب ہے کہ واقعی فارمولے کی
کاپی حاصل کر لی گئی ہے۔ ویری بیڈ۔ ڈاکٹر رحمت نے کہا۔
ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کاپی سلاکیہ کے مہینوں نے
حاصل کی ہے اور ہم یہ کاپی بھی لا سکتے ہیں لیکن اصل مسئلہ یہ ہے
ڈاکٹر صاحب کہ سلاکیہ تو میزائل سازی کے قابل ہی نہیں ہے۔
اس نے کیوں یہ فارمولا حاصل کیا ہے اور کس کے لئے حاصل کیا
ہے۔ کیا اسرائیل یا کافرستان کے لئے اس نے ایسا کیا ہے یا کسی اور
کے لئے۔ عمران نے کہا۔

پھر یہ بات کنفرم ہے کہ فارمولا سلاکیہ نے اپنے لئے حاصل کیا
ہے۔ ڈاکٹر رحمت نے کہا۔

بتایا تو یہی جا رہا ہے کہ وہ میزائل سازی کی دوڑ میں شامل ہی
نہیں ہے۔ پھر اپنے لئے وہ کیوں ایسا کرے گا۔ عمران نے کہا۔

گزشتہ سال میں ایک سائنس کانفرنس کے سلسلے میں ایکریٹیا

گیا تھا۔ وہاں سلاکیہ کے ایک سائنس دان نے مجھے آفر کی کہ میں

سلاکیہ میں میزائل سازی پر کام کروں۔ وہ مجھے مت مانگا معاوضہ اور

سہولیات دیں گے۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اسرائیل اور

کافرستان کی مدد سے سلاکیہ میزائل سازی پر کام شروع کر چکا ہے

لیکن میں نے انکار کر دیا۔ ڈاکٹر رحمت نے کہا۔

اوہ۔ پھر تو یہ بات طے ہو گئی کہ سلاکیہ نے یہ فارمولا اپنے لئے

حاصل کیا ہے۔ اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اللہ حافظ۔ عمران نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

اسرائیل اور کافرستان کی مدد سے میزائل سازی کا مطلب ہے کہ

کافرستان بھی اس فارمولے کو حاصل کرے گا۔ بلیک زیرو نے

کہا۔

ہاں۔ اور اب فوری طور پر یہ فارمولا سلاکیہ سے واپس لانا

پڑے گا۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

جولیا بول رہی ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز

سنائی دی۔

ایکسو۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

یس سر۔ دوسری طرف سے بولیا نے مودیات لہجے میں کہا۔

تم صدیقی، خاور، چوہان اور نعمانی کو الرٹ کر دو کہ وہ ایک

اہم مشن پر سلاکیہ جانے کے لئے تیار رہیں۔ عمران انہیں لیڈ کر

گا۔ عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو چونک چڑا۔

کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرائے تھے۔

باس۔ اس بار آپ نے ٹیم کیوں بدل دی ہے۔

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

یہ معاملات تمہارے سوچنے کے نہیں ہیں۔ میرے پاس

اطلاعات موجود ہوتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ صفدر دقیرہ کو

مصرف رہنا پڑے۔ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا اور

کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

آپ نے ٹیم کیوں بدل دی ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص

ہے۔ بلیک زیرو نے کہا۔

ہاں۔ اس لئے کہ اگر وہاں جا کر معلوم ہوتا ہے کہ

کافرستان پہنچ گیا ہے تو پھر وہاں صالحہ، صفدر، تنویر اور

کو فوری بھیجا جاسکتا ہے۔ یہ وہاں میری عدم موجودگی میں زیادہ

انداز میں کام کر سکتے ہیں۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو

اشیات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور

سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

انکو اتری پلیز۔ ایک بار پھر سلاکیہ زبان میں جواب دیا

گیا۔

ریجنٹ کلب کا نمبر دیں۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف

سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک

بار پھر مسلسل نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

ریجنٹ کلب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

مسٹر جیکب سے بات کرائیں۔ میں گرٹ لینڈ سے ان کا

دوست پارٹن بول رہا ہوں۔ عمران نے کہا۔

یس سر۔ ہولڈ کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیلو۔ جیکب بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی

مردانہ آواز سنائی دی۔

پارٹن بول رہا ہوں گرٹ لینڈ سے۔ عمران نے بڑے

بے تکلف لہجے میں کہا۔

پارٹن۔ کون پارٹن۔ مجھے تو یاد نہیں آ رہا۔ دوسری طرف

سے کہا گیا۔

حیرت ہے مسٹر جیکب۔ آپ سے دو سال قبل انٹر گرائنڈ ہوٹل

میں ملاقات ہوئی تھی اور آپ نے خود ہی ریجنٹ کلب کا نام اور فون

نمبر دیا تھا کہ اگر میں سلاکیہ آؤں تو آپ سے ضرور ملوں۔ اب آپ کو

یاد ہی نہیں آ رہا۔ عمران نے کہا۔

”دو سال قبل۔ اچھا ہو گا۔ فرمائیے۔“ جیکب نے کہا۔

”اگر آپ کو یاد نہیں آ رہا تو ٹھیک ہے۔ پھر تو مزید بات کریں۔“

فصول ہے۔ سوری۔ میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا۔ گڈ بائی۔“

نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ تو کنفرم ہو گیا کہ ریجنٹ کلب میں بہر حال جیکب

ہے۔ اب اس کے ذریعے کام کو آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔“

نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے

اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھامسن اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل دیکھنے میں مصروف تھا

کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”ہی۔“ تھامسن نے کہا۔

”جیکب بول رہا ہوں باس۔“ دوسری طرف سے ایک بھاری

سی آواز سنائی دی تو تھامسن چونک پڑا۔

”کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات۔“ تھامسن

نے چونک کر کہا۔

”باس۔ ریجنٹ کلب کے فون پر ایک کال آئی ہے۔ کوئی پارٹنر

گرسٹ لینڈ سے بول رہا تھا۔ اس نے پہلے تو بے تعلقانہ انداز میں

بات کی لیکن جب میں نے اسے پہچاننے سے انکار کر دیا تو اس نے

معذرت کی اور فون بند کر دیا جس پر مجھے شک پڑا تو میں نے چیکنگ

کمپیوٹر سے چیک کیا تو میں یہ معلوم کر کے حیران رہ گیا کہ کال

گرےٹ لینڈ سے نہیں بلکہ پاکیشیا سے کی جا رہی تھی لیکن پاکیشیا فون نمبر کیونکہ چیک نہیں کر سکا جہاں سے کال کی جا رہی تھی۔ جیکب نے کہا تو تھامسن بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ پاکیشیا سے تھامسن کال کی گئی ہے۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ان کی نظروں میں آ گئے ہو۔“ تھامسن نے اہٹائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

”کن کی نظروں میں باس۔“ جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس یا پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کی نظروں میں۔ ورنہ پاکیشیا سے تھامسن کال کیوں کی جاتی جبکہ کال کرنے والا تمہارا واقف بھی نہ تھا۔“ تھامسن نے کہا۔

”لیکن باس پاکیشیا میں تو میں کسی کے بھی سامنے نہیں آیا۔ میں تو سائنسی چیکنگ پر مامور تھا اور لیبارٹری سے کافی فاصلے پر ایک رہائش گاہ میں رہ کر چیکنگ کرتا رہا۔ وہاں میرا نام ڈونلڈ تھا اور کسی کو بھی وہاں مجھ پر شک نہیں پڑ سکتا تھا۔“ جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کچھ نہ کچھ بہر حال ضرور ہوا ہے۔ کس طرح انہیں جہاد بارے میں علم ہوا ہے۔ اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن انہوں نے یہ کال کر کے کنفرم کر لیا ہے کہ تم ریمبٹ کلب میں ہو۔“ تھامسن نے کہا۔

”تو پھر باس مجھے کیا کرنا چاہئے۔“ جیکب نے کہا۔
”فی الحال تم محتاط رہو۔ میں تمہیں بعد میں تفصیلی ہدایات دوں گا۔“ تھامسن نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

”یس سر۔“ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”ٹائف جہاں بھی موجود ہو اسے فوری طور پر یہاں آفس میں بلاؤ۔“ تھامسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اہٹائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پاکیشیا سے جیکب کے نام کال اور اس کی کنفرمیشن سے وہ بری طرح چونک پڑا تھا۔ اس کے ذہن میں بگولے سے ناچنے لگ گئے تھے کیونکہ اب تک وہ اس لئے مطمئن تھا کہ مشن اس انداز میں مکمل ہوا ہے کہ نہ ہی وہاں ملٹری انٹیلی جنس کو معلوم ہوا ہے اور نہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو۔ ویسے اس نے ماروے کی فالگا ایجنسی کے ذریعے عمران کو بلٹھانے کا بندوبست بھی کر دیا تھا اور اسے معلوم تھا کہ عمران کو اس میں بلٹھا دیا گیا ہے اور یہ بات بھی اسے معلوم تھی کہ ماروے والے معاملے اور اس مشن کے درمیان کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں بنتا تھا۔ اس کے باوجود جیکب کے پاس آنے والی اس کال نے اسے ذہنی طور پر بے حد پریشان کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

میں کم ان۔۔۔ تھامسن نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور چوڑے کاندھوں اور گھنگریالے بالوں والا ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی طرح چوڑا تھا۔ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں ذہانت کی تیز چمک موجود تھی۔ یہ نائف تھا۔ سلاکیہ سیکرٹ سروس کا چیف ایجنٹ اور اس نے اپنی کارکردگی سے نہ صرف سلاکیہ بلکہ دیگر ممالک کی تنظیموں میں بھی بے حد شہرت حاصل کی ہوئی تھی۔ اندر داخل ہوتے ہی نائف نے تھامسن کو سلام کیا۔

۔۔۔ پیشو نائف۔۔۔ تھامسن نے کہا تو نائف میرے سامنے موجود کر سی پر بیٹھ گیا۔

۔۔۔ استہانی اہم اور چوٹا دینے والی اطلاع ملی ہے مجھے۔۔۔ تھامسن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

۔۔۔ وہ کیا باس۔۔۔ نائف نے چونکے بغیر مسکراتے ہوئے کہا تو تھامسن نے جیکب کو آنے والی کال کے بارے میں تفصیل بتا دی۔ آپ کا مطلب ہے کہ یہ کال پاکیشیا کے ایجنٹوں کی طرف سے تھی اور انہیں جیکب کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔۔۔ نائف نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی بے حد مضبوط اعصاب کا مالک تھا۔

۔۔۔ ہاں۔۔۔ حالانکہ تمہاری رپورٹ کے مطابق وہاں کسی کو کانوں کان بھی اس بات کی خبر نہیں ہو سکی تھی کہ کوئی مشن بھی مکمل کیا

گیا ہے یا نہیں۔۔۔ تھامسن نے کہا۔

۔۔۔ یس باس۔۔۔ حقیقت ہے۔۔۔ ویسے بھی جیکب کا اس مشن کے ساتھ کسی طرح کا کوئی براہ راست تعلق نہیں رہا۔ اس سے بات چیت بھی خصوصی ٹرانسمیٹر پر ہوتی رہی ہے اس لئے اگر جیکب کے بارے میں انہیں کچھ معلوم ہوا بھی ہو گا تب بھی بہر حال اس کا کوئی رابطہ مشن سے نہیں ہو سکتا اور پھر جیکب ریجنٹ کلب کا مالک اور میجر بھی ہے اور سلاکیہ کا معروف غنڈہ بھی۔ اس کا پورا سینڈویچ ہے اس لئے اس پر تو کسی طرح بھی کسی کو شک نہیں ہو سکتا کہ اس کا کوئی تعلق سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے۔۔۔ نائف نے جواب دیا۔

۔۔۔ اوہ۔۔۔ واقعی تم نے میری پریشانی دور کر دی ہے۔۔۔ تھامسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

۔۔۔ ویسے باس اگر آپ گہرائی میں تجزیہ کریں اور فرض کیا جائے کہ انہیں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ فارمولے کی کاپی سلاکیہ پہنچ گئی ہے تو سلاکیہ تو میزائل سازی کے دور میں شامل ہی نہیں ہوا اس لئے لامحالہ انہیں معلوم ہو جائے گا کہ سلاکیہ نے یہ فارمولا کسی اور ملک کے لئے حاصل کیا ہے اور کاپی لازماً وہاں پہنچ چکی ہو گی۔ دوسری بات یہ کہ اس کاپی کی آگے ہزاروں کاپیاں بنائی جاسکتی ہیں اس لئے وہ کس کس کاپی کو واپس لانے کے لئے کام کریں گے۔۔۔ نائف نے کہا تو تھامسن بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں حقائق کا علم نہیں ہے۔ بہر حال تم نے میری پریشانی دور کر دی ہے۔" تمہا من نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سے حقائق باس؟" نائف نے چونک کر کہا۔

"جہلی بات تو یہ ہے کہ جس کیرے سے تم نے فارمولے کی کاپی بنائی ہے یہ خصوصی ساخت کا کیرہ ہے اور اس سے بنائی جانے والی فلم کی مزید کاپی کسی صورت نہیں بن سکتی۔ البتہ ہاتھ سے لکھا ضرور جاسکتا ہے لیکن اس میں بہر حال غلطی کا امکان رہ جاتا ہے اور اس قدر پیچیدہ سائنسی فارمولے میں معمولی سی غلطی پورے فارمولے کو تباہ کر دیتی ہے اس لئے تمہاری یہ بات کہ کاپی سے آگے ہزاروں کاپیاں بنائی جاسکتی ہیں غلط ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ فارمولا سلاکیہ نے اپنے لئے حاصل کیا ہے کسی اور ملک کے لئے حاصل نہیں کیا۔ البتہ تمہاری یہ بات درست ہے کہ سلاکیہ ابھی میرا نکل ٹیکنالوجی کے دور میں شامل نہیں ہوا لیکن اب سلاکیہ سٹار میرا نکل تیار کرنے کے لئے لیبارٹری قائم کر چکا ہے اور اس کی فیکٹری بھی۔ لیکن ان میں ہونے والا تمام کام کافرستان اور اسرائیل دونوں کی مدد سے ہو رہا ہے۔ اسرائیل ہمیں اس سٹار میرا نکل لیبارٹری اور فیکٹری کے لئے مشینری فراہم کر رہا ہے جبکہ کافرستان کے سائنس دان ہمارے سائنس دانوں کو اس سلسلے میں ٹریننگ بھی دیں گے اور ہمارے ساتھ مل کر کام بھی کریں گے۔ اصل مسئلہ فارمولے کا

تھا جس کا حصول اسرائیل اور کافرستان دونوں کے نقطہ نظر سے ناممکن تھا کیونکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے بے حد خوفزدہ ہیں لیکن میں نے اعلیٰ حکام کے سامنے یہ دعویٰ کیا تھا کہ یہ فارمولا انہیں پہنچے گا اور تم نے میرے اس دعوے کو درست ثابت کر دیا اور فارمولا انہیں پہنچ گیا۔ یہ فارمولا میں نے ڈیفنس سیکرٹری کو پہنچا دیا اور ڈیفنس سیکرٹری نے لامحالہ اسے سٹار لیبارٹری میں پہنچا دیا ہو گا جس کا مجھے بھی علم نہیں ہے کیونکہ اسے ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے۔" تمہا من نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ وری گڈ۔ یہ تو میرے لئے خوشگوار اطلاع ہے باس کہ سلاکیہ نہ صرف میرا نکل سازی کے دور میں شامل ہو رہا ہے بلکہ اس کا آثار بھی دنیا کے جدید ترین سٹار میرا نکل سے کر رہا ہے۔" نائف نے کہا۔

"اب جیکب کا کیا کرنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ جیکب کو انڈر گراؤنڈ کر دیا جائے۔" تمہا من نے کہا۔

"وہ کس لئے؟" نائف نے چونک کر پوچھا۔

"تاکہ پاکیشیا کی کوئی ایجنسی اگر جہاں پہنچ جائے تو وہ جیکب کے ذریعے مجھ تک نہ پہنچ سکے۔" تمہا من نے کہا۔

"اوہ باس۔ اس سے اچھا موقع اور کیا مل سکتا ہے۔ اگر کوئی جیکب کے پاس پہنچے گا تو یہ ہمارے لئے بہترین موقع ہو گا کہ ہم انہیں آسانی سے کور کر سکتے ہیں۔ جیکب اول تو خود بے حد ہوشیار

ایکٹ ہے۔ اس کے باوجود میں اس کی خفیہ نگرانی کا حکم دے دیتا ہوں۔ اس طرح جو بھی آئے گا سیدھا کپے ہوئے پھل کی طرح ہمارے جھولی میں آگرے گا۔" نائف نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ واقعی نیا پہلو ہے۔ گڈ شو نائف۔ ٹھیک ہے اب یہ سارا کام تم نے کرنا ہے۔ جو بجنسی بھی آئے اسے کسی صورت بچ کر زندہ واپس نہیں جانا چاہئے۔" تھامسن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔" نائف نے مسکراتے ہوئے کہا

اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے۔" تھامسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور نائف واپس چلا گیا۔ تھامسن نے اطمینان بھرے انداز میں ایک فائل اٹھائی اور اسے سامنے رکھ کر اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اس کی ساری پریشانی نائف کی وجہ سے دور ہو گئی تھی۔ اسے نائف کی صلاحیتوں کا علم تھا کہ اب نائف خود ہی سب کچھ سنبھال لے گا۔

پاکیشیا سے سلاکیہ کا سفر ہوائی جہاز کے ذریعے بے حد طویل تھا۔ سلاکیہ پہنچنے تک جہاز کو دو جگہوں پر رکتا پڑتا تھا جہاں نہ صرف جہاز کی مکمل چیکنگ کی جاتی تھی بلکہ اس میں قبول بھی بھرا جاتا تھا اس لئے مسافر اس دوران ایئر پورٹ کے ایک مخصوص حصے میں رہتے تھے اور وہاں ایئر کمپنی کی طرف سے انہیں مشروبات وغیرہ پیش کئے جاتے تھے۔ اس وقت عمران اپنے ساتھیوں سمیت دوسرے سٹاپ کے ایئر پورٹ پر موجود تھا۔ وہ سب مشروب پینے میں مصروف تھے۔ عمران کے ساتھ جولیا، صدیقی، چوہان، خاور اور نعمانی تھے۔ جولیا کا بھرہ سا ہوا تھا۔ البتہ باقی سب افراد کے چہروں پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"عمران صاحب۔ خدا کا شکر ہے کہ چیف نے ہمیں بھی کسی اہم مشن پر بھیجا تو اسی ورنہ تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ ہم حتی طور پر ناکارہ

قرار دیئے جا چکے ہیں۔ چوہان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "یہ سب کچھ مس جولیا کی وجہ سے ہوا ہے۔" عمران
 مسکراتے ہوئے کہا تو نہ صرف جولیا بلکہ سارے ساتھی بے چارے
 چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ میری وجہ سے کیا ہوا ہے۔" جولیا نے
 بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ خود ہی تو تم چیف سے لڑ پڑیں کہ صدیقی، چوہان
 نعمانی اور خاور میں کیا صلاحیتیں نہیں ہیں۔ آخر انہیں کیوں اہم
 پر نہیں بھیجا جاتا۔ ہر بار ایک ہی ٹیم کو کیوں بھیج دیا جاتا ہے۔
 جب چیف نے چھاری بات مان لی تو اب کہہ رہی ہو کہ میری
 سے کیا ہوا ہے۔" عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے۔ میں نے
 کچھ نہیں کہا۔ چیف نے خود ہی مجھے فون کر کے کہا کہ اس بار یہ
 ساتھ جانے گی جس پر میں نے اس سے پوچھا کہ ٹیم کی تبدیلی کی
 خاص وجہ ہے تو چیف نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ انہیں جہاں
 مصروف رہنا پڑے۔" جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے۔ پھر تمہارا چیف جھوٹ بولتا ہے۔ اس نے مجھے خود
 ہے کہ جولیا مجھ سے لڑ پڑی تھی اس لئے میں نے ٹیم تبدیل کر
 ہے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ جو کچھ ہوا اور جیسے بھی ہوا بہر حال ہمیں خوش
 ہو کر سامنا کرنا پڑے گا۔" جولیا نے کہا۔

ہے کہ ہمیں کام کرنے کا موقع تو ملے گا۔ صدیقی نے کہا۔
 "جولیا۔ پوچھ لو۔" عمران نے کہا تو جولیا اور دوسرے
 ساتھی ایک بار پھر چونک پڑے۔
 "کیا مطلب۔ کیا پوچھ لیں مس جولیا سے۔" صدیقی اور
 چوہان نے کہا۔

"پہلے جو ٹیم میرے ساتھ جاتی تھی انہیں جولیا سمیت یہی گھر رہتا
 کہ میں انہیں کام کرنے کا موقع ہی نہیں دیتا اور انہوں نے
 بعد چیف سے اس بات کی شکایت کر دی اور جولیا نے کہا کہ وہ
 ان کے بغیر کام کریں گے اور پھر ایک کس میں تو چیف نے اس
 کے احتجاج پر مجھے لیڈر شپ سے ہی ہٹا دیا تھا اس لئے اب جولیا
 نے گی کہ تمہیں بھی کام کرنے کا موقع ملے گا یا نہیں۔" عمران
 نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اوہ۔ لو یہ بات ہے۔ اوہ۔ تو یہ تم ہو کہ جس نے پہلی ٹیم
 غلط سازش کی ہے۔ یقیناً چیف کے کان بھر دیئے ہوں
 جولیا نے چونک کر اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ کیا کہہ رہی ہو۔ سب لوگ سیکرٹ سروس
 اداکار ہیں۔ اب یہ چیف جانتا ہے کہ کون کس مشن پر کام
 کرنے کے لئے بہتر رہے گا اور کون کہاں۔ اگر میرے کہنے پر چیف ٹیم
 کا شروع کر دے تو میں تو اکیلا ہی جانے کو ترجیح دوں گا کہ اس
 سارا عرصہ مجھ اکیلے کو ہی مل جائے گا اور میرا بھی کچھ ادھار کم ہو

جائے گا۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

مس جولیا۔ اگر آپ ہماری وجہ سے بور ہو رہی ہیں تو آئندہ چیف کو انکار کر دیا کریں گے۔ اس بار تو مجبوری ہے کہ اگر انکار کیا تو مشن کو نقصان پہنچے گا۔ صدیقی نے کہا تو ہوا اختیار اچھل پڑی۔

تم بھی اس کے کہنے میں آگئے ہو۔ اس کا تو کام ہی ہمیں میں لڑانا ہے۔ تم سب میرے ساتھی ہو اور مجھے تم سب کے کام کرنے میں لطف آتا ہے۔ یہ درست ہے کہ طویل عرصے بیرونی مشن میں تمہاری بجائے صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل رہے ہیں اس لئے ان کے ساتھ بیرونی مشن میں خاصی ذمہ داری ہو گئی تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں تمہارے ساتھ نہیں پسند نہیں کرتی۔ جولیا نے فوراً ہی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اگر پسند نہیں کرتیں تو تمہارے بھرے پر بارہ کیوں ہیں۔ عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

جسے تم بارہ بجنے کا کہہ رہے ہو یہ کیفیت تنویر کی عدم موجودگی کی وجہ سے ہے۔ جولیا نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ بے چارہ تنویر۔ یلکھت بڑے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

کیوں۔ کیا ہوا ہے تنویر کو جو وہ بے چارہ بن گیا ہے۔ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اگر اس کے فراق میں تمہاری یہ حالت ہو رہی ہے تو تنویر کی یہ حالت ہو رہی ہو گی اور پھر تم تو یہاں ساتھیوں کے ساتھ ہو۔ وہ تو اکیلا اپنے فلیٹ میں ہو گا اور اکیلے آدمی پر جب یہ دورہ پڑے تو وہ خود کشی بھی کر سکتا ہے اور جو خود کشی کرتا ہے تو وہ بے چارہ تو ہوتا ہی ہے۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار جولیا نے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

خدا تمہیں کچھے۔ میں تو یہ چاہتی تھی کہ تمہیں تنگ کروں لیکن تم جیسا ڈھیٹ بھلا اور کون ہو سکتا ہے۔ تم پر کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا۔ جولیا نے کہا۔

مس جولیا۔ عمران صاحب تنویر کو درست طور پر بے چارہ کہہ رہے ہیں۔ اب دیکھو خود تو آپ کو ساتھ لے آئے ہیں لیکن تنویر کو وہیں چھوڑ دیا ہے حالانکہ ٹیم تبدیل ہونے پر آپ کی بجائے صالحہ کو ساتھ آنا چاہئے تھا۔ صدیقی نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ پھر بے چارہ صفدر بن جاتا۔ عمران نے فوراً ہی کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

کیا تم واقعی خصوصی طور پر چیف کو کہہ کر مجھے ساتھ لے آئے ہو۔ جولیا نے یلکھت اہٹائی جذبہ باقی لہجے میں کہا۔

میں نے تو چیف سے کہا تھا کہ وہ خواہ مخواہ ایک خاتون کو مع کے طور پر ساتھ بھیج دیتے ہیں۔ کیا ضرورت ہے۔ ہم سب مرد ہی کافی ہیں لیکن چیف نے کہا کہ جولیا کا ساتھ جانا اس لئے ضروری ہے کہ

جولیا رپورٹنگ بہت اچھی کرتی ہے۔ عمران نے کہا تو بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے۔ اس کے چہرے پر ایک گت مایوسی اور کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید عمران کے ایسے جواب نے اس کی جذبات کو شدت سے مجروح کر دیا تھا لیکن اسی لمحے فلائٹ کی کا اعلان ہونے لگا اور وہ سب اٹھ کر مخصوص گیٹ کی طرف بھاگے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب طیارے میں بھینچ گئے تھے۔

صدیقی۔ اب تم عمران کے ساتھ بیٹھو گے۔ میں جہاز خاور کے ساتھ بیٹھوں گی۔ جولیا نے کہا اور اس سیٹ پر جگہ جس پر پہلے صدیقی بیٹھ کر رہا تھا۔

آپ شاید ناراض ہو گئی ہیں مس جولیا۔ عمران صاحب باتوں پر ناراض نہ ہوا کریں۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے بھینچ کر کہا پرواہ ہے اس کی۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے

جبکہ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے معاملے سے قطعاً لا تعلق ہو۔ صدیقی اس کے ساتھ بیٹھ گیا تو دیر بعد جہاز ہوا میں پرواز کرنے لگا تو سب نے سیٹیں کھول دیں۔ عمران صاحب۔ چیف نے تو صرف اتنا بتایا ہے کہ

سلاکیہ سیکرٹ سروس کے خلاف ہے لیکن سلاکیہ سیکرٹ سروس کی حدود اربعہ کیا ہے۔ صدیقی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اس کے شمال میں گیم کلب ہے، جنوب میں لارڈ کیسنگ

مغرب میں سڑک ہے اور مشرق میں ریجنٹ کلب۔ عمران

بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو صدیقی بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑا۔ اس کا مطلب ہے کہ ریجنٹ کلب اور لارڈ کیسنگیوان کے اہم اہلے ہیں۔ صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

اوہ۔ اوہ۔ تم تو بڑے ذہین آدمی ہو۔ خواہ تو وہ چیف آج تک احمقوں کی ٹیم ساتھ بھیجتا رہا ہے۔ عمران نے کہا۔ عمران صاحب پلیز۔ مس جولیا کو غصہ نہ دلائیں۔ وہ ہماری ساتھی ہیں اور ہم سے بہر حال سبتر ہیں۔ صدیقی نے کہا۔ وہ کچھ گیا تھا کہ عمران نے یہ الفاظ جولیا کو سنانے کے لئے کہے ہیں اور جولیا ان ریبار کس پر بھڑک اٹھی گی۔

ارے نہیں۔ میں درست کہہ رہا ہوں تم واقعی بے حد عقل مند ہو۔ حیرت ہے لیکن کیا واقعی سلاکیہ کے دارالحکومت سلاگ میں لارڈ کیسنگیوان اور ریجنٹ کلب ہے بھی ایسی یا نہیں۔ عمران نے کہا تو صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

آپ نے واقعی میری عقل مندی کا پول کھول دیا ہے۔ واقعی پہلے تو یہ بات سوچنی چاہئے ویسے حدود اربعہ پوچھنے سے مراد مطلب تھا کہ کیا وہ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرح خفیہ رہتی ہے یا نہیں۔ صدیقی نے کہا۔

یہ تو وہاں جا کر ہی معلوم ہو گا۔ ہمارا تو سابقہ ہی ان سے پہلی بار پڑ رہا ہے۔ عمران نے کہا۔

لیکن کیس ہے کیا۔ سلاکیہ کے ساتھ ہمارا کیا تعلق ہے؟
صدیقی نے کہا۔

تم واقعی فور سٹارز کے چیف بننے کے بعد چیف جیسی صلاحیتوں کے حامل ہو چکے ہو۔ تم اس طرح میرا انٹرویو لے رہے ہو جیسے میرے لئے کسی بڑی نوکری کا اعلان کر دو گے لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم نے مجھے دم دار سٹار بنانے پر بھی تیار نہیں ہونا۔
نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ صفدر، تنویر اور دوسرے ساتھیوں کو آپ سے ہمیشہ یہی گھر رہتا ہے کہ آپ کسی کو کچھ نہ بتاتے اور یہ لوگ آپ کے پیچھے کٹھ پتلیوں کی طرح بس دوڑتے جاتے ہیں اس لئے جب ہمیں چیف بنے ٹیم کے طور پر منتخب کیا تو نے میٹنگ کی اور اس میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا کہ ہم نے اس صاحب سے زیادہ اس مشن پر کام کرنا ہے تاکہ چیف آئندہ بھی اس موقع دیتا رہے اس لئے آپ کو بتانا ہو گا کہ اصل مشن کیا ہے صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

مطلب ہے کہ تمہاری ٹیم نے بھی اب وہی کام شروع کر دیا ہے جو صفدر کی ٹیم کرتی رہتی ہے۔ یعنی مجھے حقیر فقیر کے خلاف بن گیا لیکن تم خود سوچو کہ میں کیا ہوں اور میری حیثیت کیا ہے تم سب سیکرٹ سروس کے باقاعدہ رکن ہو۔ تمہیں ہماری تحویل اور الاؤنس ملتے ہیں اور میں کیا ہوں۔ صرف کرانے کا سپاہی اور

میں مجھے ملتا ہے ایک چھوٹی سی مالیت کا چیک۔ اب اگر سارا کام تم کر لو اور میں تمہارے پیچھے پیچھے بھاگتا رہ جاؤں تو ظاہر ہے کل کو چیف نے مجھے ہار ہی نہیں کرنا۔ اس طرح مجھے غریب کا کیا ہے؟
عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

آپ نے جس خوبصورت انداز میں یہ باتیں کی ہیں اور جس طرح آپ کا نگار بندہ گیا اور آپ نے اپنی بے چارگی اور غرمت کی جو مہر نگاری کی ہے اس نے مجھے واقعی بے حد متاثر کیا ہے عمران صاحب۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ آپ کے بارے میں، میں ٹیم میں سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کی طرف سے باقاعدگی سے کس کس ادارے کو کتنی کتنی رقمیں بھیجی جاتی ہیں۔ صدیقی نے کہا۔

ارے تمہیں کسے معلوم ہوا۔ کیا تم نے علم نجوم سیکھ لیا ہے؟ عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اگر میں علم نجوم جانتا تو آپ سے کیوں مشن کے بارے میں پوچھتا بلکہ خود ہی ڈانچہ بنا کر معلوم کر لیتا۔ مجھے دراصل سلیمان سے بت چلتا رہتا ہے۔ وہ جہاں شاپنگ کرتا ہے وہاں سے میرا فلیٹ قریب ہے اور میں آغا سلیمان پاشا کی اعلیٰ صلاحیتوں کا سب سے بڑا قدردان ہوں۔ صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

تم نے واقعی بہترین ذریعہ تلاش کر رکھا ہے مخبری کا بہر حال

مشن میں بتا دیتا ہوں۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے سیرانکوں کے فارمولے کی کاپی چراتے جانے اور سلاکیہ سیکرٹس کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔ آپ کیسے کنفرم ہونے کہ یہ سارا کام سلاکیہ سیکرٹس کے بارے میں صدیقی نے کہا تو عمران نے اس چیکنگ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

صفر نے جس جیکب کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں اس کے بارے میں چیف نے مزید کیا معلوم کیا ہے۔ صدیقی نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔ ہمیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ عمران نے کہا۔ میں مشن کے لئے منتخب ہونے کے بعد صفر صاحب سے مل گیا تھا۔ وہاں صفر صاحب نے بتایا تھا۔ صدیقی نے کہا۔ ارے۔ تم تو باقاعدہ تیاری سے آتے ہو۔ بہر حال وہ تیسرے ریجنٹ کلب میں موجود ہے۔ عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلادیا۔

اس کا مطلب ہے کہ ہمیں آواز اس جیکب سے کرنا ہے۔ صدیقی نے کہا۔ کیا کرو گے۔ عمران نے کہا۔

اسے گھیر لیں گے اور پھر اس سے سیکرٹس کے بارے میں جانیں گے۔ اس کے بعد سیکرٹس کے چیف کو گھیریں گے اور

وہاں سے معلوم ہو گا کہ فارمولا کہاں ہے۔ صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کے لئے اتنی لمبی پوٹری بھاگ دوڑ کی کیا ضرورت ہے۔ میں جیسے بیٹھے بیٹھے بتا دیتا ہوں کہ فارمولا کہاں ہے۔ عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار اچھل پڑا۔ کیسے۔ چلیں بتائیں کہاں ہے فارمولا۔ صدیقی نے کہا۔

جس طرح پاکیشیا سیکرٹس کے انتظامی انچارج سر سلطان سیکرٹری خارجہ ہیں اسی طرح سلاکیہ میں سیکرٹس کے انچارج ڈیفنس سیکرٹری صاحب ہیں جن کا نام ٹیلن ہے اور چونکہ یہ دفاعی فارمولا ہے اور دفاعی لیبارٹریاں بھی ڈیفنس سیکرٹری کے تحت آتی ہیں اس لئے لامحالہ یہ فارمولا ڈیفنس سیکرٹری کے پاس ہی ہونا چاہیے گا۔ عمران نے کہا تو صدیقی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھرنے لگے۔

آپ کا مقابلہ کرنا واقعی بے ہمارے بس میں نہیں ہے۔ ہم خواہ مخواہ ایسا سوچتے رہتے ہیں۔ صدیقی نے کہا۔

ارے۔ ارے۔ کیا ہوا۔ ابھی تو تم استقامتی پر جوش تھے اور اب مایوسی کی باتیں شروع کر دی ہیں تم نے۔ عمران نے چونک کر کہا۔

اب دیکھیں۔ ہم تو نجانے کتنی معرکوں کی کڑی آگ پر پہنچے لیکن آپ نے بغیر سوچے نتیجہ نکال لیا اور نتیجہ بھی درست ہے۔

بہر حال اب کیا کرنا ہے۔ کیا اس ڈیفنس سیکرٹری کو گھبراہٹ ہے۔
صدیقی نے کہا۔

لیکن وہ سرکاری دورے پر ایک ہفتے کے لیے کرائس گیا ہے۔
ہے۔ میں نے پاکیشیا سے ہی فون پر معلوم کر لیا تھا۔ عمران نے
کہا۔

تو پھر اب وہاں جا کر کیا کریں گے۔ صدیقی نے ایسے
میں کہا جیسے اب وہ مزید کچھ سوچنے سے قطعی بے بس ہو گیا ہو۔

یہ بات تم خود سوچو۔ بلکہ اپنی ٹیم سے چاہو تو مشورہ کر لے
ہو۔ آخر تم نے مجھ سے پہلے مشن مکمل کرنا ہے۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ واقعی ہمارا ہیچنگ پل تھا۔ بہر حال اب ہم ایسا نہیں سوچیں
گے۔ وعدہ رہا۔ صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

اگر سلاکیہ میں اسرائیل اور کافرستان کی مدد سے سٹار مین
کی کوئی لیبارٹری قائم کی جا رہی ہے تو اس سلسلے میں باقاعدہ سرکاری

طور پر تینوں ملکوں میں معاہدہ ہوا ہو گا۔ اس کی فائل بنی ہو گی
ریکارڈ میں یہ فائل موجود ہو گی چاہے وہ ٹاپ سیکرٹ ہی کیوں نہ

ہو۔ بہر حال ہو گی اور لامحالہ اس ڈیفنس سیکرٹری کے آفس میں
گی۔ وہاں سے اس لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں معلومات

حاصل کی جا سکتی ہیں اور پھر براہ راست اس لیبارٹری پر ریڈ کر کے
وہاں سے فارمولا حاصل کر کے مشن مکمل کیا جا سکتا ہے۔ عمران

نے جواب دیا۔
اور۔ اب تو واقعی ہم کٹھ پتلیوں سے زیادہ کسی کام کے نہیں
رہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ نے پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے یہ معلوم کر
لیا ہو گا کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے۔ صدیقی نے کہا تو عمران بے
اختیار ہنس پڑا۔

اچھے نفسیات دان ہو۔ اس طرح مجھے اکسا کر مجھ سے ساری
بائیں معلوم کرتے چلے جا رہے ہو۔ عمران نے کہا تو صدیقی بے
اختیار ہنس پڑا۔

یہ بات نہیں عمران صاحب۔ آپ کے ذہن کا واقعی کوئی مقابلہ
نہیں کر سکتا۔ میں غلوں سے یہ بات کر رہا ہوں۔ آپ واقعی ایسا کر
سکتے ہیں اور یقیناً آپ نے ایسا کیا ہو گا۔ صدیقی نے کہا۔

چلو تمہیں حسرت نہ رہے کہ اتنے طویل عرصے کے بعد مشن پر
کام کرنے کا موقع ملا ہے اور میں نے تمہیں کچھ بتایا تک نہیں تھا۔

جہاڑی بات درست ہے۔ ایک تنظیم ایسی ہے جو بھاری رقم کے
لوں ایسی معلومات فروخت کرتی ہے۔ پتہ چاہے میں نے اس سے

بات کی اور پھر ظاہر ہے معاوضہ تو تمہارے چیف نے ادا کرنا ہوتا
ہے اس لئے میں نے بغیر کوئی رعایت کرائے اس کا معاوضہ قبول کر

لیا اور پھر اس تنظیم نے چار گھنٹوں بعد معلوم کر کے مجھے بتا دیا کہ
ریکارڈ کے مطابق یہ لیبارٹری جسے کوڈ میں بلیک لیبارٹری کا جاتا ہے

سلاکیہ کے پہاڑی علاقے کانسگ میں بنائی گئی ہے۔ اس تمام پہاڑی

علاقے میں سب سے بڑا شہر بھی کاننگ ہے اور یہ لیبارٹری کاننگ شہر کے کہیں قریب ہے۔ عمران نے جواب دیا۔
اب ہم سلاکیہ کے دارالحکومت سراگ کے ایئرپورٹ سے ہی واپس جائیں گے یا سراگ کی سیر کرنے کی اجازت مل جائے گی۔ صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
کیا مطلب؟ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی حیرت حقیقی تھی۔

مطلب ہے کہ آپ نے کسی تنظیم کے ذریعے وہاں لیبارٹری سے فارمولا بھی حاصل کر لیا ہو گا اور اب صرف رسمی کارروائی سمجھانے کے لئے سلاکیہ جا رہے ہیں۔ صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

بہت خوب۔ تم تو واقعی اب باقاعدہ سکے بند چیف بن گئے ہو کہ تمہیں ان باتوں کا بھی علم ہو جاتا ہے جو ابھی وقوع پذیر ہی نہیں ہوئیں۔ عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

چلو شکر ہے کام کرنے کا سکوپ تو رہ گیا ہے درحقیقت یہ ہے کہ میں یہی سمجھا تھا کہ فارمولا بھی واپس پہنچ چکا ہو گا۔ صدیقی نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک فائل نکالی اور اسے صدیقی کی طرف بڑھا دیا۔

یہ کیا ہے؟ صدیقی نے فائل لیتے ہوئے کہا۔

اس میں کاننگ اور اس سے ملحقہ علاقوں کا نقشہ موجود ہے۔

اب یہ اندازہ تم لگاؤ کہ لیبارٹری کہاں ہوگی۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیٹ سے سرٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد اس کے منہ سے ہلکے ہلکے طرا نے نکلنے لگے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سب کچھ صدیقی کے سر ڈال کر اب خود اطمینان سے سو رہا ہو۔

نانک نے کارگرین فال کلب کے کپتان گیت میں موڑی اور یہ وہ اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ گرین فال کلب اس کا پسندیدہ کلب تھا اور وہ روزانہ رات کو چند گھنٹے یہاں آکر گزارہ کرتا تھا اس لئے آج بھی وہ مقررہ وقت پر یہاں پہنچ گیا تھا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز قدم اٹھاتا کلب کے مین گیت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب کے ہال میں اس کی میز پر وہ بھی اس کے ہال میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھا اپنی میز کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن ابھی وہ راستے میں ہی تھا کہ اسے ایک طرف سے اپنا نام سنائی دیا تو وہ چونک کر اوجھڑ دیکھنے لگا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ ایک نوجوان اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"ارے گیت تم اور یہاں"۔۔۔۔۔ نانک نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔ یہاں ایک کام سے آیا ہوں۔ اس کلب کی تعریف سنی تھی اس لئے یہاں آ گیا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم سے یہاں ملاقات ہو جائے گی۔" گیت نے جواب دیا اور پھر اس نے اجنبی ملاقاتیوں کے انداز میں نانک سے مصافحہ کیا۔

"آؤ۔۔۔ اور میری میز پر آ جاؤ۔" نانک نے کہا اور پھر وہ اسے لے کر اپنی میز پر آ بیٹھا۔ اس نے ویٹر کو اجنبی قیمتی شراب لانے کا ارادہ دیا۔

"خیریت ہے گیت کہ تم جیسے آدمی کو اس چھوٹے سے ملک سلاکی آنا پڑا ہے۔" نانک نے کہا تو گیت بے اختیار ہنس پڑا۔ "جہاں نانک جیسا بڑا آدمی رہتا ہو وہ ملک چھوٹا کیسے ہو سکتا ہے۔" گیت نے کہا اور اس بار ہنسنے کی باری نانک کی تھی۔ "بہت خوب۔ بدلتا اتارنا تو تم بہت اچھی طرح جانتے ہو۔ ویسے کیا مصروفیت ہے۔ مجھے بتاؤ۔ میں تمہاری مدد کر سکتا تو ضرور کروں گا۔" نانک نے کہا۔

"کوئی خاص کام نہیں ہے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ گریٹ لینڈ میں ہماری فرم دفاعی ایسارٹریوں کو ضروری سائنسی وحالتیں اور خام مال سپلائی کرتی ہے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ سلاکیہ میں بھی میسائل کی کوئی ایسارٹری قائم کی گئی ہے اس لئے میں یہاں آیا ہوں تاکہ اس سلسلے میں معلومات حاصل کر سکوں لیکن جس آدمی سے معلومات حاصل کرنی تھیں اس سے ملاقات ہی نہیں ہو رہی ہے چنانچہ میں یہاں

کلب میں آگیا۔ گیٹ نے کہا تو ٹائف بے اختیار چونک پڑا۔
- کس سے اطلاع ملی ہے تمہیں اس لیبارٹری کے بارے میں۔
ٹائف نے کہا۔
- کیوں۔ کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ گیٹ
نے چونک کر کہا۔

- ارے نہیں۔ ویسے ہی پوچھ رہا تھا کہ شاید وہ میرا واقف ہوا
میں تمہیں اس سے فوری ملوا دوں۔ ٹائف نے کہا۔

- بس اسے ایک اتفاق ہی سمجھو۔ یہاں معلومات فروخت کرنے
والی ایک خفیہ ایجنسی ہے جس میں میرا ایک دوست بھی کام کرتا
ہے۔ وہ کل گریٹ لیڈ گیا اور اس کی مجھ سے اس طرح اتفاقات
ہو گئی جس طرح تم سے یہاں ہوتی ہے۔ گپ شب کے دوران اس
نے سلاکیہ میں لیبارٹری کے بارے میں بات کی تو میں چونک پڑا
کیونکہ یہ میرے مطلب کا کام تھا۔ میں نے اسے کہا کہ سلاکیہ میں تو
میرائل سازی کی کوئی لیبارٹری ہی نہیں ہے۔ اس پر اس نے بتایا کہ
اس کا بھی یہی خیال تھا لیکن پاکیشیا سے کسی پرنس آف ڈسپ نے
ان کی ایجنسی کے چیف گیلسن کو کال کر کے اسے کہا کہ وہ ڈیفنس
سیکریٹریٹ کے ریکارڈ روم سے معلوم کرائے کہ سٹار میسٹروں کی
لیبارٹری کا محل وقوع کیا ہے اور اس کے بارے میں جو تفصیل بھی
معلوم ہو سکے وہ معلوم کر کے اسے بتائے۔ میرا دوست اس وقت
گیلسن کے آفس میں ہی موجود تھا۔ گیلسن نے پرنس سے یہی کہا کہ

سلاکیہ میں تو میرائل سازی پر کوئی کام نہیں ہو رہا جس پر پرنس نے
کہا کہ اس کے پاس حتی طور پر اطلاع موجود ہے کہ ایسی لیبارٹری
جیار کی جا رہی ہے اسرائیل اور کالرستان کی مدد سے اور اس نے چونکہ
جمادی معاوضہ دینے کی آفر کی تھی اس لئے گیلسن نے حامی بھر لی۔
گیلسن کے دو آدمی ڈیفنس سیکریٹریٹ میں کام کرتے ہیں۔ اس نے
ان کے ذمے یہ کام لگا دیا اور پھر اطلاع مل گئی کہ انتہائی ٹاپ
سیکریٹ ریکارڈ میں اس لیبارٹری کی فائل مل گئی ہے اور یہ لیبارٹری
لانسنگ کے علاقے میں بنائی گئی ہے اور انتہائی خفیہ ہے۔ بس اس
سے زیادہ معلومات نہیں مل سکی تھیں۔ چنانچہ یہ معلومات گیلسن
نے اس پاکیشیائی پرنس کو پہنچا دیں لیکن یہ اطلاع ملتے ہی میں
دوسرے روز سلاکیہ آگیا۔ یہاں میں نے ڈیفنس سیکریٹری صاحب
سے ملنے کی کوشش کی لیکن معلوم ہوا کہ وہ سرکاری دورے پر گئے
ہوئے ہیں تو میں نے سپرٹنڈنٹ سے ملاقات کرنے کی کوشش کی
لیکن اب تک اس سے ملاقات ہی نہ ہو سکی اس لئے اب کل ان سے
ملاقات کروں گا تاکہ اس سے اس لیبارٹری کے لئے سامان فراہم
کرنے کے لئے اپنی فرم کے لئے کوئی بڑا آرڈر حاصل کر سکوں۔
گیٹ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں ساتھ ساتھ
شراب بھی پی رہے تھے کیونکہ اس دوران وینڈیاں شراب کی بوتل
اور گلاس رکھ گیا تھا۔

لیکن اس سلسلے میں حکومتیں یقیناً ٹینڈر وغیرہ کال کرتی ہوں

گی۔ بغیر ٹینڈر کے وہ تمہیں کیسے آرڈر دے دیں گے۔
 کہا۔

۔ خفیہ لیبارٹریوں کے ٹینڈر طلب نہیں کئے جاتے۔ یہ سارا کام
 خفیہ ہوتا ہے اور ہماری کمپنی ایسی لیبارٹریوں کو ہی مال سپلائی کرتی
 ہے اور اس سلسلے میں ہمارا ریکارڈ شاندار ہے کہ ہماری کمپنی کی
 سے کبھی کوئی خفیہ لیبارٹری اوپن نہیں ہوئی اس لئے مجھے یقین ہے
 کہ آرڈر مل جائے گا۔ گیٹ نے کہا۔

۔ لیکن اگر تم سے پوچھا گیا کہ تمہیں خود کیسے معلوم ہو گا
 لیبارٹری کے بارے میں تو کیا جواب دو گے۔ ٹائف نے
 مسکراتے ہوئے کہا۔

۔ یہی کہ ہمیں بھی خفیہ اطلاع ملی ہے اور بس۔ میں نے اس
 تفصیل تو نہیں بتائی۔ گیٹ نے کہا تو ٹائف نے اثبات میں
 بلا دیا۔ پھر وہ کافی دیر تک ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے اور پھر
 نے اجازت طلب کی اور گیٹ سے مصافحہ کر کے وہ کلب سے باہر
 گیا۔ اس نے جب سے گیٹ سے پوری تفصیل سنی تھی اس کے
 میں رزلٹ سنا یا ہوا تھا۔ پاکیشیا سے کسی پرنس آف ڈمپ کی طرف
 سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اس کے
 اہم بات تھی۔ اسے یقین تھا کہ اس پرنس کا تعلق
 سیکرٹ سروس سے ہو گا یا ملٹری انٹیلی جنس سے اور گیلین
 بارے میں بتا سکتا تھا کیونکہ گیلین اس کو بہت اچھی طرح جانتا تھا۔

وہ اس کا دوست بھی تھا۔ چنانچہ پارکنگ سے کار لے کر وہ سیدھا
 پہنچ کلب روائہ ہو گیا جس کا مالک اور مینجر گیلین تھا۔ تھوڑی دیر
 بعد اس کی کار کلب کے گیٹ کے قریب جا کر رکی اور ٹائف کار سے
 اتر کر تین قدم اٹھاتا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ڈائمنڈ
 سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ گیلین اپنے آفس میں موجود ہے اس سے
 سیدھا اس کے آفس میں پہنچ گیا۔

۔ ارے ٹائف تم اور جہاں۔ خیریت۔ دراز تو لیکن دبلے
 بچے گیلین نے انہی کو اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔
 ۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا کام کیا ہے۔ مصافحہ کرنے کے
 بعد ٹائف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

۔ جہاں مطلب ہے کہ تم بے حد مصروف رہتے ہو۔ یہی مطلب
 تھا ناں جہاں۔ گیلین نے کہا۔ وہ دوبارہ میز کے پیچھے اپنی کرسی
 پر بیٹھ چکا تھا جبکہ ٹائف میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔
 ۔ نہیں۔ میرا مطلب تھا کہ جہاں سے ملک کے مفادات سے
 نگہداری کی ہو آئے وہاں ہم پہنچ جاتے ہیں۔ ٹائف نے کہا تو
 گیلین بے اختیار اچھل پڑا۔

۔ کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ نگہداری۔ کیا مطلب۔ گیلین نے
 حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

۔ گیلین۔ تم نے پاکیشیا کے کسی پرنس آف ڈمپ کو ڈیفنس
 سیکرٹریٹ کے ریکارڈ روم سے معاوضے کی خاطر ٹاپ سیکرٹ

لیبارٹری کے بارے میں معلومات فروخت کی ہیں۔ کیا یہ ملک
مقامات سے غداری نہیں ہے۔" نانف نے اچھائی سنجیدگی
میں کہا۔
"تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے۔" گیلسن نے کہا۔

"اے چھوڑو۔ اطلاع بہر حال مل ہی جاتی ہے۔ تم اپنی بات
کرو۔" نانف نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی ایسا ہوا ہے لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔
لیبارٹری ہے۔ وہاں لوگ کام کرتے ہوں گے۔ وہاں خوراک مل
جاتی ہوگی، سامان جاتا ہوگا، تمہیں تو خواہ مخواہ ہر بات کو
سیکرت بنانے کا شوق ہوتا ہے اور پھر میں نے صرف یہی معلومات
حاصل کی ہیں اور پرنس کو بتایا ہے کہ یہ لیبارٹری کانگ
علاقے میں ہے اور تم جانتے ہو کہ کانگ کسی قدر وسیع
سلسلہ ہے۔" گیلسن نے کہا۔

"پرنس آف ڈھپ کون ہے۔ اس کا تفصیلی تعارف کرو
نانف نے کہا۔

"تم اسے نہیں جانتے حالانکہ تمہارا تعلق سیکرٹ سروس
ہے۔" گیلسن نے کہا۔

"کیا اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔" نانف
چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ وہ سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے لیکن سیکرٹ سروس

جے نے کام کرتا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ وہ اپنے آپ کو
پرنس آف ڈھپ بھی کہلاتا ہے۔ گیلسن نے کہا تو نانف بے
اختیار چونک پڑا۔
"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ کیا اس سے تمہاری ملاقات ہوئی
نانف نے کہا۔

"آج سے آٹھ سال قبل جب میں اکیڑھیا میں تھا تو وہاں اس سے
ملاقات ہوئی تھی۔ اس کے بعد نہیں ہوئی۔ البتہ ایک بار میں اپنے
وہی کام سے پاکیشیا گیا تھا تو وہاں اتفاقاً اس سے ایک ہوٹل میں
ملاقات ہو گئی اور میں نے اسے بتایا کہ اب میں سلاکیہ کے
دارالحکومت سراگ میں رہتا ہوں اور مخبری کا دھندہ کرتا ہوں۔ اس
سے بعد اچانک اس کی کال آگئی اور چونکہ وہ معاوضہ بے حد شاندار
اور فوری دیتا ہے اس لئے میں نے اس کا کام کر دیا۔" گیلسن نے
کہا۔

"اس کا حلیہ کیا ہے۔" نانف نے پوچھا تو گیلسن نے تفصیل
سے حلیہ بتا دیا۔

"اگر وہ یہاں آئے تو کیا تم سے ملاقات کرے گا۔" نانف نے
کہا۔

"وہ یقیناً کرے گا۔ مگر کیوں۔" گیلسن نے کہا۔

"سنو گیلسن۔ تم میرے دوست ہو اس لئے میں تمہیں اس
غداری کی کوئی سزا نہیں دینا چاہتا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس

لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتی ہے اور یہ بات سلاکیہ کے مفادات سے
صوبہ کا خلاف ہے۔ اگر تم اسے نہ بتاتے تو یقیناً اسے معلوم نہ ہو
اور اس طرح وہ جہاں آکر ادھر ادھر سے معلومات حاصل کرتا ہے
ہم اسے چیک کر کے اس کا حاتمہ کر دیتے لیکن اب وہ قابض ہے
کر تم سے ملے گا اس لئے اب تم اس کے بارے میں تفصیل بتانے
کے پابند رہو گے ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارے خلاف کیا ہو
ہے۔ ٹائف نے کہا۔

”آئی ایم سوری ٹائف۔ واقعی یہ بات میرے ذہن میں نہ تھی
لیکن ایک بات بتا دوں کہ یہ شخص صرف اپنے نارگٹ پر نکل
ہے۔ اگر تو اس کا نارگٹ اس لیبارٹری کی تیاری ہے تو پھر وہ جہاں
نہیں آئے گا بلکہ سیدھا کانسنگ پہنچے گا۔ وہ ادھر ادھر وقت ضائع کرے
کا عادی نہیں ہے اس لئے بہتر ہے کہ تم اپنے آدمی کا کانسنگ پہنچاؤ
البتہ اگر وہ جہاں میرے پاس آیا تو میں لازماً تمہیں اطلاع دے دوں
گا۔ گیلسن نے کہا تو ٹائف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر
گیلسن سے اجازت لے کر کلب سے باہر آگیا۔ ساتھ ہی ایک ہینک
فون بوتھ تھا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکالا اور اس کی مدد سے فون
کال کرنے کیلئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ٹاپ رینک آفسیرز کلب۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
نسوانی آواز سنائی دی۔

”مسٹر تھامسن جہاں موجود ہوں گے۔ ان سے میری بات

سراہیں۔ میرا نام ٹائف ہے۔“ ٹائف نے کہا۔
”ہولڈ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”ہیلو۔ تھامسن بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد تھامسن کی آواز
سنائی دی۔

”ٹائف بول رہا ہوں باس۔ آپ سے ایک اہم بات کرنی
ہے۔ پاکیشیا مشن کے سلسلے میں۔“ ٹائف نے کہا۔
”تم آجاذ کلب۔ میں گیٹ پر کھلوادیتا ہوں۔“ دوسری طرف
سے کہا گیا۔

”اوکے باس۔ میں آ رہا ہوں۔“ ٹائف نے کہا اور پھر رسیور
رکھ کر اس نے کارڈ نکالا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کارڈ ٹاپ آفسیرز
کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے
ایک سیشنل روم میں تھامسن کے پاس موجود تھا۔ اس نے پہلے
گیٹ اور پھر گیلسن سے ہونے والی ساری بات چیت دوہرا دی۔

”وری بیڈ ٹائف۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ جہاں آنے سے
بچنے ہی سب کچھ معلوم کر چکے ہیں حالانکہ اس لیبارٹری کے بارے
میں ہمیں بھی معلوم نہیں تھا لیکن انہوں نے پاکیشیا میں بیٹھ کر اس
کے بارے میں معلوم کر لیا۔ اس گیلسن کی یہ بات درست ہے کہ
عمران ہمیشہ اپنے نارگٹ پر نظر رکھتا ہے اس لئے وہ ادھر ادھر جانے
کی بجائے سیدھا کانسنگ جائے گا اس لئے تم بھی ٹیم لے کر وہاں
پہنچو۔“ تھامسن نے کہا۔

عمران سلاکیہ کے دارالحکومت سراگ کے ایک ہوٹل کے کمرے میں اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ ایئرپورٹ سے سیدھے اس ہوٹل پہنچے تھے۔ البتہ انہوں نے چونکہ پاکیشیا سے روانہ ہونے سے پہلے ہی ایکریسین میک اپ کر لئے تھے اور ان کے پاس کالفتات بھی ایکریسین تھے اس لئے اس کمرے میں بھی وہ اسی میک اپ میں ہی تھے۔

عمران صاحب۔ آپ نے تو کانسنگ جانا تھا پھر آپ یہاں کیوں رک گئے ہیں۔ صدیقی نے کہا۔
تم نے بولیا اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ایئرپورٹ کے کیفے میں جو میٹنگ کی ہے اس کی بوریست ملانے کا یہی حل تھا کہ ہم یہاں دس بارہ روز سیر و تفریح کریں۔ عمران نے مت بتاتے ہوئے کہا۔

لیکن ہاں۔ کانسنگ تو بہت وسیع علاقہ ہے۔ ہم وہاں لیبارٹری کو کیسے تلاش کریں گے۔ آپ اس بارے میں معلومات حاصل کریں تاکہ ہم سیدھے اس لیبارٹری تک پہنچ کر اس کی حفاظت کر سکیں۔ نانف نے کہا۔

وہ لوگ جو جہاں اجنبی ہیں وہ کیسے معلوم کر لیں گے۔ نانف۔ سیکرٹ سروس کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ لیبارٹریوں کی حفاظت کرتی پھرے اور نہ حکومت نے ہمیں اس سلسلے میں کوئی ٹاسک دیا ہے۔ ہمارا کام غیر ملکی ایجنٹوں کا خاتمہ ہے اور یہ لوگ کانسنگ شہر آکر ٹھہریں گے اور پھر وہاں سے آگے بڑھیں گے اور لازمی بات ہے کہ وہ پورا گروپ ہوگا اس لئے تم اپنے آدمی وہاں لے جاؤ اور نگرانی کراؤ۔ تم ضرور انہیں تلاش کر لو گے اور پھر ان کا خاتمہ کر دینا۔ تھامسن نے کہا۔

یس ہاں۔ ٹھیک ہے۔ آپ نے درست کہا ہے۔ اب الصبا ہی ہوگا۔ نانف نے کہا۔

تمہارے اندر بے پناہ صلاحیتیں ہیں نانف۔ انہیں استعمال کرو کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ تھامسن نے کہا تو نانف نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر اٹھ کر اس نے تھامسن سے مصافحہ کیا اور سپیشل روم سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

کیا مطلب۔ تم خود بھی تو ہمارے ساتھ موجود تھے اور تم نے خود کہا تھا کہ اتنے طویل فاصلے کی فلائٹ کی وجہ سے تھکاوٹ ہو گئی ہے اس لئے کچھ دیر ریستوران میں بیٹھتے ہیں۔ اب تم خود اس کے خلاف بات کر رہے ہو۔۔۔ جو یانے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

میں نے خلاف تو کوئی بات نہیں کی۔ صرف اتنا کہا ہے کہ یورٹ دور کرنے کے لئے یہاں ٹھہرا ہوں اور یورٹ تو نہ چلنے کے باوجود ہو جاتی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ نے جی بھر کر ہمیں بے وقوف بنایا ہے اور یہ ساری باتیں جو آپ نے کی ہیں سب فرضی ہیں۔۔۔ صدیقی نے اس بار قدرے برا متانے والے لہجے میں کہا۔

اس کا کام ہی یہی ہے۔ سارے ساتھی اسی لئے تو اس سے مل گئے ہیں۔۔۔ جو یانے کہا۔

ساتھیوں میں مجھے یقین ہے کہ تم شامل نہیں ہو گی اور باقیوں کی مجھے پرواہ نہیں ہے۔ گواہ ہی بنتا ہے تاں انہوں نے۔۔۔ نہیں۔ آج کل تو سنا ہے کہ کرانے پر بھی گواہ مل جاتے ہیں۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

عمران صاحب۔ اگر چیف نے ہمیں اس بار بیرونی مشن پر بھیج دیا ہے تو آپ کم از کم اس مشن کی حد تک تو ہمیں برداشت کر لیں۔ ہمارا وعدہ ہے کہ آئندہ کسی مشن پر اگر چیف نے ہمیں بھیجا بھی تو ہم خود معذرت کر لیں گے۔۔۔ چوہان نے کہا۔ اس کے

لہجے میں بے حد سنجیدگی تھی۔

مشن۔ کیا مشن۔ عمران نے اس کی باقی بات کا کوئی اثر نہ لے بغیر بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

یہی مشن جس پر کام کرتے ہوئے ہم اس وقت سراگ میں ہیں۔۔۔ چوہان نے کہا۔

اچھا تو یہ مشن ہے۔ حیرت ہے۔ میں سمجھنا نہ جانتے کیا عذاب ہوتا ہو گا مشن کہ بڑے بڑے تربیت یافتہ لوگ بھیجے جا رہے ہیں۔ ہوائی جہازوں کی ٹیمیں خریدی جا رہی ہیں۔ لمبے لمبے فاصلے طے کرنے پڑ رہے ہیں لیکن یہ تو بڑی معمولی سی بات ہے۔۔۔ عمران نے کہا تو سب واقعی بے بسی کے سے انداز میں ہنس پڑے۔

اس چکنے گھڑے پر کوئی بات کسی صورت بھی اثر نہیں کرتی۔۔۔ جو یانے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران کے علاوہ باقی سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ انہیں تصور بھی نہ تھا کہ یہاں بھی کوئی فون آسکتا ہے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر سیور اٹھایا اور ساتھ ہی گاؤڈار کا ہٹن بھی پریس کر دیا۔

ہیس۔ مائیکل بول رہا ہوں۔۔۔ عمران نے کہا۔

ٹیلیسن بول رہا ہوں مسٹر مائیکل۔۔۔ آپ اپنے ساتھیوں سمیت ابھی اور اسی وقت ہوٹل چھوڑ کر یوگرن روڈ پر واقع رینز کلب پہنچ جائیں۔ وہاں گاؤڈار پر آپ بریڈلے کا نام لیں گے تو آپ کو فوراً

بریڈ لے تک پہنچا دیا جائے گا۔ دوسری طرف سے تیر لہجے میں کہا گیا۔
 - اوکے - شکریہ - عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کر ہوا۔

"جلدی کرو۔ نکلو جہاں سے۔ کسی بھی لمحے جہاں حملہ ہو سکتا ہے۔ سامان اٹھا لو۔ جلدی کرو۔" عمران نے کہا تو سب تیزی سے حرکت میں آ گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ کمرے سے نکل کر فائر ڈاون ہوتے ہوئے ہوٹل کی عقیبتی سمت پہنچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ ٹیکسی کی بجائے ایک بس میں سوار ہوئے اور یوگرین روڈ کے سٹاپ پر اتر گئے۔ ریڈ کلب خاصی مشہور عمارت تھی اس لئے تھوڑی ہی دیر بعد وہ ریڈ کلب کے سامنے موجود تھے۔ کلب معزز افراد کا لگتا تھا کیونکہ اندر سے آنے والے اور اندر جانے والے سب ہی معزز طبقے کے افراد دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ سب کیا ہے۔ یہ فیلسن کون ہے۔" جولیا نے کہا۔
 "ابھی خاموش رہو۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر وہ کلب کے ہال میں داخل ہو گئے۔ ایک طرف وسیع و عریض کاؤچر موجود تھا جس پر چار لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے تین تو دوسری کو سر دے دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک لڑکی سامنے فون پر خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

- مجھے کہا گیا ہے کہ میں کاؤنٹر پر جا کر بریڈ لے کا نام لوں۔ اب

اب بتائیں کہ میں نام لوں یا نہیں۔" عمران نے بڑے معصوم لہجے میں کہا تو لڑکی بے اختیار مسکرا دی۔ اس نے سائیڈ پر موجود ایک نوجوان کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔
 "انہیں سپیشل آفس میں لے جاؤ۔" لڑکی نے کہا۔

"آئیے جناب۔" اس نوجوان نے کہا تو عمران نے لڑکی کا شکریہ ادا کیا اور پھر رہنمائی کرنے والے کے پیچھے چلتے ہوئے وہ ایک راہداری کے آخر میں پہنچ گئے جہاں ایک دروازہ موجود تھا۔ اس آدمی نے دروازے پر دستک دی۔

"میں۔ کون ہے۔" ایک بھاری سی آواز دروازے کی سائیڈ میں ڈور فون سے سنائی دی اور عمران نے چونک کر اس ڈور فون کی طرف دیکھا کہ اگر یہ موجود ہے تو پھر اس نوجوان کو دستک دینے کی بجائے کال بیل بجانا چاہیے تھی لیکن وہاں صرف رسیور فون موجود تھا کال بیل کا بٹن نہیں تھا۔

"کاؤنٹر سے ایک خاتون اور پانچ مرد صاحبان کو آپ کے پاس بھیجا گیا ہے۔" اس نوجوان نے کہا۔

"اوکے۔ تم جا سکتے ہو۔" آواز دوبارہ سنائی دی اور وہ آدمی مڑا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو سلام کر کے واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کھناک کی آواز سنائی دی اور دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ سامنے ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک چھوٹے قد لیکن

پھیلے ہوئے جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دیکھیں
میں وہ ایک بونا دیو لگ رہا تھا۔ اس کے کاندھوں اور جسم کا پھیلاؤ
دیوؤں جیسا تھا لیکن قد کے لحاظ سے وہ یونوں میں شامل ہوتا تھا۔
البتہ اس کا چہرہ اس کے جسم کی طرح خاصا چوڑا تھا۔

"میرا نام بریڈلے ہے۔" اس آدمی نے مسکراتے ہوئے
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ مجھے نیلسن نے کہا
تھا کہ ہم فوراً ہوٹل چھوڑ کر آپ کے پاس پہنچ جائیں۔" عمران
نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تشریف رکھیں۔ وہاں آپ شدید خطرے میں تھے لیکن
جہاں آپ ہر طرح سے محفوظ ہیں۔" بریڈلے نے کہا اور اپنی
چوڑی سی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب آپ خطرے کی تفصیل بتا دیں۔" عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"مقامی سیکرٹ سروس کا ایک سیکشن ایئر پورٹ سے آپ کے
پچھلے لگا ہوا تھا اور وہ ہوٹل میں بھی موجود تھے۔ اس سیکشن کا انچارج
ایک ایجنٹ نائف ہے اور نائف خود کاننگ میں ہے اس لئے اگلی
رابطہ کیا جا رہا تھا اور مجھے اطلاع مل گئی اور میں نے نیلسن کو کال کر
کے کہہ دیا جس کے نتیجے میں آپ صحیح سلامت یہاں ہیں۔" بریڈلے
نے کہا۔

"نائف کاننگ کیوں گیا ہے؟" عمران نے پوچھا۔
"ایک منٹ۔ میں نیلسن سے بات کر لوں کہ آپ سے کس حد
تک بات کرنی ہے اور کس حد تک نہیں کرنی۔" بریڈلے نے
کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع
کر دیے۔

"لاؤڈر ہے اس میں۔ اس کا بٹن بھی پریس کر دیں۔" عمران
نے کہا تو بریڈلے نے اشیات میں سر ملاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن بھی
پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی
اور پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"ہیں۔ نیلسن بول رہا ہوں۔" نیلسن کی آواز سنائی دی۔
"تمہارے مہمان میرے پاس پہنچ چکے ہیں اور وہ مجھ سے کاننگ
کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ تم مجھے بتاؤ کہ تمہارے مہمانوں کو
کس حد تک بتانا ہے۔" بریڈلے نے عمران کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا۔

"کیا تمہارا دماغ تو طراب نہیں ہو گیا بریڈلے۔ تمہیں معلوم تو
ہے کہ میں نے تمہیں کتنی رقم ادا کر رکھی ہے۔ اس کے باوجود تم
حدود کی بات کر رہے ہو۔" دوسری طرف سے نیلسن نے پھاڑ
کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ اچھا۔ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تو
ایسے ہی پوچھ لیا تھا۔" بریڈلے نے اس طرح کہے ہوئے لہجے میں

کہا جیسے کوئی بھڑکا پتھر شیر کے سامنے اٹھ جاتا ہے۔

مسٹر مائیکل سے میری بات کراؤ۔ دوسری طرف سے

گیا۔

اچھا۔ اچھا۔ بریڈلے نے کہا اور رسیور عمران کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ وہ اس طرح لمبے لمبے سانس لینے لگا جیسے کسی اچھاتی خوشنما کے خطرے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا ہو۔

ہیلو۔ مائیکل بول رہا ہوں۔ عمران نے کہا۔

مسٹر مائیکل۔ یہ بریڈلے سلاکیہ کی خفیہ آنکھیں کھلاتا ہے۔

آپ اس سے جو پوچھنا چاہیں پوچھ سکتے ہیں۔ اسے ہر معاملے کی دہائی ملتی ہے۔ میں نے اسے اس کا معاوضہ دے دیا ہے اور یہ میرے بارے میں بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ میں اس کی خفیہ آنکھیں کھول سکتا ہوں۔ اس نے آپ کے فکر ہو کر بات کیجئے۔ دوسری طرف سے نیلسن نے کہا۔

بڑا رعب دیدہ۔ بتا رکھا ہے تم نے جہاں۔ بے چارہ بریڈلے

جہاڑی گھڑی سن کر بھڑکی طرح اٹھ گیا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ کو معلوم ہی نہیں ہے مسٹر مائیکل کہ میں جہاں کیا حیثیت رکھتا ہوں۔ دوسری طرف سے نیلسن نے کہا۔

اچھی حیثیت ہے جہاڑی۔ ایک ٹائف تو تم سے سنبھلتا ہے توپوں کے مقابل آکر کیا کرو گے۔ عمران نے منہ ہناتے ہوئے

کہا تو دوسری طرف سے نیلسن بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑا۔

وہ ٹائف سرکاری آدمی ہے مسٹر مائیکل۔ بس اس لئے میں اس کا لٹا کرتا ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اب سسٹم یہ ہے کہ ہم نے رہائش کہاں رکھنی ہے۔ ہوٹل تو تم نے چھوڑ دیا۔ عمران نے کہا۔

یہ بریڈلے سب کچھ کرے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ کاروباری معاملات میں یہ بے حد تیز ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

ہاں تو مسٹر بریڈلے۔ اب حدود کا خیال رکھئے بغیر سب کچھ بتا دیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مسٹر مائیکل۔ آپ نے پوچھا تھا کہ ٹائف کانسنگ کیوں گیا ہوا

ہے تو ٹائف کو اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا سے کسی پرنس نے پریسنگ کلب کے گیلین کے ذریعے ڈیفنس سیکرٹریٹ سے معلومات حاصل

کی ہیں کہ سٹار میزائلوں کی خفیہ لیبارٹری کہاں ہے جس پر ٹائف

اس گیلین کے پاس پہنچا۔ اس نے اس پر نگہداری کا الزام لگایا لیکن

گیلین نے بتایا کہ اس نے صرف کانسنگ کا نام لیا ہے اور بس۔ البتہ

اس گیلین نے ٹائف کو بتایا کہ پرنس اصل میں پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے لئے کام کرنے والے انجینئر علی عمران کا دوسرا نام ہے

جس پر ٹائف نے اسے پابند کیا کہ جب بھی عمران جہاں آکر اس سے ملے تو وہ اسے اطلاع کر دے۔ اس کے بعد ٹائف ٹاپ رینک آفیسر

کلب میں سیکرٹ سروس کے چیف تھا مسن سے ملا تو تھا مسن سے
اسے بتایا کہ وہ جہاں کی بجائے کانسنگ میں پاکیشیا کے سیکرٹس
گھیرے سہتاچہ نائف اپنے خاص آدمیوں سمیت کانسنگ پہنچ گیا تھا
اس نے اپنے ایک سیکشن کو ایئر پورٹ پر نگرانی کا حکم دے دیا تاکہ
اگر تم لوگ شناخت کرنے جاؤ تو تمہیں جہیں ہلاک کیا جاسکے۔ اور
ٹیلن نے میری خدمات حاصل کیں سہتاچہ میں نے اپنے آدمی ٹاکہ
کے آدمیوں کی نگرانی پر لگا دیئے تاکہ اگر کوئی گڑبڑ ہو تو اسے بروقت
سنجھالا جاسکے۔ پھر جب تم ایئر پورٹ پر اترے تو ایک ریمن میک اپ
میں تھے لیکن تمہارے ایک ساتھی نے تم سے پاکیشیائی زبان میں
بات کی جسے سن لیا گیا اور اس طرح انہیں معلوم ہو گیا کہ تم
پاکیشیائی ہو اور تمہارے تعاقب میں وہ ہوٹل پہنچ گئے اور وہاں سے
انہوں نے فون پر نائف سے رابطہ کرنے کی کوشش لیکن نائف اپنے
ہوٹل میں موجود نہ تھا اس لئے انہیں کہا گیا کہ وہ کچھ دن بعد فون
کریں۔ مجھے اطلاع مل گئی تو میں نے ٹیلن سے کہا اور ٹیلن نے
تمہیں جہاں بھجوا دیا اور اب وہ سارے شہر میں تمہیں احوال دے
پھریں گے۔ بریڈلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اب تم یہ بتاؤ کہ کانسنگ میں یہ لیبارٹری کہاں ہے۔ عمران
نے کہا تو بریڈلے بے اختیار ہنس پڑا۔

ٹیلن کی وجہ سے تمہیں سب کچھ بتانا پڑے گا۔ تو سنو۔ ٹیلن
کو غلط معلومات ملی ہیں۔ اپنی جگہ پر وہ بھی سچا تھا کیونکہ سرکاری طور

پر ریکارڈ ہیں یہی ظاہر کیا گیا ہے کہ لیبارٹری کانسنگ میں ہے اور اس
کا علم ہوائے چند حکام کے اور کسی کو نہیں لیکن بریڈلے سے کوئی
بڑا چھی نہیں رہ سکتی اس لئے مجھے معلوم ہے کہ سٹار میڈیکل کی
لیبارٹری کانسنگ کی بجائے میڈو میں ہے۔ بریڈلے نے کہا تو
عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔
تمہیں اس کا علم کیسے ہو گیا۔ عمران نے کہا تو بریڈلے
بے اختیار ہنس پڑا۔

بریڈلے سے سلاکیہ میں اڑنے والی مکھی بھی نہیں چھپ سکتی۔
یہ تو بہت بڑی لیبارٹری ہے اور اس لیبارٹری میں اسرائیل سے
مشیری لائی گئی ہے اور اس کے لئے جہاں کی ایک۔ یہودی کمپنی
رہبانے کو درمیان میں ڈالا گیا جس کی اطلاع مجھے مل گئی اور میں
نے رہبانے کے ایک آدمی کو بھاری رقم دے کر ساری صورت حال
معلوم کر لی کہ یہ مشیری کہاں سپلائی کی جا رہی ہے۔ بریڈلے
نے کہا۔

میڈو میں کہاں ہے یہ لیبارٹری۔ تمہارے پاس نقشہ ہو گا۔ اس
میں کھانا۔ عمران نے کہا تو بریڈلے نے میز کی دراز کھولی اور
اس میں سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر میز پر پھیلا دیا۔
یہ دیکھیں۔ یہ ہے کانسنگ۔ یہ پہاڑی ایریا ہے۔ بریڈلے
نے ایک جگہ پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

ہاں اور میڈو کہاں ہے۔ عمران نے پوچھا۔

"یہ دیکھیں۔ یہ سارا علاقہ میدانی ہے لیکن یہاں عمارتی لکڑی کے بڑے بڑے قدرتی جنگل ہیں۔ یہ پورا علاقہ میڈو کہلاتا ہے۔ اس میں ایک بڑا شہر ہے جس کا نام برسٹن ہے۔ یہاں عمارتی لکڑی کے بڑے بڑے گودام ہیں اور عمارتی لکڑی کے تاجر پورے سلاکیہ اور دوسرے ملکوں سے یہاں آتے جاتے رہتے ہیں اس لئے وہاں شاعار ہوٹل بھی ہیں اور کلب بھی۔" بریڈلے نے کہا۔

"لیکن یہ تو خاصا وسیع علاقہ ہے۔ لیبارٹری کہاں ہے؟" عمران نے کہا۔

"اسرائیل سے جو مشینری آئی تھی وہ بڑے بڑے ٹرانز میں برسٹن لے جانی جاتی تھی۔ برسٹن میں خصوصی گودام موجود تھے جن میں مشینری کو اتار دیا جاتا تھا۔ اس کے بعد وہ کہاں لے جانی جاتی تھی اس کا مجھے اس لئے علم نہیں ہے کہ میں نے اس میں دلچسپی لی۔" بریڈلے نے کہا۔

"لیکن اس گودام کو کوئی ذیل تو کرتا ہوگا۔" عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ گودام وہاں کے سب سے بڑے سینڈویکھ فٹنگز کی تحویل میں ہے اور فٹنگز انتہائی خطرناک سینڈویکھ ہے۔ اس سربراہ فلسطین میں ہے جو برسٹن میں رہتا ہے لیکن اس کا صرف نام یہ ہے۔ وہ کسی سے ملتا نہیں ہے اور سارا کام اس کا خاص آدمی کلب کا منیجر ڈیوس کرتا ہے۔ ڈیوس بذات خود انتہائی خطرناک شخص ہے۔" بریڈلے نے کہا۔

"لیکن اس قدر قیمتی مشینری غنڈوں کی تحویل میں کیسے دی جاتی ہے؟" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ مشینری غنڈوں کی تحویل میں دی جاتی تھی۔ میں نے کہا کہ گودام ان غنڈوں کی تحویل میں رہتے تھے۔ ظاہر ہے ذیل تو کوئی اور آدمی کرتا ہوگا لیکن بہر حال ڈیوس اور فلسطین کو اس کا بخوبی علم ہوگا۔" بریڈلے نے کہا۔

"اوکے۔ اب تم ایک کام کرو کہ ہمیں ماسک میک اپ باکس، نئے لباس اور نئے کافحات بنوادو۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ اور ہر بڑے کمرے میں آجائیں۔ وہاں آرام کریں میں سارا انتظام کر دیتا ہوں۔" بریڈلے نے کہا تو عمران کے سر ملانے پر وہ خود اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئیے۔" بریڈلے نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل دیے۔

نانف ایک کمرے میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس۔ نانف بول رہا ہوں۔" نانف نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"سراگ سے آپ کے نام کال ہے جناب۔" دوسری طرف سے ہوٹل ایکس چینج آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ بات کراؤ۔" نانف نے کہا۔

"اسلو پلاس۔ کمر بول رہا ہوں سراگ سے۔" چند لمحوں بعد

ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں یہاں کال کی ہے۔" نانف نے

کہا۔

"میں نے پہلے بھی کال کی تھی لیکن مجھے بتایا گیا کہ آپ ہوٹل

میں موجود نہیں ہیں اس لئے اب دوبارہ کال کر رہا ہوں لیکن دونوں

کالوں کے درمیان معاملات بالکل تبدیل ہو چکے ہیں۔" دوسری طرف سے کمر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے۔" نانف نے کہا۔

"ہم ایرپورٹ پر ڈیوٹی دے رہے تھے کہ ایک گروپ ایک

فلائٹ سے باہر آیا۔ یہ گروپ ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل

تھا۔ سب ایکریسین تھے۔ پھر اچانک ان میں سے ایک آدمی نے

دوسرے سے پاکیشیائی زبان میں بات کی اور اس میں عمران کا نام

بھی آیا گیا جس پر ہم فوری طور پر کچھ گئے کہ یہی گروپ ہمارا اٹارگٹ

ہے۔ ہم نے ان کا پیچھا کیا اور یہ گروپ ایرپورٹ سے سیدھا شاتن

ہوٹل پہنچا۔ وہاں لن کے کمرے پہلے سے ریزرو تھے۔ پھر وہ تمام لوگ

ایک کمرے میں اکٹھے ہو گئے۔ ہم ان کی نگرانی کرتے رہے اور پھر

میں نے آپ سے رابطہ کیا تاکہ آپ ہمیں بتائیں کہ کیا ان کا خاتمہ

اس کمرے میں کیا جائے یا کسی اور جگہ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ

شاتن ہوٹل کا مالک آپ کا گہرا دوست ہے اور اس طرح ہوٹل کی

شدید بدنامی ہو سکتی تھی لیکن آپ سے رابطہ نہ ہو سکا۔ پھر اچانک

ہمیں معلوم ہوا کہ چند افراد کو فائر ڈور سے نکلے دیکھا گیا ہے اور یہ

ہمارے مطلوبہ افراد بھی ہو سکتے ہیں تو ہم نے اس کمرے کو چیک کیا

تو کمرہ خالی تھا اور وہ لوگ بھی غائب ہو چکے تھے۔ ہم نے ان کی

تلاش شروع کر دی اور پھر ایک بس کے کنڈیکٹر سے ہمیں اطلاع مل

گئی کہ اس گروپ نے اس کی بس میں سفر کیا ہے اور یہ لوگ اس

ٹھیک ہے باس۔ پھر میں باقی ساتھیوں کو واپس بھیج دیتا ہوں۔
 ہاں۔ ایسا کر لو۔ ٹائف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
 ہو نہ۔ یہ لوگ وہاں کیوں گھومتے پھر رہے ہیں۔ انہیں تو ہانگ آنا چاہئے تھا۔ ٹائف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر وہ خاموش ہو گیا لیکن اب وہ کمرے سے باہر نہ جاسکتا تھا کیونکہ اب اسے کمر کی طرف سے کال کا شدت سے انتظار تھا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد کال آگئی۔

ہیں۔ ٹائف بول رہا ہوں۔ ٹائف نے کہا۔
 کمر بول رہا ہوں باس۔ دوسری طرف سے کمر کی آواز سنائی دی۔
 ہیں۔ کیا رپورٹ ہے۔ ٹائف نے کہا۔
 میں نے براڈم سسٹم سے ان کی گنگو ریکارڈ کر لی ہے باس۔
 آپ یہ پورا ٹیپ بھی سن لیں۔ ٹائف نے کہا۔
 ہاں سناؤ۔ ٹائف نے کہا۔

اب تم یہ بتاؤ کہ کانسٹبل میں لیبارٹری کہاں ہے۔ ایک رشتہ کی آواز سنائی دی اور پھر کسی کے ہنسنے کی آواز سنائی دی اور ہنسنے کی آواز سے ہی ٹائف پہچان گیا کہ یہ بریڈلے کی مخصوص ہنسی ہے۔
 ٹیلیفون کی وجہ سے تمہیں سب کچھ بتانا پڑے گا۔ اچانک بریڈلے کی آواز سنائی دی اور پھر جیسے جیسے وہ بولتا گیا ٹائف کے

سرک کے سٹاپ پر ڈراپ ہو گئے ہیں جہاں بریڈلے کا کلب ہے جس پر ہم نے اندر جا کر چیکنگ کی تو ہمیں اطلاع مل گئی کہ یہ لوگ بریڈلے کے خصوصی آفس میں موجود ہیں اور اب بھی وہیں موجود ہیں۔ اب آپ جیسے حکم دیں۔ ٹائف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ٹائف کے چہرے پر چمک سی ابھر آئی۔

کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ بریڈلے سے ان کی کیا باتیں ہوئی ہیں کیونکہ بریڈلے کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہ ایسی ایسی معلومات بھی رکھتا ہے جو شاید اور کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکیں۔ تم یہ معلوم کرو کہ ان کے درمیان کیا باتیں ہوئی ہیں یا ہو رہی ہیں۔ ٹائف نے کہا۔

ہیں باس۔ ہمارے پاس براڈم سسٹم موجود ہے۔ دوسری طرف سے کمر نے جواب دیا۔
 اوکے۔ مکمل معلومات حاصل کرو اور پھر مجھے کال کر کے بتا دو۔ ٹائف نے کہا۔

کیا یہاں ان کا خاتمہ نہیں کرنا۔ ٹائف نے کہا۔
 ابھی نہیں۔ ویسے بھی بریڈلے کے کلب میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ بریڈلے کے تعلقات پرانے مسٹر اور صدر سے ایسے ہیں کہ ہمارے خلاف کورٹ مارشل ہو سکتا ہے اور ابھی ان سے ہمیں براہ راست کوئی خطرہ بھی نہیں ہے اس لئے فی الحال انہیں ہلاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹائف نے کہا۔

نانک نے کہا۔

نانک بول رہا ہوں۔ "اوه۔ میں باس۔ حکم۔ دوسری طرف سے مودبانہ لے میں

کہا گیا۔ تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھ دو آدمی لے کر برسٹن پہنچو۔ کھر بھی سراگ سے برسٹن پہنچ رہا ہے۔ وہ اس گروپ کے ساتھ آ رہا ہے جس کی وجہ سے ہم یہاں موجود ہیں۔ وہ ان کی نگرانی کرے گا لیکن تم نے پلچہ وہ کر ان کی نگرانی کرنی ہے۔" نانک نے کہا۔

"وہ کیوں باس۔ کھر سے بہتر نگرانی تو کوئی نہیں کر سکتا۔" راجر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن یہ لوگ حد درجہ شاطر اور تیز ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں نگرانی کا شبہ ہو جائے اور وہ ایک بار ہاتھ سے نکل گئے تو پھر ہاتھ نہیں آسکیں گے۔" نانک نے کہا۔

"انہیں گولی کیوں نہ مار دی جائے باس۔" راجر نے کہا۔

"نہیں۔ ایک اور مسئلہ درمیان میں آچکا ہے۔ پہلے ہمارا بھی یہی خیال تھا اور اس گروپ کو بھی یہی معلوم تھا کہ لیبارٹری کانسنگ میں ہے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ لیبارٹری کیلئے جو مشینری آتی رہی ہے وہ برسٹن میں جمع کی جاتی رہی ہے اس لئے اب شک ہے کہ لیبارٹری میڈو میں بھی ہو سکتی ہے۔ یہ گودام کسی سینٹرکسٹ کی قویل میں ہیں اس لئے یہ پاکیشیائی گروپ لازماً اس لیبارٹری کی تلاش میں کام کرے گا اور میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ لیبارٹری کہاں

چہرے پر شدید ترین حسرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے لیکن وہ خاموش بیٹھا۔ طویل گھنگو سناتا رہا۔ "آپ نے ٹیپ سن لی ہے باس۔" جب گھنگو ختم ہو گئی تو کھر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ اب یہ گروپ کہاں ہے۔" نانک نے پوچھا۔ "یہ کلب کے ایک کمرے میں موجود ہے۔" کھر نے جواب

دیا۔

"تم نے خود بھی تو یہ ٹیپ سنی ہوگی۔" نانک نے کہا۔ "میں باس۔" کھر نے جواب دیا۔

"تو سنو۔ یہ لوگ نئے میک اپ اور نئے لباسوں اور نئے کالکٹ کے ساتھ ایرپورٹ جائیں گے اور وہاں سے میڈو پہنچیں گے۔ تم نے ان کے ساتھ آنا ہے اور پھر میڈو میں جہاں یہ لوگ ٹھہریں تم سے مجھے اطلاع دینی ہے۔ اس کے بعد میں میڈو آؤں گا۔" نانک نے کہا۔

"میں باس۔" کھر نے جواب دیا۔

"اوکے۔" نانک نے کہا اور کریڈل دیا اور پھر اس فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بلن کو پریس کر کے فون ڈائریکٹ اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راجر بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز

دی۔

مرآگ سے بر سٹن جانے والی فلائٹ میں عمران اپنے ساتھیوں
سمیت موجود تھا۔ اس بار وہ نئے میک اپ میں تھے اور ان کے
جسموں پر لباس بھی پہلے سے مختلف تھے لیکن اب عمران نے سب
ساتھیوں کو سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ کسی صورت بھی پاکیشیائی
زبان کا کوئی لفظ بھی مت سے نہ نکالیں کیونکہ پہلے بھی بریڈلے نے
انہیں بتایا تھا کہ ایئر پورٹ پر پاکیشیائی زبان میں بات کرنے کی
وجہ سے ان کی شناخت ہو گئی تھی۔ عمران کے ساتھ اس بار جولیا
بھی ہوئی تھی جبکہ باقی ساتھی مختلف سیٹوں پر موجود تھے۔
"یہ ٹیب گورکھ دھندہ ہے مائیکل کہ کبھی ہمارا ٹارگٹ کہیں پہنچ
جاتا ہے اور کبھی کہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں ہر طرف سے ڈانچ دیا جا
رہا ہو۔" جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"مارگریت۔ ٹارگٹ ہمیشہ ڈبل ہی ہوتا چلتے۔ تب ہی لطف

ٹریس ہوتی ہے اور جب لیبارٹری ٹریس ہو گئی تو میں اس گروپ کا
فوری خاتمہ کر دوں گا۔" نائف نے کہا۔
"لیکن اس کا فائدہ۔ آپ باس سے کہیں وہ اعلیٰ حکام سے پوچھ کر
آپ کو بتادیں کہ لیبارٹری کہاں ہے۔" راجر نے کہا۔
"اے اس قدر ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے کہ سوائے صدر اور
پرائم منسٹر کے اور کسی کو معلوم نہیں ہے جبکہ ڈیفنس سیکرٹری کو
ذاتی طور پر علم ہے اور وہ بھی کسی کو نہیں بتاتے۔" نائف نے
کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ کا حکم۔" دوسری طرف سے کہا
گیا۔
"پوری طرح محتاط رہ کر نگرانی کرنا۔" نائف نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

آتا ہے۔ عمران نے کہا تو جو لیا ہے اختیار ہنس پڑی۔ وہ کچھ گلی تھی کہ عمران نے لفظ مارگٹ جس طرح مخصوص لہجے میں کہا ہے اس سے اس کی مراد کیا ہے۔

”میرا خیال ہے کہ۔۔۔ جو لیا نے کہنا شروع کیا۔

”سوری مارگٹ۔۔۔ مجھے پسند آرہی ہے۔“ عمران نے فوراً ہی

اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیٹ کی پشت سے سرٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں تو جو لیا نے بے اختیار ہوسٹ بھینچ لئے۔ ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمودار ہوئے لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اچانک

اس کے ذہن میں خیال آیا تھا کہ عمران نے اس کی بات اس لئے درمیان میں کاٹی ہے کہ جہاں کوئی ایسا آدمی موجود ہے جو دشمنوں کا انجسٹ ہے اور اس خیال کے آتے ہی جو لیا نے بڑے محتاط انداز میں

فلائٹ میں موجود افراد کا جائزہ اس نقطہ نظر سے لینا شروع کر دیا۔ لیکن بظاہر اسے کوئی آدمی ایسا نظر نہ آیا جو اس قدر قریب ہو کہ ان کی آواز سن سکتا ہو اور دور بیٹھے ہوئے افراد جن میں مرد بھی تھے اور

عورتیں بھی عام سے مسافر تھے۔ بہر حال جو لیا ہوسٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ اس کے سارے ساتھی مطالعہ میں مصروف تھے اور پھر جو لیا نے بھی سائیڈ سے رسالہ اٹھایا اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گئی

جبکہ عمران آنکھیں بند کئے پشت سے سرٹکائے باقاعدہ ہلکے ہلکے غرائے لینے میں مصروف تھا۔ پھر جہاز پر سٹن کے ہوائی اڈے پر اتر گیا تو

دوران اپنے ساتھیوں سمیت اس چھوٹے سے ایئر پورٹ سے باہر آ

گیا۔ ہمیں یہاں کوئی رہائش گاہ حاصل کرنی ہے۔“ عمران نے کہا اور پھر وہ ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ گیا جہاں قطار میں ٹیکسیاں

کھڑی تھیں۔ جہاز نام کیا ہے مسٹر۔ عمران نے باہر کھڑے ڈرائیور

سے پوچھا۔ ڈرائیور نے کہا۔

”تو مسٹر ڈرائیور۔ ہم یہاں سیاحت کے لئے آئے ہیں لیکن ہمیں بوتوں میں رہائش سے نفرت ہے۔ تم ہمیں کسی ایسی پارٹی کے پاس لے چلو جہاں سے ہمیں کوئی اچھی سی رہائش گاہ بھی مل سکے اور

کالیں بھی۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ دو ہی لیں گے۔“ عمران نے کہا تو ڈرائیور نے خود ہی

دوسری ٹیکسی کے ڈرائیور سے بات کی اور پھر واقعی انہوں نے نقد

رقم سکورٹی کے طور پر دے کر پرسٹن کی ایک جدید کالونی میں واقع

ایک کونٹینی کرانے پر حاصل کی جس میں دو کالیں بھی موجود تھیں۔

”اب بتاؤ کہ تم نے۔۔۔ جو لیا نے ایک بار پھر بات کرتے

ہوئے کہا۔

”ایک منٹ۔ ایک منٹ۔“ عمران نے ایک بار پھر اس کی

بات در میان میں کالتے ہوئے کہا اور جولیا بکھٹ خاموش ہو گئی۔
عمران نے جلدی سے میز پر پڑے ہوئے پیڈ پر قلم سے لکھنا شروع کر دیا اور جولیا سمیت سب ساتھی اس پر تھک گئے۔

”ٹھیک ہے مسٹر مائیکل۔ ہم ذرا مارکیٹ کا چکر لگا آئیں۔
صدیقی نے کہا۔

”ہاں۔ میں اور مارگریٹ جہاں آرام کریں گے۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں بھی تھک گئی ہوں۔“ جولیا نے کہا تو صدیقی
تھاؤں نعمانی اور چوہان چاروں کمرے سے باہر چلے گئے۔

”مس مارگریٹ۔ تمہارے بھی عجیب شوق ہیں۔ ادھر ٹکڑی کے
جنگل میں کیا سیاحت ہو سکتی ہے۔ یہاں ہی جاتو رہو گے۔
شکاری۔“ عمران نے کہا۔

”جنگل تو ہو گا۔“ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ وہ تو ظاہر ہے ہو گا۔“ عمران نے کہا۔

”اور جب تم وہاں پہنچو گے تو پھر واقعی جنگل ہی ہو گا۔“ جولیا نے

کہا تو عمران بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑا۔

”اوہ۔ لطف آگیا تمہاری بات کا۔ لیکن جب جنگلی حسیہ لگی

ساتھ ہو گی تو پھر لامحالہ وہ سین و قوس پلے ہو جائے گا جس میں تمہاری

دور کا وحشی ایک ہاتھ میں بھاری سے پتھر کا گرز اور دوسرے ہاتھ میں

اس حسیہ کے بال ہوتے ہیں اور وہ بڑے فاعرائہ انداز میں اس

حسیہ کو گھسیٹتا ہوا غار کی طرف لے جا رہا ہوتا ہے۔“ عمران نے

کہا۔

”جہاری۔“ حسرت کاش کبھی پوری ہو سکے۔“ جولیا نے کہا۔

”اگر تم تیار ہو جاؤ تو یقیناً پوری ہو سکتی ہے۔“ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیسے پوری ہو گی۔ راستے میں ہی ٹھائیں کی سنسناتی آواز آئے گی

اور تم ایک بار پھر ادھم پڑے ہو گے۔“ جولیا نے ہنستے ہوئے

کہا۔

”ارے وہ کیسے۔ پتھر کے دور میں ٹھائیں ٹھائیں کہاں سے آ سکتی

ہے۔“ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”کیا مارشل پتھر کے دور کا آدمی نہیں ہے۔“ جولیا نے تنویر کا

نصوح کو ڈنام لیتے ہوئے کہا۔

”مارشل۔ وہ کہاں آ گیا۔ وہ تو اس بار ہمارے ساتھ آیا ہی

نہیں۔“ عمران نے کہا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ ساتھ نہیں ہے حالانکہ وہ ہر لمحے

مجھے ساتھ رہتا ہے۔“ جولیا نے کہا۔

”قاہر ہے بہن بھائیوں میں بے مثال محبت ہوا کرتی ہے۔“

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا اس کے اس انداز پر بے

اختیار ہنس پڑی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہ دونوں چونک پڑے۔

نعمانی اندر داخل ہوا، اس کے کاندھے پر ایک آدمی لٹا ہوا تھا۔

نعمانی کے پیچھے چوہان تھا۔

”چیک کر لیا تھا۔ یہ اکیلا تھا یا اس کے اور ساتھی بھی تھے۔“
عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”اکیلا تھا۔“ نعمانی نے کہا اور اس نے بے ہوش آدمی کو
ایک صوفے کی کرسی پر ڈال دیا۔

”اس کی تلاشی لو چوہان۔“ عمران نے کہا تو چوہان نے اس کی
تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر چند لمحوں بعد اس نے اس کی جیب سے
ایک جدید ساخت کا ایک چو کو رڈیہ سائیکل لیا اور اسے میچ پر رکھ
دیا۔ عمران نے چونک کر اسے اٹھایا اور غور سے الٹ پلٹ کر دیکھ
لگا۔

”براڈم سسٹم۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔“ عمران نے اس ڈبے
کو سائیڈ انگلی سے دباتے ہوئے کہا۔

”براڈم سسٹم۔ کیا مطلب۔“ چوہان نے کہا۔

”یہ اجتماعی جدید ترین لہجہ ہے جو دو کلو میٹر دور سے بھی مارگ
کے درمیان ہونے والی گفتگو سن سکتا ہے بلکہ اسے ساتھ ساتھ جیب
بھی کرتا رہتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”تمہیں اس پر شک کیسے ہوا۔ یہ آدمی جہاز میں تو سب سے آگے
قطار میں بیٹھا ہوا تھا۔“ چوہان نے کہا۔

”یہ اسی لئے آخری قطار میں تھا اور مطمئن تھا کہ براڈم سسٹم کام
کر رہا ہے اس لئے اسے کسی بات کی فکر نہ تھی لیکن شاید اسے

احساس تھا کہ پرواز کے دوران جہاز اکثر رخ بدلتا رہتا ہے جس کی
وجہ سے دھوپ کبھی تیز ہو جاتی ہے اور کبھی ہلکی اور تیز دھوپ کی
وجہ سے اس کی اوپر والی جیب میں براڈم سسٹم کے ایریل کے اوپر
والے سرے پر نیلے رنگ کا نقطہ چمکنے لگتا ہے اور یہ نقطہ میں نے دیکھ
لیا تھا اسی لئے میں نے تمہاری باتیں کافی تھیں۔“ عمران نے کہا۔

”یہ اب وہ ایریل کہاں ہے۔“ چوہان نے حیران ہو کر کہا۔
”اب یہ اس کے اندر ڈال دیا گیا ہے۔ وہاں اس لئے نکال کر
جیب میں رکھا گیا تھا کہ جہاز کی مشینری کی مخصوص آواز ہماری گفتگو
کو پکارتے میں رکاوٹ بنتی تھی جبکہ زمین پر ایسا نہیں ہے۔“
عمران نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”یہ کس کا آدمی ہو سکتا ہے۔“ نعمانی نے کہا۔

”یقیناً سیکرٹ سروس کا آدمی ہو گا۔ یہاں کوئی رسی تلاش کر دو۔“
مدد ملی اور خاور کہاں ہے۔“ عمران نے کہا۔

”وہ باہر نگرانی کر رہے ہیں۔“ چوہان نے کہا اور کمرے سے
باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا
بندل تھا۔ اس نے نعمانی کی مدد سے اس آدمی کو صوفے کی کرسی کے
ساتھ باندھ دیا۔

”اچھی طرح باندھنا۔ اس کا تعلق بھی سیکرٹ سروس سے ہے۔“
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے افریقی ناٹ لگائی ہے عمران صاحب۔ اسے یہ نہ کھول

کے گا۔ چوہان نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

اب اسے ہوش میں لے آؤ۔ عمران نے کہا تو نعمانی نے آگے بڑھ کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ ظاہر ہے اسے سر پر چوٹ لگا کر بے ہوش کیا گیا تھا اور پھر جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو نعمانی پیچھے ہٹ گیا۔

تم دونوں بھی باہر جاؤ اور نگرانی کرو۔ عقیبی طرف کا بھی خیال رکھنا۔ یقیناً اس کے ساتھی بھی ہوں گے۔ عمران نے کہا تو نعمانی اور چوہان دونوں ہی سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے۔ اس لیے اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ مم۔ مم۔ میں کہاں ہوں۔ تم۔ تم۔ کون ہو۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرا لہجے میں کہا۔

تم تو ہمارے ساتھ سراگ سے آتے ہو مسٹر اس لئے تم تو ہمیں بہت اچھی طرح پہچانتے ہو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مم۔ میں تو تمہیں نہیں جانتا۔ کون ہو تم۔ اس آدمی نے چونک کر کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اجداتی حیرت سے نکل آیا ہے۔

تمہارا تعلق یقیناً سلاکیہ سیکرٹ سروس سے ہے اور تم اس کے چیف انجنت نائف کے ماتحت ہو جبکہ تمہارا چیف باس تھا من

عمران نے کہا۔

نہیں۔ نہیں۔ میرا کوئی تعلق کسی سروس سے کہیں ہے۔ یہاں تکڑی کاروبار کرنے آیا ہوں۔ اس آدمی نے جواب

اس کاروبار میں براڈم سسٹم کہاں کام کرتا ہے۔ عمران نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

براڈم سسٹم۔ وہ کیا ہوتا ہے۔ اس نے کہا۔ پہلے تو اپنا نام بتا دو تاکہ گفتگو درست انداز میں ہو سکے۔ اس نے کہا۔

میرا نام کمر ہے۔ اس آدمی نے کہا۔

تو مسٹر کمر۔ نائف تو یقیناً کاننگ میں ہو گا لیکن اس نے نہیں کیوں ہمارے ساتھ سراگ سے کہاں بھجوا یا ہے۔ تم نے اسے کمر سے کیا رپورٹ دی تھی۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ میں نے کہا تو ہے کہ میں کسی نائف کو نہیں جانتا۔ میں تو اس کاروبار کرتا ہوں اور اکثر کہاں آتا رہتا ہوں۔ کمر نے

لوگ۔ میں تو تمہارا اس لئے لحاظ کر رہا تھا کہ تم بھی ہمارے ہیٹ ہو لیکن اگر تمہیں شوق ہے کہ تم پر تشدد کیا جائے تب تم سب کچھ بتاؤ گے تو تمہاری مرضی۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ سب غلط ہے۔ میں واقعی کاروباری آدمی ہوں۔
 مگر نے کہا تو عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے
 دھار خنجر نکالا پھر کرسی سے اٹھا اور کرسی اٹھا کر بھر کے قریب
 اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بکلی کی سی تیر
 سے گھوما اور کمرہ بھر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔
 اس کی چیخ کی گونج باقی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور
 کے منہ سے دوسری چیخ نکلی۔ اس کے دونوں ہاتھ آدھے سے لپٹے
 کٹ چکے تھے۔

اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے۔ عمران نے سردی سے
 کا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ گھمایا اور خنجر کا دست اس
 پیشانی پر ابھرانے والی رگ پر مار دیا اور بھر کی حالت میں ہو گئی۔
 کی کر بناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔
 بولو۔ سب کچھ بتا دو۔ سب کچھ۔ عمران نے غراتے ہوئے
 کہا اور دوسری ضرب لگادی۔

رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ مگر
 سے مسلسل بتاتا ہوں کی آواز نکلنے لگی۔

یو لوور نہ۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

نائف نے مجھے بھیجا ہے۔ نائف نے۔ تاکہ جہاری جہاں
 کی جاسکے۔ مگر کے منہ سے نکلا۔

نائف کو تم نے سراگ سے کیا رپورٹ دی تھی۔

نے پوچھا تو مگر نے ایئر پورٹ سے لے کر ہوٹل اور پھر پریڈلے کے
 کب میں ہونے والی ان کی گنگو کی ریکارڈنگ کے بارے میں
 تفصیل بتادی۔

میں نے جہاری اور پریڈلے کے درمیان ہونے والی گنگو کا
 ایپ نائف کو فون پر سنوایا تھا جس پر نائف نے مجھے کہا کہ میں
 ہوٹل سے جہارے ساتھ جاؤں اور وہاں ہونے والی تمام کارروائی
 کی رپورٹ کروں۔ مگر نے کہا۔

اس کا فون نمبر کیا ہے۔ عمران نے کہا۔

وہ کانسنگ کے ہوٹل فروٹی کے کمرہ نمبر بارہ میں موجود
 ہے۔ مگر نے بتایا اور ساتھ ہی اس نے ہوٹل کا فون نمبر بھی بتا
 دیا۔

اس کے ساتھ وہاں کتنے افراد ہیں۔ عمران نے پوچھا۔
 چھ آدمی وہ ساتھ لے گیا تھا۔ مگر نے جواب دیا۔

نویس۔ اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دو۔ عمران نے کہا تو
 عیا تھی سے اٹھی اور اس نے آگے بڑھ کر ایک طرف موجود ڈسٹر
 ٹا کپڑا اٹھایا اور اسے مگر کے منہ میں ٹھونس دیا تو عمران نے پاس
 ہٹے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
 انکو آڑی پلیز۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
 دی۔

برسٹن سے کانسنگ کا رابطہ نمبر دے دیں۔ عمران نے کہا

تو دوسری طرف سے منبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر
ٹون آنے پر اس نے تیزی سے منبر پر بس کرنے شروع کر دیئے۔
"فروٹی ہوٹل" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"میرا نام کمر ہے اور میں کمرہ نمبر بارہ میں مسٹر نانک سے بات
کرنا چاہتا ہوں۔" عمران نے کمر کی آواز اور لہجے میں کہا تو سلسلے
بیٹھے ہوئے کمر کے مسخ شدہ چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے
لیکن منہ میں کپڑا ہونے کی وجہ سے وہ بول نہ سکا تھا۔
"ہولڈ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ نانک بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ
آواز سنائی دی۔

"باس۔ میں کمر بول رہا ہوں۔ ہر سٹن سے۔" عمران نے کہا۔
"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔" نانک نے کہا۔

"باس۔ انہوں نے یہاں ایک کالونی میں کوٹھی لے لی ہے اور
وہاں موجود ہیں اور وہ آپس میں ایسی کوئی گفتگو نہیں کر رہے جس
میں کوئی نئی بات سامنے آسکے۔ لگتا ہے کہ وہ یکفہت محتاط ہو گئے
ہیں۔" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کہیں انہوں نے تمہیں چیک تو نہیں کر لیا۔" نانک
نے چونک کر کہا۔

"ہو سکتا ہے باس۔ ویسے میں نے اپنے طور پر تو یہ خیال رکھا ہے۔"

کہتے ہیں تو براڈم سسٹم سے ان کی نگرانی کر رہا ہوں۔" عمران نے
کہا۔
"وہ انتہائی شاطر اور خطرناک لوگ ہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم ایسا
کر کہ راجر کو ان کی نشاندہی کرا دو اور خود دیکھے ہٹ جاؤ۔" نانک
نے کہا۔

"راجر کہاں ہے باس۔" عمران نے کہا۔
"وہ اپنے دو ساتھیوں سمیت ہر سٹن پہنچ رہا ہے یا پہنچ گیا ہو گا۔
وہاں ہوٹل رجسٹر میں تم اس سے رابطہ کر سکتے ہو۔" نانک نے
جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس۔" عمران نے کہا اور دوسری طرف سے
رابطہ ختم ہونے پر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے
منبر پر بس کرنے شروع کر دیئے۔

"انگوٹری پلیز۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"ہوٹل رجسٹر کا منبر دیں۔" عمران نے کہا تو دوسری طرف
سے منبر بتا دیا گیا اور عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون
آنے پر اس نے منبر پر بس کرنے شروع کر دیئے۔

"رجسٹر ہوٹل۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"میرا نام کمر ہے یہاں مسٹر راجر ہوں گے۔ ان سے بات کرا

دیں۔ عمران نے کہا۔
"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسلو۔ راجر بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راجر۔ میں مگر بول رہا ہوں۔ ابھی میں نے باس ٹانک سے بات کی ہے تو انہوں نے تمہارے بارے میں بتایا کہ میں تمہیں پاکیشیائی ایجنٹوں کی نشاندہی کرا کے خود بچھے ہٹ جاؤں اس میں نے تمہیں کال کیا ہے۔" عمران نے کہا۔

"ہم ابھی یہاں پہنچے ہیں۔ کیا ہوا۔ کہاں ہیں وہ لوگ۔" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں خود آ رہا ہوں۔ پھر تفصیل سے بات ہوگی۔" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کوئی خاص بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ آجاؤ۔" راجر نے کہا۔
"ہاں۔ ایک نہیں بہت سی باتیں کرتی ہیں۔" عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے آجاؤ۔ میں جہاں کمرہ نمبر دو میں ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جولیا۔ جا کر ساتھیوں کو بلا لاؤ۔" عمران نے کہا تو جو اب انہی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد

لعلی اور پوپان اندر آ گئے اور پھر باقی ساتھی بھی اندر آ گئے۔
"تم چاروں کار میں جاؤ اور ہوٹل ریجنٹ کے کمرہ نمبر دو میں ہانک کا خاص آدمی راجر موجود ہے۔ اس کے دو ساتھی بھی اس کے ساتھ ہیں۔ میں نے مگر کی آواز میں اس سے بات کی ہے۔ تم ان تینوں کو اغوا کر کے یہاں لے آؤ۔" عمران نے کہا۔
"آپ نے ان سے پوچھ گچھ کرنی ہوگی۔" صدیقی نے کہا۔
"ہاں۔" عمران نے جواب دیا۔

"ہمیں بتائیں آپ نے کیا پوچھنا ہے۔ ہم پوچھ لیں گے ورنہ برے ہوٹل میں انہیں اغوا کر کے یہاں لے آنا خاصا مسئلہ بن جائے گا۔" صدیقی نے کہا۔

"تو پھر میں اور جولیا چلے جاتے ہیں۔ تم جیسے رک جاؤ۔ اس مگر لاٹیاں رکھنا فی الحال اسے زندہ رہنا چاہئے۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا عمران صاحب کہ ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ میں نے تو ایک تجویز دی تھی۔" صدیقی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے ان سے کیا پوچھ گچھ کرنی ہے۔ وہ تو خود کہہ رہے ہیں کہ وہ ابھی کانسنگ سے جہاں پہنچے ہیں۔" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا کیونکہ وہ عمران کے ساتھ رہی تھی اس لئے وہ بھی گھنگو سنتی رہی گی۔

انہیں لازماً نائف نے بریف کر کے بھیجا ہو گا۔ عمران نے کہا۔
 نہیں۔ ان کا مقصد صرف ہمیں ہلاک کرنا ہے اور پس اس سے
 ان کو فوراً ہلاک کر دیا جائے اس فکر سمیت۔ جو لیا نے کہا۔
 لیکن اس طرح نائف چونک پڑے گا اور پھر جب تک نائف
 ختم نہیں ہوتا ہم یہاں اپنا مشن مکمل ہی نہیں کر سکیں گے۔ ابھی تو
 ہم نے اس سینڈیکٹ سے نمٹنا ہے۔ عمران نے کہا۔

کس سینڈیکٹ سے عمران صاحب۔ آپ ہمیں بتائیں یہ کام ہم
 آپ سے زیادہ آسانی سے کر لیں گے۔ اس بار چوہان نے کہا۔
 کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ دوسروں کو ہلاک کرتے
 میں تم مجھ سے زیادہ تیز ہو۔ عمران نے کہا۔

ہاں۔ میرا واقعی یہی مطلب تھا۔ ہمیں معلوم ہے کہ اب آپ
 بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں اور بوڑھوں کی طرح آپ کے دل میں بھی
 اب رحم اور ہمدردی بھرتی جا رہی ہے۔ اب آپ خوفناک مجرموں
 بھی رحم کھانا شروع کر دیتے ہو۔ چوہان نے کہا۔

سناتم نے جو لیا۔ عبرت پکڑو اس وقت سے جب چوہان کا کہنا
 واقعی سچ ثابت ہونا شروع ہو جائے گا۔ عمران نے کہا۔
 تو میں کیا کروں۔ کیا گزرتے ہوئے وقت کو روک لوں۔
 جو لیا نے اہتائی غصیلے لہجے میں کہا۔

تم آخر ڈپٹی چیف ہو۔ صفدر کو حکم دے سکتی ہو لیکن تم اس
 سے کہتی ہی نہیں اور میری بات وہ مانتا نہیں۔ عمران نے بڑے

معلوم لہجے میں کہا۔
 تم اکیلے یہاں رہو۔ ہم وہاں ہوٹل جا رہے ہیں اور جو ہماری
 مرضی آئے گی کریں گے۔ آؤ صدیقی اور ساتھیو۔ جو لیا نے
 اہتائی بھٹاتے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی
 طرف مڑ گئی۔
 کیا حکم ہے عمران صاحب۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے

کہا۔
 جہادی ڈپٹی چیف ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ عمران
 نے کہا تو صدیقی مسکراتا ہوا مڑا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل
 گیا۔ اس کے پیچھے باقی ساتھی بھی چلے گئے تو عمران خود آگے بڑھا اور
 اس نے کمر کے منہ میں ٹھونسنا ہوا کپڑا کھینچ لیا۔ کمرے کے زور زور سے
 سانس لینا شروع کر دیں۔

تم اہتائی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ لیکن یہ تمہارے
 واقعی ہماری بات ہی نہیں ملتے اور یہ بھی بتا دوں کہ تم بچ گئے
 ہو۔ اگر تم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو موت کا شکار ہو جاتے۔ کمر
 نے کہا۔

اچھا۔ وہ کیسے۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔
 راہر اہتائی تیز اور ہوشیار آدمی ہے۔ وہ نائف کا دست راست
 ہے۔ تم نے اس سے خاص باتوں کا ذکر کیا ہے اور اب وہ لامحالہ
 نکلتا ہو گا اور جب وہ چو کنا ہو جائے تو پھر وہ اہتائی بے رحم قاتل بن

جانتا ہے۔" مگر نے کہا۔
 "زیادہ سے زیادہ چو کتنا یعنی چار کانوں والا ہو جائے گا جبکہ میرے
 ساتھیوں کی تعداد پانچ ہے اس لئے ان سب کے کان ملا کر دس بنے
 ہیں اس طرح تم خود بتاؤ کہ چو کتنا دس گنا کے مقابلے میں کیا کر سکے
 گا۔" عمران نے جواب دیا۔
 "حیرت ہے۔ کبھی تو تم دنیا کے سب سے بڑے احمق بن جاتے
 ہو اور کبھی اجنبی عقل مند۔" مگر نے ہولٹ چباتے ہوئے کہا۔
 "تم مجھے احمق سمجھ لو یا عقل مند۔ میں تمہیں یہ بات بتا دوں کہ
 میرے پاس ایک مشین پشٹل موجود ہے اور اس میں میگنیزیم بھی
 ہے اور میرے جسم میں اتنی طاقت بھی ہے کہ میں ٹریگر دبا سکوں اور
 یہ بھی بتا دوں کہ نشاء بازی میں مجھے عالمی ایوارڈ مل چکا ہے کیونکہ
 نشاء بازی کے مقابلے میں جب میں نے فائرنگ کی تو گولیاں
 بجائے سامنے موجود ٹارگٹ کو لگنے کے سائڈ پر کھڑے مہتمن کو لگیں
 اور وہ بے چارہ میرے بہترین نشانے کی داد دیتا ہوا راہی ملک عدم
 ہو گیا۔" عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ
 ہی اس نے جیب سے مشین پشٹل نکال لیا۔
 "مم۔ مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ پلیز مجھے چھوڑ دو۔ میں یہاں سے چلا
 جاؤں گا۔" مگر نے عمران کے پھرے پر چھائی ہوئی سفاکی سے
 گھبراتے ہوئے کہا۔
 "میں نے اپنے ساتھیوں کو جان بوجھ کر وہاں بھیجا ہے کیونکہ

میں تم سے ایک سو دسے بازی کرنا چاہتا ہوں جس کی اجازت شاید
 تمہیں ملے۔" دیتے۔ میں تمہیں خاموشی سے آزاد کر سکتا ہوں
 یہ سب تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ ٹائف خود یہاں کیوں نہیں آ رہا۔
 اس نے تمہیں کیوں بھیج دیا ہے اور اب راجہ اور اس کے ساتھیوں
 کو بھیج دیا ہے لیکن وہ خود وہیں کاننگ میں موجود ہے۔ کیوں۔"
 عمران نے اس بار اجنبی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 "مجھے کیا معلوم۔ باس ٹائف کو معلوم ہو گا۔" مگر نے کہا۔
 "ٹھیک ہے۔ پھر تم فارغ ہو۔ میں خود ہی ٹائف سے پوچھ لوں
 عمران نے اجنبی سرد لہجے میں کہا۔
 "رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ تم مجھ سے یہ بات کیوں پوچھ رہے
 ہو۔" مگر نے کہا۔
 "اس لئے کہ میں نے تمہارے لہجے اور تمہاری آواز میں اس سے
 ٹھنکی ہے اور اس نے جو لہجہ اختیار کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے
 کہ تمہارے اس سے اجنبی گہرے تعلقات ہیں اور تم اس کے دست
 راست ہو۔ تمہیں اس کی ہر بات کا علم ہے۔" عمران نے کہا۔
 "کیا تم مجھے واقعی آزاد کر دو گے۔" مگر نے چند لمحے خاموش
 رہنے کے بعد کہا۔
 "ہاں۔" عمران نے جواب دیا۔
 "اس لئے کہ باس ٹائف کو معلوم ہے کہ لیبارٹری کاننگ میں
 آ رہا ہے۔ یہاں صرف ڈانج دینے کے لئے مشینری کو شور کرنے کے

گودام بنائے گئے تھے لیکن جہاں سے مشینری خاموشی سے واپس
کانسنگ پہنچا دی جاتی تھی۔ یہ انتظام اسرائیل نے کیا تھا ہر
لیبارٹری ہر لحاظ سے خفیہ رہے اس لئے نائف کو معلوم ہے کہ اگر
تم لوگ برسٹن میں ہلاک ہو گئے تو ٹھیک ورنہ لامحالہ تم واپس
کانسنگ پہنچو گے۔ مگر نے کہا۔

کیا نائف کو معلوم ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے۔ عمران نے
پوچھا۔

نہیں۔ اسے صرف اتنا معلوم ہے کہ لیبارٹری کانسنگ میں ہے
اور بس۔ مگر نے جواب دیا۔

کیسے معلوم ہوا اور تمہیں اس نے کیوں بتایا ہے یہ سب
کچھ۔ عمران نے کہا۔

میں سراگ میں تھا جب مجھے باس نائف نے حکم دیا کہ میں
تمہارے ساتھ فلائٹ میں سوار ہو کر برسٹن جاؤں اور تمہاری نگرانی
کروں تاکہ راجہ اور اس کے ساتھی کانسنگ سے وہاں پہنچ کر تمہارا
خاتمہ کر سکیں اور اس نے کہا کہ وہ خود کانسنگ میں ہی رہے گا۔ میں
نے پوچھ لیا کہ جب لیبارٹری برسٹن میں ہے اور دشمن بھی برسٹن
پہنچ رہے ہیں تو وہ خود کیوں کانسنگ میں ٹھہرے گا تو اس نے بتایا کہ
اس نے رسالڈن سے معلوم کر لیا ہے کہ اصل لیبارٹری کانسنگ میں
ہی ہے برسٹن میں نہیں اس لئے اگر تمہارا گروپ جہاں ناکام ہو گیا
تو لامحالہ گھوم پھر کر وہ واپس کانسنگ ہی آنے گا اس لئے وہ خود وہاں

رہنا چاہتا ہے کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ برسٹن پہنچ جائے اور تم لوگ
وہاں اسے کر کانسنگ پہنچ جاؤ اور مشن مکمل کر لو۔ مگر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن تم نے یہ بات کیوں کی ہے کہ اسے لیبارٹری کا درست
محل وقوع معلوم نہیں ہے۔ عمران نے کہا۔

اس لئے کہ میں نے اس سے پوچھا تھا لیکن اس نے بتایا کہ
رسالڈن نے حلف اٹھایا ہے کہ وہ یہ نہیں بتائے گا اور اس نے نہیں
بتایا اور حلف کی وجہ سے وہ اسے مجبور نہیں کر سکتے۔ مگر نے
جواب دیا۔

یہ رسالڈن کون ہے۔ عمران نے کہا۔

کانسنگ کا سب سے بڑا بد معاش، غنڈہ، گینگسٹر اور تحریک پس
ہف کا وہ بہت گہرا دوست ہے ورنہ وہ کسی سے سیدھے منہ بات
کرنا تو ایک طرف کسی سے ملنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ پورے کانسنگ
میں اس کی دہشت طاری رہتی ہے۔ مگر نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

اس کا من ٹھکانہ کون سا ہے۔ عمران نے کہا۔

رسالڈن کلب۔ مگر نے جواب دیا تو عمران نے آگے بڑھ
کے من سے نکالا ہوا کپڑا اٹھایا اور پھر ہاتھ سے اس کے جپوے
کا کر اس نے کپڑا دوبارہ مگر کے من میں ٹھونس دیا اور پھر فون کا
بجھٹایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

انکو اتری پلیز۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

رسالڈن کلب کا نمبر دیں اور اگر رسالڈن کا کوئی خاص نمبر ہو تو وہ بھی بتادیں۔ عمران نے کہا۔

کلب کا نمبر ہے جناب۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دیا یا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکو اتری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پر ریس کر دیا۔

رسالڈن کلب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ جھنجھٹا ہوا اور اچھائی کرخت تھا۔

نانف بول رہا ہوں۔ رسالڈن سے بات کراؤ۔ عمران نے نانف کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو سامنے موجود فکر کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھیلنے چلی گئیں۔

ہولڈ کریں۔ دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا گیا۔

اسیلا۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری لیکن اچھائی کرخت آواز سنائی دی۔

نانف بول رہا ہوں۔ عمران نے کہا۔

اب کیا ہوا ہے نانف۔ ابھی چند منٹ پہلے تو تم نے بات کی ہے۔ اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

تو پھر کیا ہوا۔ کیا دوبارہ بات نہیں کی جا سکتی۔ عمران نے ہلکے سے لہجے میں بے تکلفانہ انداز میں کہا۔

میں نے تمہیں کئی بار بتایا ہے کہ میں نے حلف لیا ہوا ہے کہ میں لیبارٹری کا عمل وقوع کسی کو نہ بتاؤں اور حلف بھی بیت اللہوں کا لیا ہے اور تم ہو کہ مسلسل اس بات پر اصرار کر رہے ہو۔ رسالڈن نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

مجھے اس لئے فکر ہے کہ تمہارے اسرائیل کی اچھائی قیمتی شیزلی دشمن تباہ کر دیں گے۔ عمران نے نانف کے لہجے میں کہا۔

ہونہ۔ جب لیبارٹری کا چیف سکورٹی اتھارچ اسرائیل کا

معروف ایجنٹ کر دینی ہو تو کس کی جرأت ہے کہ وہاں وہ دوسرا سانس بھی لے سکے۔ تم بے فکر رہو اور سنو۔ اب مجھے فون نہ کرنا۔

میں ایک اہم میٹنگ میں مصروف ہوں۔ رسالڈن نے اچھائی لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے باہر سے

فونوں کی آوازیں ابھریں اور عمران چونک کر مڑا لیکن دوسرے لمحے ان کے سوتے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلنے چلے گئے

کیونکہ اندر آنے والے بولیا اور اس کے ساتھی تھے۔

ہاں۔ تو شکاریوں نے شکار کھیلا ہے یا نہیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہم نے راجہ اور اس کے دو ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔
صدیقی نے کہا۔

مبارک ہو۔ یہ تو بڑی زبردست کامیابی ہے۔
کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر ہلکی سی شرمندگی کے
تاثرات ابھر آئے کیونکہ عمران کا لہجہ بے حد طنزیہ تھا۔

تم نے یہاں کیا جھک ماری ہے۔ جو لیا نے بھٹانے ہوئے
لہجے میں کہا۔

اپنے میک اپ تبدیل کر لو اور لباس بھی۔ ہم نے فوری طور پر
کانسنگ پہنچا ہے۔ عمران نے کہا۔

وہ کیوں۔ سب نے چونک کر پوچھا۔

اس لئے کہ تمہارے بعد میں نے اس کمر سے پوچھ گچھ کی ہے۔
اس کے مطابق لیبارٹری واقعی کانسنگ میں ہے اور ایک لیکنسز
رسالٹن اس کا محل وقوع بھی جانتا ہے اور اب ہم نے وہاں پہنچ کر
اس رسالٹن کو گھیرنا ہے۔ عمران نے کہا۔

اگر اسے معلوم تھا تو تم نے خواہ تو وہ ہمیں راجہ وغیرہ سے پوچھ
گچھ کرنے کی ہدایت کر دی تھی۔ جو لیا نے کہا۔

میں دراصل تم لوگوں کو وہاں بھیجنا چاہتا تھا کہ تم ان کا خاتمہ
کر دو اور تمہیں کل کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ تم سے کام نہیں لیا
جاتا۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر
کمر کے منہ میں موجود کپڑا باہر کھینچ کر ایک طرف ڈال دیا۔

تم۔ تم نے راجہ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ
کچھ ممکن ہے۔ راجہ تو انتہائی شاطر اور ہوشیار آدمی ہے۔ مگر نے
کچھ سانس لینے کے بعد انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اس نے واقعی ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی تھی۔ اس نے
ساتھیوں کو علیحدہ چھپایا ہوا تھا اور اس کے دونوں ساتھی انتہائی
انتہائی ترین لوگ تھے۔ ان دونوں کے پیر پردوں کے نیچے سے صاف
نکلتے تھے اور پھر اس راجہ نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پستل
بھرنے کی کوشش کی جس کے نیچے میں وہ خود اور پردے کے نیچے
ہو جاتا اس کے دونوں ساتھی چند لمحوں میں ختم ہو گئے اور ہماری پوچھ
گچھ کی حسرت ہمارے دل میں ہی رہ گئی۔ صدیقی نے کہا۔

بدلی کرو لباس وغیرہ تبدیل کرو۔ اب اس کا خاتمہ بھی کریں
اور یہاں سے نکل چلیں۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے مشین پستل کا رخ کمر کی طرف کر دیا۔

تم۔ تم نے مجھے آزاد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر نے بری
روح گھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

اس دنیا سے آزاد ہو رہے ہو۔ ویسے شاید میں تمہیں چھوڑ دیتا
لیکن تم نے خود دیکھا ہے کہ میرے ساتھیوں نے میری رحم دلی کو
ہمارے کی نشانی سمجھنا شروع کر دیا ہے اور میں ابھی کنوارا ہوں اس
لئے ہمارے کی بات میں برداشت نہیں کر سکتا ورنہ صاف انکار بھی
دے سکتا ہے۔ کیوں جو لیا۔ عمران نے کہا۔

لیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کمرے میں موجود نائف نے ہاتھ بڑھا کر
ریور اٹھایا۔
"ہیں۔ نائف بول رہا ہوں۔" نائف نے کہا۔
"تھامسن بول رہا ہوں نائف۔" دوسری طرف سے چیف کی
آواز سنائی دی۔
"اوہ۔ باس آپ۔ آپ نے جہاں کا نمبر کیسے معلوم کر لیا۔" نائف
نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"مجھے افسوس ہے نائف کہ اس بار تم نے غفلت کی اجازت
دی۔ مجھے تم سے یہ امید تھی کہ تم سیکرٹ سروس کے ارکان کا
اتنی لاپرواہی سے خاتمہ کراتے چلے جاؤ گے۔" تھامسن نے اجنبی
فصلی لہجے میں کہا تو نائف بے اختیار اچھل پڑا۔
"کیا۔ کیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف۔" نائف نے

"تم عمر کے لحاظ سے نہ ہی جذبات کے لحاظ سے بہر حال جوان
ہو۔" جولیانے کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھی جولیان کی بات سن
کر بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے عمران نے ٹریگر دبا دیا اور
توجڑا ہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کھرہنگی سی چیخ مار کر چند لمحے چوپا
پھر ساکت ہو گیا۔
"اب تو میں نے تمہاری ڈیمانڈ پوری کر دی ہے۔ بندھے ہوئے
بے بس پر قائل کھول دیا ہے۔" عمران نے کہا۔
"اسی بات پر تو مس جولیان کو آپ سے گھر ہے کہ آپ اجنبی
رحم اور سفاک واقع ہوئے ہیں۔ کیوں مس جولیان۔" صدیقی نے
کہا۔
"تم شاید مذاق کر رہے ہو جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عمران اجنبی
سفاک اور سنگدل آدمی ہے۔ اس کے دل میں کوئی جذبہ سرے سے
پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔" جولیانے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی
سے مڑی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔
"عمران صاحب۔ اب آپ واقعی اپنی سنگدلی کو پھول دلی میں
تبدیل کر ہی دیں۔" صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اور پھول بھی بغیر کانٹے کے۔" چوہان نے کہا تو کمرہ بے
اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور عمران بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

اجتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں۔ تم نے لاپرواہی کی حد کر دی ہے۔ جب تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے مقابلے پر اجتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ کام کر رہے ہیں تو تم نے اپنے آدمیوں کو اس طرح آگ میں جھونک دیا ہے اور خود ایک طرف بیٹھے صرف متاثرہ دیکھ رہے ہو۔“ تمہاسن کے لہجے میں بے حد غصہ تھا۔

”چیف۔ آخر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ پلیز آپ کھل کر بات کریں۔“ ٹائف نے اس بار قہرے سخت لہجے میں کہا۔ اسے شاید چیف کی ان باتوں پر غصہ آگیا تھا۔

”تم نے راجر سمیت تین افراد کو برسٹن بھیجا تھا اور اس کے ساتھ ہی تم نے گھر کو بھی بھیجا تھا۔ یولو۔ بھیجا تھا ناں۔“ تمہاسن نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

”جی ہاں۔ بھیجا تھا۔“ ٹائف نے ہونٹ چھینچھینچتے ہوئے کہا۔

”وہ سب مارے جا چکے ہیں۔“ دوسری طرف سے تمہاسن نے کہا تو ٹائف بے اختیار اچھل پڑا۔

”مارے جا چکے ہیں۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ کیسے مارے جا سکتے ہیں۔“ ٹائف کے لہجے میں اجتہائی بے یقینی تھی۔

”ہاں۔ راجر اور اس کے دو ساتھی ریکسٹ ہوٹل میں ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کی خصوصی جیسوں سے پولیس کو ان کے سیکرٹ کارڈ مل گئے۔ اسی طرح ایک اور لاش ایک رہائشی کوٹھی سے ملی ہے۔ اس

کی خصوصی جیب سے بھی سیکرٹ کارڈ پولیس کو مل گیا جس پر پولیس کے اعلیٰ حکام نے براہ راست مجھ سے رابطہ کیا۔ جب انہوں نے مجھے کارڈوں کے نمبر بتائے تو میں سمجھ گیا کہ ہوٹل میں ہلاک ہونے والوں میں سے ایک راجر ہے اور باقی اس کے دو ساتھی ہوں گے جبکہ رہائشی گاہ میں ہلاک ہونے والا کھر تھا۔ اس پر میں سمجھ گیا کہ تم نے انہیں برسٹن بھیجا ہو گا جس پر میں نے تمہارے سیکشن والوں سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ تم کانسگ میں ہو اور فروٹی ہوٹل میں ہو۔ چنانچہ میں نے جہاں کال کی ہے۔“ تمہاسن نے کہا تو ٹائف کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔

”یہ سب کیسے ہو گیا چیف۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو میری گھر سے بات ہوئی ہے۔ مگر تو براڈم سسٹم سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کر رہا تھا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کی لاش ایک کوٹھی کے اندر سے ملی ہے۔“ ٹائف نے اجتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹائف اب مزید حیرت وغیرہ چھوڑو اور کام کرنے کے مواقع آ جاؤ ورنہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ سلاکیہ کی پوری سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیں گے۔“ تمہاسن نے تیز لہجے میں کہا۔

”میں ہاں۔ آپ بے فکر رہیں۔ مجھ سے واقعی بھیانک غلطی ہوئی ہے کہ میں نے راجر اور اس کے ساتھیوں کو وہاں بھیج دیا تھا اور خود وہاں رک گیا تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اول تو مگر جیسا آدمی

ہوئی اور اب وہ سیدھے چہارے پاس پہنچ جائیں گے۔ تھامسن نے کہا۔

آجائیں چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب جلد ہی آپ کو خوشخبری ملے گی۔ ٹائف نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر ٹائف نے کریڈل دیا دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات ابھرائے تھے کیونکہ راجہ اور کھر واقعی اس کے دست راست تھے اور اسے ان دونوں پر بے حد اعتماد تھا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچا رہا پھر بے اختیار چونک پڑا۔ چونکہ اس نے رسیور نہ رکھا تھا صرف کریڈل دیا تھا اس لئے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

رسالڈن کلب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

ٹائف بول رہا ہوں۔ رسالڈن سے بات کراؤ۔ ٹائف نے کہا۔

ہولڈ کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ایلی۔ رسالڈن بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد رسالڈن کی

آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ سن کر ٹائف بے اختیار چونک پڑا۔

کیا ہوا۔ یہ تم کس لہجے میں بات کر رہے ہو رسالڈن۔ ٹائف نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

تم نے بھی تو میرا نالائقہ بند کر دیا ہے ٹائف۔ ہزار بار کہا ہے کہ

کسی صورت سلسلے نہیں آسکے گا اور راجہ اور اس کے ساتھی آسانی سے ان لوگوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ میرے اپنے ساتھی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے۔ ٹائف نے کہا۔

تم خود کانسنگ کیوں گئے تھے۔ تھامسن نے کہا۔

چیف۔ مجھے جہاں ایک حتی اطلاع مل گئی تھی کہ لیبارٹری کانسنگ میں ہے جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہ اطلاع ملی تھی کہ مشیز برسٹن لے جانی گئی تھی لیکن مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ یہ صرف ڈانچ دینے کے لئے کیا گیا تھا اس لئے مجھے یقین تھا کہ اول تو راجہ ان کا خاتمہ کر دے گا اور اگر نہ کر سکا تو لامحالہ یہ لوگ جہاں واپس آئیں گے اور جہاں میں ان کا خاتمہ کر دوں گا وہ وہاں بھی ہو سکتا ہے کہ میں ان کے پیچھے وہاں جاؤں اور یہ وہاں سے کانسنگ آکر اپنا مشن مکمل کر لیں لیکن یہ بات میرے ذہن میں بھی نہ تھی کہ راجہ اس کے ساتھی اور کھر ہلاک ہو جائیں گے۔ بہر حال آپ بے فکر رہیں۔ میں اب ان لوگوں کو انتہائی عبرتناک موت ماروں گا۔ ٹائف نے کہا۔

کیا راجہ یا کھر کو اس بات کا علم تھا کہ تمہیں معلوم ہے کہ لیبارٹری کانسنگ میں ہے۔ تھامسن نے پوچھا۔

صرف کھر کو معلوم تھا۔ راجہ کو نہیں۔ ٹائف نے جواب دیا۔

تو پھر سن لو کہ انہوں نے لامحالہ کھر سے یہ بات معلوم کر لی

میں دست کہہ رہا ہوں۔ تمہاری بات سن کر مجھے یاد آ گیا ہے کہ پاکیشیائی انجٹ علی عمران دوسروں کی آواز نقل کرنے کا آسانی پر ہے اور اب تمہاری بات سن کر مجھے اس بات پر یقین ہو گیا ہے کہ وہ میں نے واقعی دو گھنٹے ہو گئے ہیں تمہیں فون نہیں کیا۔

نائف نے کہا۔
لیکن وہ مجھے کیوں فون کرے گا۔ اس کا مجھ سے کیا تعلق۔

رسالڈن نے کہا۔
سنو۔ وہ لوگ لیبارٹری کو تباہ کرنے کی کوشش میں ہیں۔ انہیں اطلاع ملی تھی کہ لیبارٹری برسٹن میں ہے لیکن چونکہ مجھے تم نے بتا دیا تھا اور میں نے اپنے دست راست فکر کو بتا دیا تھا۔ چونکہ لڑکی لاش اس کی رہائش گاہ سے ملی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے کمرے میں محسوس کیا اور پھر اس نے پہلے مجھ سے فکر کے لیے اور آواز میں بات کی اور پھر میرے لیے میں تم سے بات کی اور اس طرح وہ کمرے میں ہو گیا کہ لیبارٹری برسٹن میں نہیں بلکہ جہاں کانسنگ میں ہے۔ نائف نے کہا۔

لیکن میں نے تو اسے یہ نہیں بتایا کہ لیبارٹری کا محل وقوع کیا ہے۔
رسالڈن نے کہا۔

انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ تمہیں لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہے اور اب وہ لازماً تم پر ریڈ کریں گے اور اب ہم زیادہ آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ کیا تم اس معاملے میں دلچسپی لو

میں حلف کی وجہ سے تمہیں لیبارٹری کا محل وقوع نہیں بتا سکتا لیکن تم یاڑہی نہیں آرہے۔ بار بار فون کر رہے ہو۔
رسالڈن نے کہا۔

میں نے تو تمہیں بس ایک بار کہا تھا۔ پھر تو نہیں کہا اور تم کہہ رہے ہو کہ میں بار بار فون کر رہا ہوں۔ کیا مطلب۔
نائف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

یہ تمہارا تیسرا فون ہے۔
رسالڈن نے کہا۔
تیسرا نہیں دوسرا۔ تیسرا کیسے۔
نائف نے کہا۔

ابھی ایک گھنٹہ پہلے تمہارا دوسری بار فون آیا تھا اور یہی بات ہوئی تھی۔
رسالڈن نے کہا تو نائف بے اختیار چونک پڑا۔
کیا کہہ رہے ہو۔ ایک گھنٹہ پہلے۔ اوہ نہیں۔ میں نے تو فون نہیں کیا تمہیں۔
نائف نے کہا۔

اور کس نے کیا تھا۔ کیا اب تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں تمہاری آواز نہیں پہچانتا۔
رسالڈن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ سنو رسالڈن۔ میری بات سنو۔ اب میرے ذہن میں ساری بات آگئی ہے۔ ایک گھنٹہ پہلے میں نے تم سے بات تمہیں کی تھی بلکہ پاکیشیائی انجٹ عمران نے میرے لیے اور آواز میں بات کی ہوگی۔
نائف نے کہا۔

کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اب تم بھی میرے ساتھ مذاق کرو گے۔
رسالڈن نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

گئے۔ نائف نے کہا۔

”تمہیں معلوم تو ہے کہ میں خود یہودی ہوں اور اسرائیل کے لئے یہ اہم لیبارٹری ہے۔ میں کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ اس کی طرف کوئی نیو می آنکھ سے بھی دیکھے اس لئے تم بے فکر رہو۔ مجھے صرف ان لوگوں کے بارے میں تفصیل بتا دو پھر میں جانوں اور یہ لوگ۔ تمہیں ان کی لاشیں مل جائیں گی۔“ رسالڈن نے کہا۔

”میں اپنے ساتھیوں سمیت تمہارے کلب کے باہر پکٹنگ کروں گا۔ اگر تو یہ لوگ شناخت ہو گئے تو میں انہیں باہر ہی ختم کر دوں گا ورنہ تم ان کا خاتمہ کر دینا۔“ نائف نے کہا۔

”نہیں۔ اس طرح میری توہین ہو گی۔ تم ایک سائیڈ پر رہو۔ میں ان سے نمٹ لوں گا۔“ رسالڈن نے کہا۔

”لیکن سوچ لو۔ یہ اہمائی تربیت یافتہ لکچر ہیں۔“ نائف نے کہا۔

”تم بار بار یہ بات کر کے میری توہین کر رہے ہو۔ البتہ اگر تم چاہو تو میرے کلب میں آکر بیٹھ جاؤ پھر اپنی آنکھوں سے متاثر دیکھنا۔“ رسالڈن نے کہا۔

”لیکن تم کیا کرو گے۔ مجھے بتاؤ تو اسی۔“ نائف نے کہا۔

”جیسے ہی یہ لوگ کلب میں داخل ہوں گے چاروں طرف سے ان پر فائرنگ شروع ہو جائے گی اور کیا کرنا ہے میں نے۔“ رسالڈن نے کہا۔

”میں تم ان کی شناخت کیسے کروں گے۔“ رسالڈن نے کہا۔

”تم بتاؤ گے۔ مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔“ رسالڈن نے

کہا۔

”اوہ۔ یہی تو اہم مسئلہ ہے۔ وہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں۔ وہ کسی بھی میک اپ میں آ سکتے ہیں۔ البتہ صرف اتنی اطلاع ملی ہے کہ یہ گروپ ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے۔ ان کے لیڈر کا اصل نام علی عمران اور اس کا فرضی نام مائیکل ہے اور سنا ہے کہ میک اپ میں وہ ہمیشہ اپنا نام مائیکل ہی رکھتا ہے۔“ نائف نے

کہا۔

”بہر حال وہ کلب میں آکر میرے بارے میں پوچھیں گے۔ پھر ان کی موت وہیں موقع پر ہی واقع ہو جائے گی۔“ رسالڈن نے

کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت وہیں موجود رہوں گا اور اگر تم سے کوئی کمی رہی تو وہ میں پوری کر دوں گا۔ بہر حال ان کا نام ہر صورت میں ہونا چاہئے۔“ نائف نے کہا۔

”تم مداخلت نہ کرنا نائف ورنہ میرے آدمی تم پر بھی فائر کھول سکتے ہیں۔“ رسالڈن نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو واقعی مجھے سائیڈ پر رہنا چاہئے کیونکہ غلط فہمی بھی پیدا ہو سکتی ہے۔“ نائف نے کہا۔

”ہاں۔ تم سائیڈ پر رہو۔ البتہ میرا وعدہ کہ تمہیں ان کی لاشیں

مل جائیں گی۔ تم فردنی میں رہ رہے ہو ناں۔" رسالڈن نے کہا۔
 نہیں۔ اب میں اس ہوٹل کو چھوڑ دوں گا۔ تم میری سیشنل
 فریکوئنسی لکھ لو اس پر میرا تہدار رابطہ رہے گا اور تم مجھے اپنی فریکوئنسی
 بتا دو۔" نائف نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر بات کرتے سے بہتر ہے کہ تم مجھے ہوٹل فون کر
 دینا اور تم اپنا پورا نام بتانا۔ اس طرح تمہاری شناخت ہو جائے گی
 تاکہ اگر وہ عمران تمہاری آواز میں بات کرنے کی کوشش کرے تو
 چیک کر لیا جائے۔" رسالڈن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن تم مجھے کس نمبر پر کال کرو گے۔" نائف
 نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ میں تمہیں ایک کوٹھی دے دیتا ہوں۔ وہاں کا
 فون نمبر مجھے معلوم ہے۔ تم وہیں شفٹ ہو جاؤ۔ وہاں تمہارے
 مطلب کی ہر چیز موجود ہوگی۔" رسالڈن نے کہا۔
 "اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بتاؤ۔" نائف نے کہا۔

"برکے اسکوائر کوٹھی نمبر بیستیس۔ وہاں میرا ادنیٰ دلیم موجود ہو
 گا۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں۔ وہ کوٹھی تمہارے حوالے کر دے
 گا۔ اگر تم چاہو تو وہ وہیں رہے گا اور چاہو تو وہ واپس چلا جائے
 گا۔" رسالڈن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس سے ملنے کے بعد ہی فیصلہ ہو سکے گا۔" نائف
 نے کہا۔

دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
 "اوکے" کہہ کر فون ہٹا دیا۔

فلیم ہو گیا تو نائف نے رسیور رکھ دیا۔
 لوگ رسالڈن کے بس کا روگ نہیں ہیں اور رسالڈن مجھے
 بیارٹری کے بارے میں بتائے گا نہیں۔ تو کیوں نہ انہیں لیبارٹری
 کے بارے میں رسالڈن سے پوچھ گچھ کر لینے دی جائے اور پھر ان سے
 معلوم کر لیا جائے۔" نائف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے
 بعد ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع
 کر دیا۔

"رسالڈن کلب۔" رابطہ قائم ہوتے ہی جھنجھٹی ہوئی آواز سنائی

"ہیلو بول رہا ہوں۔ اسسٹنٹ براکٹ سے بات کراؤ۔"
 اس نے بوجھ بدل کر کہا۔

"ہوٹل کرو۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"براکٹ بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی

"جنگ بول رہا ہوں براکٹ۔ کسی محفوظ فون کا نمبر بتا دو۔"
 اس نے کہا۔

"اوپنچا۔" براکٹ نے چونک کر کہا اور ایک نمبر بتا دیا۔
 اس نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور کرینڈل پر رکھا اور پانچ منٹ بعد
 اسے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے براکٹ کے بتائے ہوئے

میریس کرنے شروع کر دیے۔

یس۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے براکت کی آواز سنائی دی۔

نائف بول رہا ہوں براکت۔ نائف نے کہا۔

یس سر۔ کیا حکم ہے میرے لئے۔ براکت نے منوہاہ لے میں کہا۔

میری بات غور سے سنو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جس میں ایک عورت اور پانچ مرد شامل ہیں رسالڈن کلب میں آکر رسالڈن کو کور کرنا چاہتا ہے۔ اگر ان لوگوں نے رسالڈن کو کور کر لیا تو پھر وہ اس سے میرائل لیبارٹری کا مکمل وقوع معلوم کریں گے اور اگر یہ رسالڈن کے ہاتھوں مارے گئے تو مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ میں خود ان کے مقابل آنا چاہتا تھا لیکن رسالڈن نے مجھے روک دیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ رسالڈن کے خصوصی فون کو یپ کر دو اور اس کے ساتھ ساتھ ایس ایس دن رسالڈن کے آفس میں نصب کر دو تاکہ اگر رسالڈن انہیں لیبارٹری کا مکمل وقوع بتائے تو تم یہ مکمل وقوع مجھے بتا سکو۔ تمہیں تمہارا خصوصی انعام بھی مل جائے گا اور آئندہ تم جہاں سلاکیہ سیکرٹ سروس کے انجینئر بھی بن جاؤ گے۔ نائف نے کہا۔

اوہ باس۔ آپ کی مہربانی ہے۔ لیکن باس اس کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ چیف نے ابھی کلب کے ہر آدمی کو اطلاع بھجوائی ہے

جو گروپ ان کے بارے میں معلوم کر کے کلب میں پہنچے اسے اراکویوں سے اڑا دیا جائے اس لئے وہ لوگ تو جہاں آتے ہی ہلاک ہو جائیں گے۔ براکت نے کہا۔

تم یہ بات چھوڑو۔ جیسے میں نے کہا ہے ویسے کرو۔ ضروری ہے کہ وہ جہاں کلب میں داخل ہوں۔ وہ کسی خفیہ راستے سے براہ راست رسالڈن کے سر پر بھی کیچ سکتے ہیں اس لئے جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔ نائف نے کہا۔

یس باس۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور سنو۔ اگر یہ لوگ وہاں سے نکل جائیں تو تم نے مجھے اطلاع دی ہے۔ میری سپیشل فریکوئنسی نوٹ کر لو۔ نائف نے کہا اور پھر ہی اس نے فریکوئنسی بتا دی۔

اوکے باس۔ براکت نے کہا تو نائف نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔ وہ اٹھا اور تیز قدم اٹھاتا ہوا ملالی کی طرف بڑھ گیا تاکہ وہاں سے اپنا سامان اٹھا کر وہ کوٹھی پر لٹکائے جس کا پتہ رسالڈن نے دیا تھا تاکہ وہاں کی صورت حال دیکھ کر وہ اپنے ساتھیوں کو وہاں کال کر سکے۔

کانسنگ کی ایک کوٹھی میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ ایک خصوصی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے برسٹن سے واپس کانسنگ پہنچے تھے اور جہاں پہنچ کر ایئر پورٹ پر موجود اشتہاریوں سے انہوں نے ایک پراپرٹی ڈیلر کا پتہ چلایا اور پھر وہ سیدھے وہاں پہنچ گئے۔ عمران نے کیش سکورٹی دے کر کوٹھی حاصل کی۔ جس میں دو کاریں بھی موجود تھیں۔

”جہاں سے اسلحہ بھی مل سکتا ہے کیونکہ اب تو یہ طے ہو گیا ہے کہ لیبارٹری جہاں موجود ہے اور اب تک یقیناً نائف کو بھی اطمینان مل چکی ہوگی کہ اس کے آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اس لئے وہ اب پاگلوں کی طرح ہمیں تلاش کرے گا جبکہ ہم نے اس رسالڈن سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنا ہے اور پھر وہاں ریڈ بھی کرنا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”میں اور جوبان جا کر اسلحہ لے آتے ہیں۔“ صدیقی نے کہا۔
”نصیب ہے۔ تم دونوں اسلحہ لے آؤ جبکہ میں اور جوبان جا کر رسالڈن سے معلومات حاصل کرتے ہیں۔“ عمران نے کہا۔
رسالڈن کو آپ ہم پر چھوڑ دیں عمران صاحب۔ ہمیں اب ان طاؤں اور بد معاشوں سے نمٹنے کا خاصا تجربہ ہو گیا ہے۔ البتہ آپ یہیں تو مس جو لیا کے ساتھ نائف کے خلاف کام کریں۔“ صدیقی نے کہا۔

”لیکن اصل مسئلہ رسالڈن سے معلومات حاصل کرنا ہے۔ صدیقی۔ نائف اور اس کے ساتھی تو اگر مقابلے پر آئے تو ان کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ ویسے ہم خواہ مخواہ لالچ نہیں سکتے ورنہ ہم اصل ٹارگٹ سے دور ہو جائیں گے۔“ عمران نے کہا۔

”پر آپ جیسا کہیں۔ ہم سب اکٹھے وہیں کھب چلتے ہیں۔“ صدیقی نے کہا۔

”ایک منٹ۔“ عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے سن ریس کرنے شروع کر دیئے۔

”رسالڈن کھب۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چمکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”ناٹک بول رہا ہوں۔“ رسالڈن سے بات کراؤ۔“ عمران نے کہا۔
”ناٹک کی آواز اور لہجے میں کہا۔“

”بولڈ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

مران نے مت بتاتے ہوئے کہا۔
 یہ بات نہیں ہے عمران صاحب۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ کام ہم
 صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 بھی کر لیں۔ پھر ہم سب اکٹھے چلتے ہیں۔ رسالڈن کو چونکہ سب کچھ
 اذکے۔ معلوم ہو چکا ہے اس لئے اب رسالڈن کلب میں ہمارے لئے باقاعدہ
 بوت کے جال پھیلانے گئے ہوں گے۔ اب ہمیں کوئی ایسا خفیہ
 راستہ تلاش کرنا ہو گا جس کے ذریعے ہم خاموشی سے اس رسالڈن
 کے سر پر ہتھ جائیں۔ عمران نے کہا۔
 کیا یہ راستہ آپ کسی ویز سے پوچھیں گے۔ صدیقی نے

کہا۔
 ظاہر ہے اور کے معلوم ہو گا۔ عمران نے کہا۔
 تو آپ اور مس جو لیا یہ راستہ تلاش کریں اور رسالڈن تک
 نہیں جیکہ ہم کلب میں داخل ہو کر رسالڈن تک پہنچنے کی کوشش
 کریں گے۔ صدیقی نے کہا۔
 مطلب ہے کہ تم بہر حال شوٹنگ کرنا چاہتے ہو۔ اوکے پھر آ
 بلکہ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور سب مسکراتے ہوئے اٹھ
 کوڑے ہوئے۔

میں اور جو لیا علیحدہ کار میں رسالڈن کلب جائیں گے اور ہم وہاں
 صرف اس وقت تک متاثرہ دیکھیں گے جب تک جہاز کی جانوں کو
 کوئی واضح خطرہ نہ پیدا ہو جائے۔ عمران نے باہر آتے ہوئے

ہیلو۔ رسالڈن بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد رسالڈن کی
 آواز سنائی دی۔
 نائف بول رہا ہوں رسالڈن۔ عمران نے کہا۔
 تو تم پاکیشیائی انجینئر عمران بول رہے ہو۔ سنو۔ چونکہ تم نے
 اپنا پورا نام نہیں لیا اس لئے میں تمہیں پہچان گیا ہوں کیونکہ ہمارے
 سے میری تفصیلی بات ہو چکی ہے اور اب کاننگ تمہارے لئے ہم
 بنا دیا جائے گا۔ دوسری طرف سے انتہائی کراخت لگے میں کہ
 گیا۔

اچھا۔ تم جہنم کے چوکیدار ہو شاید۔ عمران نے مسکراتے
 ہوئے کہا۔

اب تمہارے سانس گئے چنے رہ گئے ہیں۔ دوسری طرف
 سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے دسویں
 رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

اس کا مطلب ہے کہ نائف نے رسالڈن سے تفصیلی بات کر لی
 ہے۔ جو لیا نے کہا۔

ہاں اور اب اس رسالڈن کو اس کے کلب سے اغوا کر لیا جائے گا۔
 پھر اس کا کوئی اور اڈا معلوم کرنا پڑے گا۔ عمران نے کہا۔

آپ اس بات کو ہم پر چھوڑ دیں عمران صاحب۔ آپ ہمیں
 رہیں۔ آپ کو معلومات مل جائیں گی۔ صدیقی نے کہا۔

جہاز کا مطلب ہے کہ میں یہاں بیٹھا ہوں اور گھبراہٹ میں ہوں۔

کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ وہاں پہنچیں۔ ہم مارکیٹ سے اسلحہ خرید کر وہاں پہنچ جائیں گے۔“ صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں ہلا دیا۔ تمواری ویر بعد دونوں کاریں آگے بچھے چلتی ہوئیں کوٹھی کے گیٹ سے نکلیں اور آگے بڑھتی چلی گئیں۔ ایک کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صدیقی تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر چوہان تھا اور عقبی سیٹ پر خاور اور صدیقی بیٹھے ہوئے تھے اور دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

”یہ صدیقی وغیرہ ضرورت سے زیادہ ہی پر جوش ہو رہے ہیں۔“ جولیا نے کہا۔

”وہ دراصل کام کرنا چاہتے ہیں اور تم دیکھنا کہ وہ کس طرح کام کرتے ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا وہ وہاں تنہا کی طرح انٹریکٹ ایکشن کریں گے۔“ جولیا نے چونک کر کہا۔

”یہ تو شاید کریں یا نہ کریں رسالڈن کے آدمی ضرور کریں گے۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو معاملات بے حد بگڑ جائیں گے۔“ جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”فکر مت کرو۔ یہ سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں اور وہ غلطے اور بد معاش ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔“ عمران نے کہا۔

”تو پھر تم نے ان کا ساتھ کیوں نہیں دیا۔“ جولیا نے کہا۔
”میں نے رسالڈن سے معلومات حاصل کرتی ہیں۔ جب تک یہ رسالڈن تک پہنچیں گے رسالڈن اس دوران شاید کانسنگ سے واپس آگ چکا ہو گا۔“ عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

”اوہ۔ اوہ۔ چہاری بات واقعی درست ہے۔“ رسالڈن غائب بھی ہو سکتا ہے۔“ جولیا نے کہا۔

”جہاز سے ساتھ ہوتے ہوئے وہ کیسے غائب ہو سکتا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔“ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

”رسالڈن ایک گینگسٹر ہے جولیا اور یہ لوگ خوبصورت لڑکیوں کے غلام ہوتے ہیں۔ باقی تم سمجھ جاؤ۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ رسالڈن کو چونک معلوم ہو چکا ہے اس لئے وہ اب ہر طرح سے محتاط ہو گا۔“ جولیا نے کہا اور اسی لمحے عمران نے کار کا

ارامو اور اسے ایک سائیڈ پر ایک ہوٹل کے کپاؤنڈ میں موڑ دیا۔

”یہ۔ یہ تو رسالڈن کلب نہیں ہے بلکہ یہ تو شیشے ہوٹل ہے۔“ جولیا نے چونک کر عمارت پر موجود نیون سائن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”تجرباں سے رسالڈن کے بارے میں ضروری معلومات مل جائیں

گئی۔ عمران نے کہا اور پھر کار پارکنگ میں چھوڑ کر وہ نیچے اترتا ہوا
جولیا بھی نیچے اتر آئی۔

”آؤ میرے ساتھ“ عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم
اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہوٹل کا ہال خاصا وسیع
تھا اور اس وقت وہاں رش بھی خاصا تھا لیکن ہال میں موجود افراد کا
تعلق کاروباری دنیا سے واضح طور پر دکھائی دے رہا تھا۔

”مسٹر بلوفن کہاں ملیں گے“ عمران نے کاؤنٹر پر پہنچ کر
وہاں موجود ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”سائینڈ پر راہداری کے آخر میں ان کا آفس ہے۔ آپ کا نام۔“
لڑکی نے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام پرنس ہے“ عمران نے کہا تو لڑکی نے رسیہ الٹ
کر یکے بعد دیگرے دو نمبر پرنس کر دیئے۔

”کاؤنٹر سے میگی بول رہا ہوں باس۔ ایک خاتون اور ایک
صاحب آئے ہیں۔ صاحب کا نام پرنس ہے اور وہ آپ سے ملنا چاہتے
ہیں۔“ لڑکی نے کہا۔

”میں باس۔“ دوسری طرف سے بات سن کر اس لڑکی نے
رسیور رکھ دیا۔

”آپ باس سے مل لیں۔“ لڑکی نے کہا تو عمران سر ملاتا ہوا
مڑا اور راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔

”یہ کون ہے اور تم اسے کیسے جانتے ہو۔“ جولیا نے حیرت

برے لہجے میں کہا۔
”سراگ سے جہاں کے بارے میں اطلاع ملی تھی۔ یہ جہاں کا
عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا
ناسا باختر آدمی ہے۔“
دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک دروازہ کھول کر ایک خاصے شاندار انداز
میں بچے ہوئے آفس میں داخل ہو رہے تھے۔ میز کے پیچھے ایک بھاری
جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ان دونوں کو دیکھ کر کرسی سے اٹھ کر
کھڑا ہو گیا۔

”خوش آمدید جناب۔ میرا نام بلوفن ہے اور میں جہاں کا منیجر
ہوں۔“ بلوفن نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام پرنس ہے اور مجھے آپ کے بارے میں سراگ کے ریڈ
لبرٹی کلب کے فالکر نے فب دی تھی۔“ عمران نے مصافحہ کرتے
ہوئے کہا جبکہ جولیا ویسے ہی سائینڈ پر موجود صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

”اوہ۔ اوہ اچھا۔ فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔“ بلوفن
نے چونک کر کہا۔ فالکر کا نام سن کر اس کا لہجہ یکھت بے حد نرم ہو
گیا تھا۔

”فالکر نے مجھے بتایا تھا کہ آپ جہاں کے خاصے باختر آدمی ہیں۔
مجھے چند معلومات چاہئیں جن کا باقاعدہ آپ کو معاوضہ دیا جائے گا
اور آپ کا نام کسی طرح بھی سامنے نہیں آئے گا۔“ عمران نے
کہا۔

”ٹھیک ہے۔ کیسی معلومات۔“ بلوفن نے اثبات میں سر

ہلاتے ہوئے کہا۔

”ہم رسالوں کتب میں رسالوں سے اس انداز میں ملنا چاہتے ہیں کہ رسالوں کو آخری لمحے تک ہمارے بارے میں معلوم نہ ہو سکے۔ میرا مطلب ہے کہ خفیہ راستے کے بارے میں آپ ہمیں بتا دیں۔“ عمران نے کہا تو بلوفن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے پھرے کا رنگ یکسر بدل گیا تھا۔

”آپ کون ہیں اور کیوں رسالوں سے ملنا چاہتے ہیں۔“ بلوفن کے لہجے میں سختی تھی۔

”ہم نے اس سے ایک بڑا سودا کرتا ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے دشمنوں تک یہ اطلاع پہنچ جائے کہ ہم رسالوں کو ملے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”آئی ایم سوری جناب۔ رسالوں کے خلاف مخبری کرنے کا مطلب ہے کہ میں اپنے خاندان سمیت قبر میں اتار دیا جاؤں۔ آپ جا سکتے ہیں۔“ بلوفن نے کہا۔

”مطلب ہے کہ آپ کو معلوم تو ہے لیکن آپ بتانا نہیں چاہتے۔ آپ منہ مانگا معاوضہ وصول کر سکتے ہیں اور میں نے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ آپ کا نام سامنے نہیں آئے گا۔“ عمران نے کہا۔

”مجھ سے کیا چیز چھپی ہوئی ہے لیکن میں بتا نہیں سکتا۔ آئی ایم سوری۔“ بلوفن نے جواب دیا۔

”اچھا۔ بتا دیں کہ جہاں کاننگ میں حکومت نے ایک میزائل لیبارٹری قائم کی ہے۔ وہ کہاں ہے۔“ عمران نے کہا۔

”میزائل لیبارٹری اور جہاں۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ ایسی تو کوئی لیبارٹری جہاں نہ تھی اور نہ موجود ہے۔“ بلوفن نے کہا اور اس کے انداز سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔ اسے واقعی اس بارے میں علم نہیں ہے۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ کے پاس ہمارا آنا بے کار ثابت ہوا ہے۔“ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی نہ صرف جویا اٹھ کھڑی ہوئی بلکہ بلوفن بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”رسالوں کے خلاف میں مخبری کر ہی نہیں سکتا۔ یہ میری مجبوری ہے۔“ بلوفن نے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے لمحے بلوفن ڈھٹا ہوا اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر مخصوص انداز میں گھما دیا اور بلوفن کا چپ کر اٹھتا ہوا جسم لچکتا دھماکے سے نیچے گرا اور اس کے منہ سے فرغیت کی آوازیں نکلنے لگیں جبکہ جویا بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا تھا۔

”بولو۔ کہاں ہے وہ خفیہ راستہ۔ بولو۔“ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے کہا۔

جو پائے کہا۔

عمران نے کہا۔

ہاں تو پھر صدیقی وغیرہ کو روک لینا تھا۔ وہ خواہ مخواہ وہاں لڑتے

جولیانے کہا۔

انہیں کام کرنے کا شوق ہے اس طرح یہ شوق پورا ہو جائے

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

۶۔ خواہ مخواہ لڑنے بھڑانے کا فائدہ۔ تم کار رسالہ ان کتب

۱۰ ماہ۔ صدیقی وغیرہ اگر وہاں ہوں تو انہیں روکا جاسکتا ہے۔ جو لیا

452

تم بے فکر ہو۔ ان کا وہاں ایکشن کرنا بے حد ضروری ہے تاکہ

میلان خود وہ ہو کر اپنے کلب کے منبر کے آفس میں پہنچ جائے اور

ہاں اس سے آسانی سے پوچھ گچھ ہو سکے گی۔ — عمران نے کہا تو

وہ اپنے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب عمران کا چلان اچھی

دیر پا کھ گئی تھی۔

”ہٹ۔ ہٹاؤ یہ عذاب۔۔۔ یہ میری روح کو کھیل رہا ہے۔“

ہشاد۔ بلوفین نے رک رک کر کہا۔

”یوں دور نہ“۔ عمران نے پیر کے دباؤ کو مزید بڑھاتے ہوئے

کیا۔

۵۵ - ۵۵ رسالہ کلب کے شمال کی طرف ایک اور چھوٹا سا

کلب ہے جس کا نام کنٹری کلب ہے۔ اس کے میجر ٹاؤن کے آفس

سے ایک خفیہ راستہ سیدھا رسالڈن کے سپیشل آفس میں نکلتا ہے۔

رسالہ ذن اس راستے سے اکثر آتا جاتا رہتا ہے۔ بلوفن نے رک

رک کر اور ایک ایک لفظ علیحدہ علیحدہ بول کر فقرہ مکمل کیا تھا۔

”ٹائمر کون ہے؟“ — عمران نے پوچھا۔

۰۳-۰۳ رسالہ کا ماتحت ہے۔ یہ کلب بھی رسالہ کی ملکیت

بلو قمر نے جواب دیا تو عمران نے اس سے راستے کی پوری

مفصل معلوم کیا اور پھر یہ کو بوری قوت سے دبا کر آگے کی طرف

وہ ایک مہر فرما کر جسم نے دو تھکے کھائے اور پھر وحشیانہ چلا گیا۔

کے آنکھوں پر نو سو حکم تھیں۔ عمر اور نے یہ ہٹایا اور جو حکم

نہایت کی بات ہے کہ یہ سب کچھ ایک ہی بات ہے کہ

راہوں کے اس فی اس کو ایک طریقہ پر یہاں

۱۰. آؤ اب جہاں سے لکل پڑیں۔

نجات میں سر ہلا دیا۔ ٹھوڑی دیر بعد ان کی کار اس ہول کے قیام

بیٹ سے نکل کر تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

کیا اب تم اس کنٹری کلب کے راستے سے رسالڈن تک آگے

کہا۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ صدیقی نے چونک کر
جوت بھرے لہجے میں کہا۔
عمران صاحب نے فون کیا اور رسالڈن نے انہیں پہچان لیا اور
بات سنے آگئی کہ ٹائف اور رسالڈن میں تعلقات موجود ہیں۔
رسالڈن نے یقیناً کلب میں ہمارے خلاف انتظامات کر رکھے ہوں
میں اور اوپر ہو سکتا ہے کہ ٹائف اور اس کے ساتھی بھی ہمارے شکار
کے لئے پوری طرح تیار ہوں اور ہم جیسے ہی رسالڈن کے آدمیوں
سے انہیں ملے وہ ہم پر فائر کھول دیں گے اس لئے ہمیں جو کچھ کرنا ہے
جگہ کچھ کر کرنا ہو گا۔ خاور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے
کہا۔

پھر تو عمران صاحب کی بات درست تھی کہ ہمیں خفیہ راست
ٹائٹ کر کے اس کے سر پر پہنچ جانا چاہئے۔ نعمانی نے کہا۔
تم پریشان کیوں ہو گئے ہو۔ کیا ہم ان غنڈوں اور بد معاشوں
سے نہیں نمٹ سکتے۔ اگر ہم پلاسٹک کرتے رہ گئے تو ہمارے خلاف
ٹائٹ اور اس کے ساتھی محاذ کھول لینے میں کامیاب ہو جائیں
گے۔ صدیقی نے کہا۔

ہم تاراک کے ڈیڑھ سینٹرکسٹ کے آدمی بن کر وہاں جاتیں اور
تارالڈن سے ملاقات کریں اور کوشش کریں گے کہ ہمارا کسی
سے ٹکراؤ نہ ہو سکے۔ چوہان نے کہا۔

صدیقی نے کار رسالڈن کلب کی دو منزلہ عمارت کے سامنے سے
کچھ فاصلے پر ایک طرف کر کے روک دی۔ وہ مارکیٹ سے اسکی فریڈ
کر سیدھے یہاں پہنچے تھے۔

اب تمہارا پروگرام کیا ہے صدیقی۔ چوہان نے کہا۔
رسالڈن تک پہنچنا اور اس سے لیبارٹری کے بارے میں
معلومات حاصل کرنا۔ صدیقی نے جواب دیا۔
لیکن اگر وہ کلب میں موجود نہ ہوا تب۔ عقیسی سیٹ
بیٹھے ہوئے خاور نے کہا۔

پھر یہ معلوم کرنا پڑے گا کہ وہ کہاں ہے۔ صدیقی نے
جواب دیا۔

تم خواہ کٹواہ جذباتی ہو رہے ہو صدیقی۔ ہم اگر اس طرح جذباتی
اقدامات کرتے رہے تو پھر معاملات بگڑ بھی سکتے ہیں۔ خاور نے

ٹھیک ہے۔ آؤ۔ کوشش تو یہی ہوگی کہ ٹکراؤ نہ ہو سکے۔
صدیقی نے کہا اور پھر وہ سب کار سے نیچے اتر آئے۔ ان سب کی
جیبوں میں مشین پستل موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ رسالوں کلب
کے ہال میں داخل ہوئے۔ کلب عام سے غنڈوں اور بد معاشرے
بھرا ہوا تھا۔ وہاں مشیات وغیرہ کا عام استعمال ہو رہا تھا۔ البتہ ہال
میں مشین گنوں سے مسلح آٹھ افراد موجود تھے اور وہ بے صدقہ کٹاکر
آ رہے تھے۔ جیسے ہی صدیقی اور اس کے ساتھی ہال میں داخل ہوئے
ان سب کی نظریں ان پر اس طرح جم گئیں جیسے لوہا مقناطیس سے
چٹ جاتا ہے لیکن صدیقی اور اس کے ساتھی اطمینان سے چلتے ہوئے
ایک طرف بے ہوئے وسیع و عریض کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔
پر دو پہلوان مٹا آدمی اور چار لڑکیاں موجود تھیں جبکہ کاؤنٹر کے قریب
ہی ایک مشین گن بردار بھی موجود تھا۔
”یہاں تو واقعی حالات ٹائٹ ہیں“ چوہان نے آہستہ سے
کہا۔

”ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری جہاں آمد کا باقاعدہ انتظام کیا جائے
ہو۔“ صدیقی نے کہا۔

”ایلو مسٹر۔ ہم ناراک سے آئے ہیں اور ہم نے جہاں سکنے
ملتا ہے۔“ صدیقی نے کاؤنٹر کے قریب جا کر ایک پہلوان کو اشاری
سے کہا۔

”کیمن۔ وہ کون ہے۔ یہاں تو اس نام کا کوئی آدمی موجود نہیں۔“

پہلوان مٹا آدمی نے چونک کر کہا۔ وہ اب غور سے ان
کو دیکھ رہا تھا۔
”ہیں تو یہی بتایا گیا تھا کہ وہ رسالوں کلب میں مل سکتا
صدیقی نے مت بٹاتے ہوئے کہا۔
”سوری۔ جہاں اس نام کا کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔“ پہلوان
نادی نے کہا۔

”یہاں کے سب کا کیا نام ہے۔“ صدیقی نے پوچھا۔
”سب کا نام نا تھیں ہے۔“ پہلوان مٹا آدمی نے جواب دیا۔
”تو ان سے ہمیں ملو اورو۔ شاید وہ جانتا ہو۔“ صدیقی نے کہا۔
”یہاں طرف راہداری کے آخر میں اس کا آفس ہے۔“ چلے جاؤ۔“
پہلوان مٹا آدمی نے کہا۔

”شکریہ۔“ صدیقی نے کہا اور اس راہداری کی طرف مڑ گیا۔
صدیقی کے باقی ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے اس
راہداری کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کے آخر میں واقعی ایک
دروازہ موجود تھا جو کھلا ہوا تھا۔ وہ اس دروازے سے اندر داخل
ہوئے تو ایک وسیع کمرے میں پہنچ گئے جہاں ایک طرف صوفے
لگائے ہوئے تھے جبکہ دوسری طرف ایک دروازے کے پاس کاؤنٹر تھا
جس کے پیچھے ایک خوبصورت لڑکی فون سلے رکھے بیٹھی ہوئی
تھی۔ کمرہ خالی تھا۔ انہیں اندر آتے دیکھ کر لڑکی بے اختیار چونک

میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔" منیجر نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کاروباری لہجے میں کہا۔
 "کب ویسے تو غنڈوں اور بد معاشوں کی آماجگاہ لگتا ہے لیکن آپ کی شخصیت ان سے بے حد مختلف ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا آپ کسی مجبوری کی وجہ سے یہاں کام کر رہے ہیں؟" صدیقی نے راز منیجر بے بسی کے انداز میں ہنس پڑا۔
 "یہاں مجھے بھاری معاوضہ ملتا ہے جناب۔" منیجر نے جواب دیا لیکن صدیقی اس کے جواب سے ہی کچھ گیا کہ وہ کس مجبوری کے تحت یہ کام کر رہا ہے۔
 "اوکے۔ اب آپ یہ بتا دیں کہ رسالٹون کہاں مل سکتا ہے؟" صدیقی نے کہا تو منیجر بے اختیار چونک پڑا۔
 "آپ چیف رسالٹون کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ اس کلب کے مالک کے بارے میں؟" منیجر ناتھن نے ہومٹ چہلاتے ہوئے کہا۔
 "ہاں۔ کیوں اس کے بارے میں پوچھنا جرم ہے جو آپ اس قدر اہم ہیں؟" صدیقی نے کہا۔
 "اے۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ دراصل ان سے ملنے بہت کم لوگ جانتے ہیں اور ویسے بھی وہ کسی سے نہیں ملتے لیکن آپ ناراک سے مل سکتے ہیں اس لئے میں پوچھتا ہوں لیکن اگر کلب کے سلسلے میں کوئی بات تو مجھے بتا دیں۔ آپ کا کام ہو جائے گا۔" منیجر نے کہا۔

منیجر ناتھن سے ملتا ہے۔ ہم ناراک سے آئے ہیں۔" صدیقی نے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "آپ کا نام؟" لڑکی نے پوچھا۔
 "میرا نام مارکس ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔" صدیقی نے جواب دیا تو لڑکی نے رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے دو مٹن پر مٹن کر دیئے۔
 "باس۔ چار صاحبان آئے ہیں۔ مارکس اور ان کے ساتھی۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ ناراک سے آئے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔" لڑکی نے کہا۔
 "میں باس۔" دوسری طرف سے بات سن کر لڑکی نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر سائیڈ میں موجود دروازہ کھول دیا۔
 "تشریف لے جاتیں جناب۔" لڑکی نے کہا۔
 "شکریہ۔" صدیقی نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ دروازے میں داخل ہوا تو دوسری طرف ایک درمیانے سائز کا کمرہ تھا جس میں ایک بڑی سی میز کے چاروں طرف ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن شکل و صورت سے وہ خالصتاً کاروباری آدمی لگ رہا تھا۔
 "آئیے جناب۔ میرا نام ناتھن ہے اور میں جہاں منیجر ہوں۔" ناتھن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
 "میرا نام مارکس ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔" صدیقی نے کہا تو ناتھن نے باری باری سب سے مصافحہ کیا۔

ایک کاروباری سلسلے میں۔ ہمارا تعلق ناراک کے ذیحہ صدیقی نے کہا۔

بہنہ بیٹ سے ہے۔ " صدیقی نے کہا۔
اور اچھا۔ ٹھیک ہے۔ آپ رسیور میجر ناتھن کو دیں۔ " دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو صدیقی نے مسکراتے ہوئے رسیور میجر ناتھن کی طرف بڑھا دیا۔
"یس سر۔" میجر ناتھن نے کہا۔

ٹھیک ہے سر۔ " دوسری طرف سے بات سن کر میجر ناتھن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میجر کے کنارے موجود بین پر بس کر دیا۔ دوسرے لگے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"ٹونی۔ ان صاحبان کو چیف کے آفس لے جاؤ۔" میجر ناتھن نے کہا۔

"آئیے جناب۔" نوجوان نے کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھی اپنے کمرے ہوئے۔ صدیقی نے میجر کا شکریہ ادا کیا اور پھر اس نوجوان کے پیچھے واپس ہال میں آئے اور پھر ایک لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ نوجوان نے لفٹ کا دروازہ کھولا اور انہیں اندر جانے کا کہا۔ آخر میں وہ بھی اندر آیا اور اس نے دروازے کے ساتھ لگے ہوئے بٹنوں پر بس کیا تو لفٹ تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔ صدیقی اور اس کے ساتھی کچھ گئے کہ رسالڈن کا آفس نیچے کسی تہہ خانے میں ہے۔ تو وہی در بعد لفٹ رک گئی۔ اس نوجوان نے دروازہ کھولا اور باہر آ

"کام تو کلب کے بارے میں ہے لیکن بات رسالڈن سے ہی ہو سکتی ہے۔" صدیقی نے کہا تو میجر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سلسلے پڑے ہوئے چار رنگوں کے فونوں میں سے سیاہ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے تین نمبر پر بس کر دیئے۔

"ناتھن بول رہا ہوں چیف۔ یہاں میرے پاس چار صاحبان تشریف لائے ہیں۔ ان کے لیڈر کا نام مارکس ہے اور اس کا کہنا ہے کہ وہ ناراک سے تشریف لائے ہیں اور آپ سے کلب کے سلسلے میں ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔" میجر ناتھن نے اہستہ سے مٹو دیا۔ لگے میں کہا۔

"یس سر۔ ان کی تعداد چار ہے اور ایکریسین ہیں جناب۔" میجر ناتھن نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا۔
"یس سر۔" میجر نے کہا اور پھر رسیور اس نے صدیقی کی طرف بڑھا دیا۔

"چیف سے آپ خود بات کر لیں جناب۔" میجر ناتھن نے کہا۔

"ہیلو۔ مارکس بول رہا ہوں۔" صدیقی نے ایکریسین لگے میں کہا۔

"رسالڈن بول رہا ہوں۔ آپ نے مجھ سے کس سلسلے میں ہے۔" دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

گیا۔ صدیقی اور اس کے ساتھی بھی باہر آگئے۔ یہ ایک ہال تھا جہاں جوئے کی میزیں لگی ہوئی تھیں اور وہاں بڑے بھرپور انداز میں جوا کھیلا جا رہا تھا۔ ہال میں دس کے قریب مسلح افراد بھی موجود تھے۔ انہیں لے آنے والا نوجوان انہیں ایک راہداری میں لے آیا جس کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

”تشریف لے جائیے“۔ نوجوان نے کہا تو صدیقی سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی تھے لیکن یہ آفس خالی پڑا ہوا تھا۔ سب سے آخر میں وہ نوجوان اندر داخل ہوا۔

”آپ تشریف رکھیں میں چیف کو اطلاع دیتا ہوں“۔ نوجوان نے کہا اور میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

”ٹوٹی بول رہا ہوں چیف۔ منجرتاً تمہیں نے چار صاحبان کو آپ کے آفس میں پہنچانے کا کہا تھا۔ یہ صاحبان یہاں موجود ہیں“۔ ٹوٹی نے کہا۔

”لیس سر“۔ دوسری طرف سے بات سن کر نوجوان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”چیف ابھی آرہے ہیں۔ آپ کیا پتلا پسند کریں گے“۔ نوجوان نے کہا۔

”کچھ نہیں“۔ صدیقی نے جواب دیا تو نوجوان واپس مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔

لوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔

”میرا نام رینا ہے“۔ اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے صدیقی کو اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور خود میز کے پیچھے کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گئی۔

”مگر صدیقی نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مگر کیا۔ میں واقعی رینا ہوں۔ اس کلب کا مالک“۔ لڑکی نے

کہا۔

”لیکن ہمارا تو خیال تھا کہ رسالڈن مالک ہے“۔ صدیقی نے

کہا۔

”اوہ۔ تو آپ مسٹر رسالڈن سے ملنا چاہتے ہیں۔ ٹھیک ہے میں

انہیں بھجواتی ہوں“۔ لڑکی نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے مڑی اور اسی دروازے میں غائب ہو گئی جس سے وہ باہر آئی تھی۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے مسٹر مارکس“۔ نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ صدیقی کوئی جواب دیتا

دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس کے جسم پر جینز اور جیکٹ تھی اندر داخل ہوا۔ وہ واقعی اپنے انداز سے

ہنسا ہوا غنڈہ اور بد معاش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں شیطانی چمک تھی۔ وہ اطمینان سے آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

”میرا نام رسالڈن ہے“۔ آنے والے نے مسکراتے ہوئے

چروں پر ماسک میک اپ ہے۔ وہ میک اپ پہنچانے میں ماہر ہے۔
اس نے ہی صبح کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر کے کرسیوں کو
چارے لے میگنٹ بنا دیا ہے۔ رسالڈن نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پشیل بھی نکال لیا۔
اب تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھی کہاں ہیں تاکہ ان کی آمد تک
جس زندہ رکھا جاسکے ورنہ دوسری صورت میں تمہیں ہلاک کر کے
جہاز لاشیں نافذ کو بھجوا دی جائیں گی اور جب تمہارے ساتھی
ہاں آئیں گے تو انہیں بھی اسی طرح کور کر لیا جائے گا۔ رسالڈن
نے کہا۔

کیا تمہارا تعلق بھی سلاکیہ سیکرٹ سروس سے ہے۔ صدیقی
نے کہا۔

نہیں۔ میں یہ سب کچھ صرف اس لئے کر رہا ہوں کہ لیبارٹری
سے یہودیوں کے مطاوات وابستہ ہیں اور میں بھی یہودی ہوں اور
حکومت اسرائیل کا انجیلٹ بھی ہوں۔ رسالڈن نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

اب ظاہر ہے تم نے تو ہمیں ہلاک کر ہی دیتا ہے۔ کیا تم ہمیں
ماتو گے نہیں کہ لیبارٹری کا مکمل وقوع کیا ہے۔ صدیقی نے کہا
اور رسالڈن بے اختیار چونک پڑا۔

تم۔ تم اس حالت میں بھی پوچھ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا تم
نے میگنٹ سے آزادی حاصل کر لی ہے۔ لیکن کیسے۔ رسالڈن

کہا۔

میرا نام مارکس ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں اور ہمارا تعلق
ناراک کے ڈیٹھ سینڈیکٹ سے ہے۔ صدیقی نے کہا۔

لیکن میرا خیال ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے
اور تم اس لئے یہاں آئے ہو کہ مجھ سے میرا نکل لیبارٹری کا مکمل
وقوع معلوم کر سکو۔ رسالڈن نے انکشاف کرنے والے انداز
میں کہا۔

یہ بات تمہیں کس نے بتائی ہے۔ صدیقی نے مت بتاتے
ہوئے کہا۔

سلاکیہ سیکرٹ سروس کے انجیلٹ نافذ نے۔ تمہارے ساتھ

ایک عورت اور ایک مرد نہیں ہے اس لئے تم یہاں مجھ تک پہنچ بھی
گئے ہو ورنہ وہیں ہال میں ہی تمہیں گولیوں سے اڑا دیا جاتا۔ البتہ
اب تم خود بتاؤ گے کہ تمہارے ساتھی کہاں ہیں۔ رسالڈن نے
کہا تو صدیقی نے بے اختیار اٹھنا چاہا لیکن دوسرے لکے وہ یہ محسوس
کر کے چونک پڑا کہ اس کا جسم کرسی کے ساتھ چپک گیا تھا۔ اس کے
دونوں ہاتھ کرسی کے بازوؤں سے چپکے ہوئے تھے۔

یہ کیا ہو گیا ہے۔ صدیقی نے چونک کر کہا تو رسالڈن بے
اختیار ہنس پڑا۔

اب تم میری مرضی کے بغیر مکت نہ کر سکو گے۔ ابھی رجا آئی
تھی۔ وہ تمہیں چپک کرنے آئی تھی اور اس نے مجھے بتایا کہ تمہارے

نے چونک کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم تو ویسے ہی چٹکے ہوئے ہیں۔ میں تو یہ سب کچھ صرف اپنی ذہنی تسکین کے لئے پوچھ رہا ہوں تاکہ مرنے سے پہلے ہمیں تسلی رہے کہ ہم اپنے مشن میں کامیاب رہے ہیں۔" صدیقی نے کہا تو رسالڈن بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ البتہ مشین پشیل اس کے ہاتھ میں تھا۔

"تم مشرق کے لوگ واقعی عجیب ہو۔ لیکن ایک شرط پر بتا دو کہ تم بھی جواب میں اپنے دونوں ساتھیوں کے بارے میں بتا دو گے۔" رسالڈن نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ بتاؤ۔" صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے تم بتاؤ اور یہ سن لو کہ جب وہ دونوں بھی پکڑے جائیں گے تب میں تمہیں لیبارٹری کے بارے میں بتاؤں گا کیونکہ میں نے حلف دیا ہوا ہے اور حلف کی وجہ سے میں نے نائف کو بھی حدود اربعہ نہیں بتایا۔ تمہیں اس لئے بتا دوں گا کہ تم نے بہر حال ہلاک ہو جانا ہے۔" رسالڈن نے کہا۔

"وہ ابھی تمہارے کلب میں آئیں گے۔ وہ ہم سے علیحدہ یہاں پہنچیں گے۔" صدیقی نے کہا۔

"اوکے۔ پھر تم یہیں رہو۔ جب وہ یہاں آئیں گے تو پھر بات ہو گی۔" رسالڈن نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے مڑا اور دروازے کے اندر چلا گیا۔

یہ کیا ہو گیا۔ یہ تو ہم واقعی پھنس گئے ہیں۔" نعمانی نے

کہا۔ "ہاں۔" کرسیاں لوہے کی ہیں لیکن ان پر پینٹ ایسا کیا گیا ہے کہ کڑی کی کرسیاں لگتی ہیں۔" صدیقی نے کہا۔

"لیکن ہمارے جسموں پر تو لباس ہے۔ پھر ہمارے جسم کیسے کرسیوں سے چپک سکتے ہیں۔" چوہان نے کہا۔

"معلوم نہیں۔ بہر حال اب ہمیں اس حالت سے نجات حاصل کرنی ہے۔" صدیقی نے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں کوشش کروں۔" خاور نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا کوئی ترکیب تمہارے ذہن میں ہے۔" صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ بڑی آسان سی ترکیب ہے۔ اگر کامیاب ہو گئی تو۔" خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ یکھٹ اچھل کر کھڑا ہو گیا تو اس کے سارے ساتھی اسے اس طرح حیرت سے دیکھنے لگے جیسے وہ کوئی شعبہ باز ہو اور وہ سب سکول کے طالب علم۔

"ارے کیا ہوا۔ کیسے ہوا یہ۔" سب نے بیک آواز ہو کر کہا

"میں خاور انہیں کوئی جواب دینے کی بجائے بجلی کی سی تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس دروازے میں رسالڈن غائب ہوا تھا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً دس منٹ بعد ہوئی تو رسالڈن اس کے اذہوں پر لدا ہوا تھا۔ وہ بے ہوش تھا۔ خاور نے اسے کرسیوں کے

سلسلے قالمین پر ڈال دیا اور خود تیزی سے مڑا اور جا کر اس نے میرے کنارے پر موجود بہت سے بیٹن کیے بعد دیگرے سب پر بس کر دیئے اور دوسرے لمحے صدیقی اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

تم کیسے رہا ہو گئے تھے۔ پہلے یہ بتاؤ۔ صدیقی نے کہا۔

میں چپکا ہی نہ تھا۔ شاید وہ لڑکی میری کرسی کا بیٹن پر بس کرنا بھول گئی تھی۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

اسے کہاں سے اٹھالائے ہو۔ صدیقی نے کہا۔

یہ اندر کمرے میں اس لڑکی کے ساتھ خوش قطعیتوں میں مصروف تھا۔ اس لڑکی نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو میں نے اس کی گردن توڑ دی اور اس کو بے ہوش کر کے یہاں لے آیا ہوں۔ مجھے دراصل خطرہ تھا کہ کہیں یہ اچانک یہاں نہ آجائے۔ خاور نے کہا۔

اب اس سے پوچھ گچھ کرنا پڑے گی۔ صدیقی نے کہا۔

اگر تم چاہو تو اسے یہاں سے نکالا جاسکتا ہے جس کمرے میں یہ لوگ موجود تھے وہاں سے ایک راستہ کلب کی عقبی طرف نکلتا ہے۔ خاور نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ اٹھاؤ اسے۔ لیکن ہماری کار تو سلسلے کے رستہ

ہے۔ صدیقی نے کہا۔

تم اسے لے آؤ۔ میں کار عقبی طرف لے آتا ہوں۔ خاور نے کہا تو صدیقی نے جیب سے چابی نکال کر اس کو دے دی اور پھر صدیقی نے جھک کر بے ہوش پڑے ہوئے رسالڈن کو اٹھایا اور اسے اپنے پر لادا اور پھر وہ سب اندر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

دے کر دے گا۔ اس کے لئے اس نے رسالڈن کے اسسٹنٹ
راک کو کہہ دیا تھا جس نے رسالڈن کے آفس میں باقاعدہ سپیشل
کا فون ایس ایس ون نصب کر دیا تھا اور فون کی بھی چیکنگ
کرا دی تھی لیکن کسی طرف سے ابھی تک کوئی رپورٹ نہ آئی
تھی اور اب نانف بیٹھا یہ سوچ رہا تھا کہ اب تک کوئی نہ کوئی
سلاخ آجانی چاہئے تھی کہ عین اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس
نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

ایس۔ نانف بول رہا ہوں۔ نانف نے تیر لہجے میں کہا۔
براکٹ بول رہا ہوں رسالڈن کلب سے۔ دوسری طرف
براکٹ کی تشویش سے پر آواز سنائی دی۔
ہاں۔ کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ نانف نے
کے لہجے کی وجہ سے چونک کر کہا۔

جیہ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار افراد رسالڈن کلب میں
آئے ہیں چونکہ ہمیں یہی بتایا گیا تھا کہ وہ گروپ ایک عورت اور
چار مردوں پر مشتمل ہے اس لئے یہاں کسی نے انہیں کچھ نہیں کہا
انہوں نے پہلے منیجر ناتھن سے ملاقات کے لئے کہا۔ چنانچہ کاؤنٹر
پر آئے انہیں منیجر ناتھن کے پاس بھیج دیا۔ وہاں انہوں نے
ناتھن سے ملاقات کی بات کی تو ناتھن نے چیف رسالڈن سے
بات کی جس نے انہیں سپیشل آفس بھجوانے کا کہہ دیا اور یہ لوگ
سپیشل آفس پہنچ گئے۔ وہاں چیف رسالڈن کی گرل فرینڈ رینا موجود

نانف اپنی تہی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس
کے آدمی نہ صرف کاننگ میں بلکہ رسالڈن کلب میں بھی موجود تھے۔
اسے سو فیصد یقین تھا کہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس لامحالہ رسالڈن
سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کی کوشش کرے گی۔ اب
دو صورتیں ہو سکتی تھیں۔ ایک تو یہ کہ وہ رسالڈن کے آدمیوں کے
ہاتھوں مارے جائیں گے اور دوسری صورت یہ کہ وہ رسالڈن تک
پہنچ جائیں اور اس سے محل وقوع معلوم کر لیں اس لئے دونوں
صورتوں میں اس نے بعددست کر رکھا تھا۔ پہلی صورت میں تو
معاملہ ہی ختم ہو جاتا اور وہ ان لوگوں کی لاشیں لے جا کر چیف
تھامسن کے سامنے رکھ دے گا۔ دوسری صورت میں البتہ عمران کو
محل وقوع معلوم ہو جائے گا اور وہ خود اپنے ساتھیوں سمیت
لیبارٹری پہنچ جائے گا اور پھر جیسے ہی وہ لوگ وہاں پہنچیں گے وہ ان کا

تھی۔ رینا میک اپ کی ماہر ہے۔ اس نے چیک کر لیا کہ یہ چاروں افراد ماسک میک اپ میں ہیں۔ چنانچہ اس نے کرسیوں کا میکنٹ آن کر دیا۔ اس کے بعد چیف رسالڈن ان سے ملا۔ وہاں یہ بات سامنے آئی کہ ان کے باقی دو ساتھی بھی یہاں پہنچنے والے ہیں سہتا چو چیف انہیں اس طرح کرسیوں سے چپکا چھوڑ کر رینا کے پاس بلا گیا۔ چونکہ میں ایک ضروری کام کی وجہ سے اپنے آفس سے باہر تو اس لئے جب میں واپس آیا اور میں نے چیکنگ شروع کی تو میرے ٹوئس میں یہ ساری باتیں آگئیں۔ میں فوراً وہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ رینا کو اس کے کمرے میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی گردن توڑ دی گئی ہے اور وہ چاروں چیف رسالڈن سمیت غائب ہیں۔ عجبی فخریہ رستے کا دروازہ کھلا ہوا ملا ہے۔ براکٹ نے کہا تو نائف نے اختیار اچھل پڑا۔

کیا۔ کیا مطلب۔ کیا وہ رسالڈن کو کلب سے اغوا کر کے لے گئے ہیں۔ نائف نے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جی ہاں اور اب پورے کلب میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ میں نے پورے کانسٹگ میں چیف کی تلاش کا حکم دے دیا ہے۔ جیسے ہی لوگ ملے میں آپ کو اطلاع کر دوں گا۔ براکٹ نے کہا۔ کیا تم نے معلوم کیا ہے کہ وہ کس کار میں آئے تھے۔ نائف نے کہا۔

”اوہ نہیں جناب۔ اس طرف تو میرا دھیان ہی نہیں گیا۔“

رائٹ نے جواب دیا۔ فوراً معلوم کر کے مجھے فون پر بتاؤ۔ میں خود انہیں تلاش کروں گا۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے۔ نائف نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں ابھی دس منٹ بعد فون کرتا ہوں۔ براکٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نائف نے رسیور رکھ دیا۔

مجھے خود میدان میں اترنا پڑے گا۔ اب یہ معاملات ہاتھ سے نکلنے جا رہے ہیں۔ حیرت ہے۔ رسالڈن جیسے آدمی کو انہوں نے اس انداز میں وہاں سے اغوا کر لیا کہ کلب میں موجود سینکڑوں مسلح افراد کو ان کاں کان خیر ہی نہ ہوئی۔ نائف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو نائف نے ہاتھ دھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”میں۔ نائف بول رہا ہوں۔“ نائف نے کہا۔

”براکٹ بول رہا ہوں جناب۔ اس کار کا پتہ چل گیا ہے جس پر یہ چاروں افراد آئے تھے۔“ براکٹ نے کہا۔

”کیا تفصیل ہے اس کی۔“ نائف نے پوچھا تو براکٹ نے کار اور سرپریشن نمبر، ماڈل اور کمر وغیرہ کی تفصیل بتا دی۔

”اگے۔“ نائف نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر اپنی سے انکوائری کے نمبر پر ریس کر دیے۔

"انگوٹری پلیز" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
 "آٹو موبائل رجسٹریشن آفس کا نمبر دیں۔" نائف نے کہا تو
 دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو نائف نے کریڈل دیایا اور پھر ٹون
 آنے پر اس نے انگوٹری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پر ریس کر دیا۔
 "آٹو موبائل رجسٹریشن آفس" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
 مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں سراگ سے چیف پولیس کسٹر آفس سے بول رہا ہوں۔
 نائف نے کہا۔
 "یس سر" دوسری طرف سے اس بار مودیہانہ لہجے میں کہا
 گیا۔

"ایک کار کا نمبر بتا رہا ہوں۔ اس بارے میں بتائیں کہ یہ کار
 کس کے نام رجسٹرڈ ہے۔" نائف نے کہا اور ساتھ ہی اس نے
 براکٹ کا بتایا ہوا رجسٹریشن نمبر دوہرا دیا۔
 "ہولڈ کریں جتاپ" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔" چند لمحوں بعد دوبارہ
 آواز سنائی دی۔

"یس" نائف نے کہا۔
 "جتاپ۔ کمپیوٹر کے مطابق آخری بار یہ کار کاننگ پر
 سینڈیکٹ کے نام رجسٹرڈ کرائی گئی تھی۔" دوسری طرف سے کہا

تھا۔ "اوجے۔ شکر۔" نائف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
 نے کریڈل دیایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر انگوٹری کے
 نمبر پر ریس کر دیے۔
 "یس۔ انگوٹری پلیز" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
 سنائی دی۔

"کاننگ پر اپنی ڈیلر کا نمبر دیں۔" نائف نے کہا تو دوسری
 طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ نائف نے کریڈل دیایا اور پھر ٹون آنے پر
 اس نے انگوٹری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پر ریس کر دیا۔
 "کاننگ پر اپنی ڈیلر" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
 سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس چیف آفس سے بول رہا ہوں۔" نائف نے سخت
 لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔
 "ایک کار آپ کی فرم کے نام رجسٹرڈ ہے۔ مجھے یہ معلوم کرنا
 ہے کہ یہ کار اس وقت کہاں ہے اور کس کی تحویل میں ہے۔" نائف
 نے کہا۔

"ہولڈ کریں میں آپ کی بات مینیجر صاحب سے کرا دیتی ہوں
 جب۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔
 "ہیلو۔ مینیجر مرنی بول رہا ہوں جتاپ۔" چند لمحوں بعد ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔

میں پولیس چیف آفس سے بول رہا ہوں۔" ٹائف نے ایک بار پھر کہا۔

میں سر۔ حکم فرمائیں۔ دوسری طرف سے اس بار نو دیا۔ لہجے میں کہا گیا۔

ایک کار آپ کی فرم کے نام رجسٹرڈ ہے۔ میں جاسٹا چاہتا ہوں کہ یہ کار اس وقت کہاں ہے اور کس کی تحویل میں ہے۔" ٹائف نے کہا۔

کون سی کار جناب۔" میجر نے چونک کر پوچھا تو ٹائف نے کار کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

میں سر۔ ہولڈ کریں۔ میں معلوم کر کے بتاتا ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور فون پر خاموشی چھا گئی۔

ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔" چند لمحوں بعد میجر کی توال سنائی دی۔

میں۔" ٹائف نے کہا۔

جناب۔ یہ کار ہماری کوٹھی سیٹلائٹ ٹاؤن شہر المحارہ میں کرایہ داروں کو دی گئی ہے لیکن جناب پولیس آفس کیوں اس بارے میں معلوم کر رہا ہے۔ کیا کوئی گڑبڑ ہے جناب۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

پہلے آپ کرایہ داروں کے بارے میں تفصیل بتا دیں۔ پھر آپ

کی بات کا جواب بھی دے دیا جائے گا۔" ٹائف نے کہا۔

جناب۔" کشش سکورنی پر یہ کوٹھی مسٹر مائیکل نے حاصل کی ہے۔ یہاں دو کاریں بھی ہیں۔" میجر نے کہا۔

اور اچھا۔ دوسری کار کا کیا شہر ہے اور کیا تفصیلات ہیں۔

ٹائف نے پوچھا تو دوسری طرف سے تفصیلات بتا دی گئیں۔

اب میں آپ کے سوال کا جواب دے دیتا ہوں۔ اس کار کے بارے میں سر آگ پولیس ہیڈ کوارٹر سے معلومات طلب کی گئی ہیں۔

اب یہ وہاں سے معلوم ہو سکے گا کہ اصل مسد کیا ہے۔ لیکن آپ یہ

سب لیں کہ اگر آپ نے اپنے کرائے داروں کو اس بارے میں کوئی اطلاع دی تو پھر آپ جانتے ہیں کہ آپ کے خلاف کیا ایکشن لیا جاسکتا ہے۔

ٹائف نے کہا۔

میں سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ اگر آپ کہیں تو ہم ان کرایہ داروں کو کوٹھی خالی کرنے کا نوٹس دے دیں۔" میجر نے کہا۔

نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ آپ نے انہیں کسی قسم کی کوئی اطلاع نہیں دینی۔" ٹائف نے کہا۔

میں سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائف نے رسیور رکھا

اور پھر تیزی سے اس نے میجر ایک طرف پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائف کالنگ۔ اور۔" ٹائف نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں ہمفرے بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔"

"ہمفرے۔ تم سمجھ کے ساتھ سیٹلائٹ ٹاؤن کی کوئی بھی اٹھارہ پہنچ جاؤ اور باقی تمام ساتھیوں کو ایک کار کی تلاش پر لگا دو اور جہاں بھی یہ کار موجود ہو اس کی نگرانی کرو۔ اور۔۔۔ ٹائف نے کہا۔"

"یس باس۔ کیا تفصیل ہے اس کار کی۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائف نے وہ تفصیل بتا دی جو اسے پراپرٹی سینڈیکٹ کے منیجر نے بتائی تھی۔"

"اوکے باس۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔"

"میں خود سیٹلائٹ ٹاؤن پہنچ رہا ہوں۔ پہلے چوک پر رک جانا۔ اور اینڈ آل۔۔۔ ٹائف نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا بیردنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے۔"

عمران جو یاسمیت کنٹری کلب کے ہال میں موجود تھا۔ عمران نے معلوم کر لیا تھا کہ ہوٹل کا منیجر ٹائمر اپنے آفس میں موجود نہیں ہے۔ وہ کسی کام سے گیا ہوا تھا اس لئے آفس بند تھا۔ ویسے یہ آفس جس راہداری میں تھا وہاں سے ہال میں گزر کر ہی کوئی باہر جا سکتا تھا اس لئے عمران جو یاسمیت کے ساتھ ہال کی اس میز پر بیٹھ گیا تھا جہاں سے وہ اس راہداری سے باہر آنے والوں کو اچھی طرح چیک کر سکتا تھا۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اس راستے سے ہی آئے گا۔ جو یاسمیت نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔"

"سیکریٹ سروس کے ارکان نے جب وہاں ہنگامہ کرنا ہے تو اسے لانا جان بچانے کے لئے فرار ہونا پڑے گا اور فرار ہونے کا راستہ یہی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔ عمران نے اپیل جوس منگوا لئے تھے اور وہ

دونوں اب اسے سب کرنے میں مصروف تھے۔

"جہاں سے سالڈن کلب کتنی دور ہے۔" جولیانے کہا۔

"دور نہیں ہے۔ اس عمارت کے ساتھ ملتا ہے۔" عمران نے

کہا تو جولیانے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر انہیں وہاں پہنچنے تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا تو عمران کے چہرے پر تشویش کے تاثرات پھیلنے لگے۔

"اب تک کوئی ہنگامہ نہیں ہوا۔ کیا مطلب؟" عمران نے

کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ مین گیٹ سے ایک آدمی دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا اور سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران

تیزی سے اٹھ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا کیونکہ آتے والے کے انداز سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کوئی خاص خبر لے کر آیا ہے اور عمران

اس بارے میں تفصیل جانتا چاہتا تھا۔ البتہ کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر وہ تھکا اور اس نے اپنے بوٹ کے تسمے کھول کر انہیں دوبارہ باندھنا شروع کر دیا۔

"غضب ہو گیا۔ سنو رالف۔ غضب ہو گیا۔ چیف رسالڈن کو

اعوا کر لیا گیا ہے۔" اس آدمی نے کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے آدمی سے کہا تو وہ آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ کیسے کاؤنٹر پر کھڑے آدمی نے کہا۔

"چار افراد نے انہیں اعوا کیا ہے۔ وہ چیف کے سپیشل آفس میں پہنچے اور انہوں نے ریٹنا کو ہلاک کر دیا اور چیف سمیت غائب ہو گئے

تم باہر کو اطلاع کر دو۔" آتے والے آدمی نے کہا اور تیزی سے

واپس مڑ گیا تو عمران بھی سیدھا ہوا اور واپس اپنی میز پر آ گیا۔

"جولیانے صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے حیرت انگیز کام دکھایا

عمران نے قریب جا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

بیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ پر رکھا اور تیزی سے

پہلی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہوا ہے۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔" باہر آ کر جولیانے پوچھا تو

ان نے اسے اس آدمی کی دی ہوئی اطلاع کی تفصیل بتا دی۔

"لیکن وہ خفیہ راستہ تو جہاں سے باہر جاتا ہے۔ پھر وہ اسے کہاں

لے گئے ہوں گے۔" جولیانے کہا۔ وہ دونوں اب کار کی

دوبڑھے چلے جا رہے تھے۔

"اب یہ تو ان سے ملاقات پر ہی معلوم ہو سکے گا کہ انہوں نے کیا

کر دیا ہے کہ پورے کلب کی آنکھوں میں دھول جھونک کر وہ

رسالڈن کو لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔" عمران نے

سکراتے ہوئے کہا تو جولیانے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو کیا اب تم واپس کوٹھی پر جا رہے ہو۔" جولیانے کہا۔

"قاہر ہے۔ وہ اسے وہیں لے گئے ہوں گے۔" عمران نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔

"تھوڑی دیر بعد وہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں اس کوٹھی تک پہنچ گئے

جہاں ان کی رہائش تھی۔ عمران نے مخصوص انداز میں بارن دیا تو

کوٹھی کا پھانک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ اس نے کار پورج میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ پھانک کھولنے والا چوہاں تھا۔ "ارے سنا ہے تم لوگوں نے جادو سیکھ لیا ہے۔ رسالڈن کو اس کے کلب سے اس طرح اغوا کر لائے ہو کہ کسی کو کاتوں کان شہری نہیں ہو سکی۔" عمران نے کار سے اترتے ہی کہا تو پھانک بند کر کے واپس آتا ہوا چوہاں بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہم سب تو آپ کے شاگرد ہیں عمران صاحب۔" چوہاں نے کہا اور پھر وہ چولیا اور عمران سمیت کوٹھی کے تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں واقعی رسالڈن ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا موجود تھا اور صدیقی سمیت باقی ساتھی بھی وہاں موجود تھے۔ رسالڈن کی حالت بے حد خراب نظر آرہی تھی۔ اس کے پورے جسم پر زخم تھے اور ایک آنکھ بھی نکال دی گئی تھی۔ البتہ اب اس کی گردن ڈھکی ہوئی تھی اور وہ بے ہوش تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا اس نے کچھ بتایا ہے یا نہیں۔" عمران نے اس کی حالت دیکھ کر تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"خاصا سخت جان ثابت ہوا ہے یہ۔۔۔ یہ حال اس نے بنا دیا ہے کہ لیبارٹری کانسگ کے مشہور صنعتی علاقے بارلے میں ہے اور پھر وہ ٹیلی فون بنانے کی فیکٹری ہے لیکن نیچے میزائل لیبارٹری ہے۔ پس اس سے زیادہ یہ نہیں جانتا۔" صدیقی نے کہا۔

"تم اسے یہاں تک کیسے لے آئے۔" عمران نے کہا تو

تفصیل بتادی۔

صدیقی نے پوری تفصیل بتادی۔ "ہم خواہ مخواہ وہاں کنشیری کلب میں بیٹھے کھیاں مارتے رہے۔ یہ مال اب اسے ہوش میں لے آتا کہ اس سے مزید تفصیلی پوچھ گچھ کی جاسکے۔" عمران نے کہا۔

"یہ مزید کچھ نہیں جانتا عمران صاحب۔ ورنہ لازماً بتا چکا ہوتا۔" صدیقی نے کہا۔

"تم اسے ہوش میں تولے آؤ۔" عمران نے کہا تو صدیقی نے رخ بدھ کر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صدیقی پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"اس پر خاصا زیادہ تشدد کیا گیا ہے۔" چولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے بغیر یہ زبان ہی نہ کھول رہا تھا۔" صدیقی نے کہا۔ اسی لمحے رسالڈن نے کراہتے ہوئے ایک آنکھ کھول دی۔ اس کی ڈھکی ہوئی گردن سیدھی ہو گئی تھی اور اس کے منہ سے مسلسل کراہیں نکل رہی تھیں۔

"رسالڈن۔ لیبارٹری کا انچارج کون ہے۔" عمران نے کہا۔ "لیبارٹری۔ کون سی لیبارٹری۔" رسالڈن نے رک رک کر کہا۔

"میزائل لیبارٹری۔" عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے گولی مار دو۔ اب میرے ذمہ رہنے کا

کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کاش میں باقی دو آدمیوں کے انتظار میں نہ بیٹھتا تو تم رسالڈن کو اس طرح اغواء کر سکتے تھے۔ رسالڈن نے کہا۔

”سنو رسالڈن۔ ہمیں لیبارٹری سے کچھ نہیں لینا اور نہ ہی ہم اسے تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس فارمولے کی کاپی واپس لینے آئے ہیں جو پاکیشیا سے چرا کر جہاں لائی گئی ہے۔ اگر تم یہ کاپی واپس کر دو تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں ہم اس لیبارٹری کو بھی تباہ کر دیں گے۔“ عمران نے کہا تو رسالڈن بے اختیار چوتک پڑا۔

”کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ کیا تم لیبارٹری کو تباہ نہیں کرو گے۔“ رسالڈن نے کہا۔

”اگر سلاکیہ یا اسرائیل سٹار میٹائل حیار کر لے تو پاکیشیا کو اس سے کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن چونکہ پاکیشیا کے حکام اس فارمولے کی اس کاپی میں دلچسپی رکھتے ہیں جو وہاں سے چرائی گئی ہے اس لئے ہمیں صرف کاپی چاہئے جبکہ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اس کاپی کی اب تک سینکڑوں کاپیاں کی جا چکی ہوں گی لیکن تم حکومتوں کے معاملات سمجھتے ہو۔ ان کی سوئی ایک جگہ پر اٹک جاتی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم مجھے چھوڑ دو میں تمہیں کاپی لا دوں گا۔ میرا وعدہ رہا۔“ رسالڈن نے کہا۔

”جتنے ہمیں یقین دلاؤ کہ تم ایسا کر سکتے ہو۔“ عمران نے کہا۔
”تم یقین کرو۔ میں واقعی یہ کام کر سکتا ہوں۔ لیبارٹری انچارج ڈاکٹر بشن کو میں جیسے کہوں گا وہ ویسے ہی کرے گا۔ وہ میرا اس معاملے میں اسرائیلی حکومت کی طرف سے پابند ہے۔“ رسالڈن نے کہا۔

”لیکن میں نے تو سنا ہے کہ سائنس دان کافرستانی ہیں۔“ عمران نے کہا۔
”کافرستانی بھی ہیں لیکن انچارج ڈاکٹر بشن ہے۔“ رسالڈن نے جواب دیا۔

”لوکے۔ پھر تم جیلے اپنی بات کنفرم کراؤ کہ واقعی تمہارا تعلق کافرستان سے ہے۔ اس کا فون نمبر بتاؤ۔ میں فون پر تمہاری اس سے بات کرانا ہوں۔“ عمران نے کہا تو رسالڈن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن یہ سن لو کہ تم چاہے میرے ٹکڑے کیوں نہ ہو میں تمہیں لیبارٹری کا مکمل وقوع نہیں بتاؤں گا کیونکہ میں نے اس مسئلے میں خصوصی حلف لے رکھا ہے۔ البتہ فون پر میں ہلے سہلے بات کر لیتا ہوں تاکہ تمہیں یقین آ سکے۔ اس کے بعد تم مجھے آزاد کر دینا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ کاپی تم تک پہنچ جائے۔“ رسالڈن نے کہا۔

”میں مکمل وقوع پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے رسالڈن۔ جب

ہمارا کام ہو رہا ہے تو ہمیں پتہ لگنے سے کیا مطلب۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف رکھا ہوا فون ہینک الٹ کر اس میسرور رکھ دیا جو رسالڈن کے قریب تھی۔

اب خبر بتا دو۔ عمران نے کہا تو رسالڈن نے خبر بتا دیا اور عمران نے رسیور اٹھا کر رسالڈن کے بتائے ہوئے نمبر پر مکیس کے گھر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر رسیور صدیقی کی طرف بڑھا دیا۔ صدیقی نے رسیور عمران کے ہاتھ سے لے کر رسالڈن کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

یس۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ رسالڈن گلاب سے رسالڈن بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر بلٹن سے بات کرائیں۔ رسالڈن نے کہا۔

سپیشل کوڈ۔ دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا۔ رسالڈن نے جواب دیا۔

اوکے۔ ہولڈ کریں۔ دوسری طرف سے اطمینان سے لہجے میں کہا گیا۔

ہیلو۔ ڈاکٹر بلٹن بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ کیوں ڈسٹرب کیا ہے تم نے۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ قدرے نرم تھا۔

ڈاکٹر بلٹن۔ کیا ہوا ہے۔ آپ گزشتہ ہفتے معمول کے مطابق

رسالڈن نے کہا۔

اب ہیں آئے۔ عمران نے کہا۔ لیبارٹری میں مشینری نصب کی جا چکی ہے تقریباً فارغ تھا کیونکہ لیبارٹری میں مشینری بھی نصب ہو چکی ہے اب چونکہ فارمولا بھی کھینچ گیا ہے اور مشینری بھی نصب ہو چکی ہے اس لئے اب میں مصروف ہو گیا ہوں اس لئے اب شاید فون پر سے کھب آسکوں۔ ڈاکٹر بلٹن نے جواب دیا۔ اور اگر اسرائیل سے کوئی خاص حکم آگیا تو پھر کیسے بات ہو گی۔ رسالڈن نے کہا۔

یہ کیسی فون پر۔ رسالڈن نے کہا۔ وہی میں کو شش میں۔ ظاہر ہے اور کیسے رابطہ ہو سکتا ہے۔ ویسے میں کو شش میں لگا کہ وقت نکال کر کھب آسکوں۔ بہر حال فی الحال تو چند روز تک جیسا ممکن نہیں ہے اور آپ بھی مجھے ڈسٹرب نہیں کریں گے۔ ڈاکٹر بلٹن نے دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صدیقی نے رسیور کرینڈل پر رکھ دیا۔

اس بات بحیثیت سے پتہ چلتا ہے کہ تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے کہ تمہارے ہونے کی کاپی ڈاکٹر بلٹن سے لے سکتے ہو۔ عمران نے منہ ہاتھ دے کر کہا۔

تم مجھے چھوڑ دو۔ میں واقعی کاپی لے آؤں گا۔ رسالڈن نے

دوسری رسالڈن۔ تم ایک چھوٹے سے مہرے ہو اور ایسے بہر حال شطرنج کی چالوں میں پھٹے ہی رہتے ہیں۔ عمران نے اس سے پہلے کہ رسالڈن عمران کی بات سمجھ کر کوئی جواب

رستا صدیقی کے ہاتھ میں مشین پستل نظر آیا اور دوسرے نے
جرحاٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی تہہ خانہ رسالڈن کے حلق سے نکلنے
والی چیخ سے گونج اٹھا اور عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

- عمران صاحب۔ اب آپ اس فون نمبر سے لیبارٹری کا محل
وقوع معلوم کریں گے۔ صدیقی نے کہا۔

- یہ سیٹلائٹ فون نمبر ہے اس لئے فون ایکس چینج سے تو اس
بارے میں معلومات نہیں مل سکتیں۔ البتہ یہ معلوم کرنا چاہئے گا کہ
سلاکیہ پر کس ٹائپ کا مواصلاتی سیٹلائٹ کام کر رہا ہے۔ پھر ہی اس
بارے میں کوئی پیش رفت ہو سکتی ہے۔ عمران نے کہا اور اس
کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

- ظاہر ہے جب لیبارٹری کو اس قدر مخفی رکھا گیا ہے تو پھر اس
کے فون نمبر کو بھی مخفی رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے
ہوں گے اور پھر ابھی عمران اپنے ساتھیوں سمیت تہہ خانے سے نکل
کر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا ہی تھا کہ اچانک ایک ناموس سی بو اس
کی ناک سے نکل آئی اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے لاشعوری
طور پر سانس روک لیا لیکن سانس روکنے کے باوجود اس کا ذہن کسی
تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگا۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے
حد کوشش کی لیکن اس کا ذہن انتہائی تیزی سے تاریک ہوتا چلا گیا
اور پھر جس طرح تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک
ذہن میں وقفے وقفے سے روشنی کا نقطہ چمکنے لگا اور پھر یہ روشنی پھیلتی

جلی گئی۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ
اس نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو سمیٹنے کی کوشش کی لیکن
اس نے اپنے اس کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگے
لوٹے اس کا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت تھا۔ ویسے اس نے
کچھ لیا تھا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے جسم کو رسیوں
سے باندھا گیا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اسے احساس ہوا کہ اس
پر حرکت کر سکتا تھا۔ سائیڈ پر اس کے سارے ساتھی بھی کرسیوں
پر سیٹ سے بندھے ہوئے موجود تھے۔ ان سب کی گردنیں ڈھٹکی
جلی تھیں۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ سامنے ہی چند کرسیاں چڑی
تھیں اور اس بڑے کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ عمران ہوسٹ بیٹھنے
پر یہ سوچ رہا تھا کہ وہ کس کی قید میں پہنچ گئے ہیں اور پھر اچانک
اس کے ذہن میں ایک تصما کا ہوا اور وہ بکھ گیا کہ وہ یقیناً سلاکیہ
سکرت مرہس کے چیف ایجنٹ ٹائف کی قید میں ہیں کیونکہ ٹائف
اس کا سنگ میں موجود تھا اور اس کا اور رسالڈن کا آپس میں گہرا
رشتہ تھا اور یقیناً رسالڈن کے اغوا کا اسے علم ہو گیا ہو گا اور وہ کسی
بازار لگا کر اس رہائش گاہ تک پہنچ گیا لیکن عمران اب یہ سوچ
رہا کہ ٹائف نے انہیں صرف بے ہوش کیوں کیا ہے۔ انہیں
یہ کیوں رکھا ہے لیکن ظاہر ہے اس سوال کا جواب اسے ٹائف ہی
دے سکتا تھا اور ٹائف تو کیا اس کا کوئی آدمی بھی یہاں موجود نہیں
تھا عمران نے گردن گھمائی اور رسیوں کو چٹیک کرنا شروع کر دیا

اور پھر رسیوں کی مخصوص ترتیب سے ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ
رسیاں واقعی تربیت یافتہ افراد کی طرز پر باندھی گئی ہیں لیکن پھر
اس کا جسم مکمل طور پر بے حس تھا اس لئے ظاہر ہے وہ صرف ایسے
ہی سکتا تھا۔ اس کے ساتھی ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے
عمران سمجھ گیا تھا کہ اسے ہوش اس کی مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ
سے خود بخود آ گیا ہے لیکن اب وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اس حالت سے
نجات کیسے حاصل کی جائے لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی
تھی کہ اچانک اسے دروازے کی دوسری طرف تیز تھوڑی قدموں کی
آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران چونک کر دروازے کی طرف
دیکھنے لگا۔ اس کے ہوش بچھے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا
دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل
ہوا۔ اس نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے چاندنی
تھے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

”اوہ۔ اے خود بخود ہوش آ گیا۔ کیسے؟“ سب سے پہلے اسے
والے نے کہا تو عمران اس کی آواز سے ہی پہچان گیا کہ یہی ناک
ہے۔

”آخر سلا کیے سیکرٹ سروس کے چیف ایجنٹ کے استقبال کے
لئے کسی نے کسی کو تو ہوش میں آنا ہی چاہئے تھا۔“ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو وہ نوجوان چونک کر عمران کی طرف
لگا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی چلی گئی۔

”اوہ۔ تو تم ہو وہ علی عمران جسے پوری دنیا میں سب سے
خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔“ نائف نے کہا اور کرسی
پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے ساتھی سائیڈ پر قطار بنا کر کھڑے ہو گئے۔
”یہ جوانی دشمنوں نے اڑائی ہو گئی۔ میری ناک تو خطرے کی بو
بگھنے ہی نہیں سکتی ورنہ میں اتنی آسانی سے کیسے بے ہوش ہو
جاتا۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ تم ہی ہو عمران کیونکہ اس عمران کی نشانی یہی ہے کہ وہ
رقم کی پویش میں مذاق کرنے سے باز نہیں آتا۔ یہ حال اب تم
ہوش میں بھی آگئے ہو اور ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ تم ہی علی
ارن ہو تو اب تمہارے ساتھیوں کو ہوش میں لے آنے کی
مہارت نہیں ہے۔ انہیں گولی مار دینی چاہئے۔“ رائٹر نے
نائف سے کہتے کرتے اچانک گروں موڑ کر رائٹر سے مخاطب ہوتے
والے کہا۔

”میں ہاں۔“ ایک مشین گن بردار نے چونک کر کہا۔
اس عمران کے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دو۔“ نائف نے

ایک منٹ رک جاؤ۔ یہ بے ہوش ہیں کہیں بھاگ تو نہیں
سکتے۔ یہ بتاؤ کہ تم مجھے کیوں ہوش میں لانا چاہتے تھے۔“ عمران
نے کہا۔

اس لئے کہ میں تم سے پوچھ سکوں کہ رسالڈن سے تم نے

ارے۔ ارے۔ ایک منٹ۔ تم تو بڑے جلد باز قسم کے
ہو۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میرے ساتھی تمہیں ایک لفظ بھی
نہیں بتائیں گے۔ البتہ میں چاہوں تو انہیں حکم بھی دے سکتا ہوں
کہ وہ سب کچھ بتا دیں ورنہ چاہے تم ان کے جسموں کے ٹکڑے کر دو
بھی۔ کچھ نہیں بتائیں گے۔ عمران نے کہا۔

اب بھی۔ کچھ نہیں بتائیں گے۔ عمران نے کہا۔
تو تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھیوں کو ہوش دلایا جائے۔ کیا
وہاں خیال ہے کہ تمہارے ساتھی تمہاری یا اپنی کوئی مدد کر سکیں
گے۔ نائف نے مت بناتے ہوئے کہا۔

میرا جسم مکمل طور پر بے حس ہے۔ اسی طرح میرے ساتھیوں
کی بھی پوزیشن ہوگی اس لئے ہوش میں آکر انہوں نے کوئی تیر نہیں
دینا۔ عمران نے کہا تو نائف بے اختیار ہنس پڑا۔

مجھے معلوم تھا کہ تم لوگ خالی رسیوں کو کھول سکتے ہو اس لئے
میں نے تمہیں بے حس کر دینے والے انجکشن لگوا دیئے۔ راسٹر انہیں
ہوش میں لے آؤ۔ نائف نے راسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

نہیں پاس۔ راسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
طین گن کو کاغذ سے لٹکایا اور جیب سے ایک شیشی نکال کر وہ
عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

کیا تم مجھے اجازت دو گے نائف کہ میں مرنے سے پہلے مخصوص
عبادت کر سکوں۔ عمران نے کہا تو نائف بے اختیار چونک پڑا۔
کیسی عبادت۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ نائف نے چونک کر

لیبارٹری کے بارے میں کیا معلومات حاصل کی ہیں کیونکہ جب میں
وہاں پہنچا تو تم رسالڈن کو ہلاک کر چکے تھے۔ نائف نے کہا۔
اوہ۔ پھر تو اچھا ہوا کہ میں نے تمہیں عین آخری لمحات میں
روک لیا ورنہ تم ہمیشہ کے لئے ان معلومات سے محروم رہ جاتے۔
عمران نے کہا۔

کیا مطلب۔ نائف نے چونک کر کہا۔

اصل بات یہ ہے کہ رسالڈن کو میرے ساتھیوں نے اس کے
کلب سے اغوا کیا ہے اور وہ اسے وہاں سے لے گئے تھے جیک میں
میری ساتھی علیحدہ تھے۔ پھر جب ہمیں اطلاع ملی کہ تمہارے ساتھیوں
نے رسالڈن کو اغوا کر لیا ہے تو ہم واپس رہائش گاہ پر پہنچے۔ اس
وقت تک یہ رسالڈن سے پوچھ گچھ کر کے اسے ہلاک بھی کر چکے تھے
پھر اچانک بے ہوش کر دینے والی گیس میری ناک سے نکلانی
میں بے ہوش ہو گیا اس لئے رسالڈن سے جو کچھ معلوم ہوا ہے
مجھے نہیں بلکہ میرے ساتھی ہی بتا سکتے ہیں۔ عمران نے کہا۔

ہاں۔ مجھے بھی یہی اطلاع ملی تھی کہ چار آدمیوں نے رسالڈن کو
اغوا کیا ہے لیکن پھر تمہاری ضرورت نہیں رہی اس لئے تمہیں
مار دی جائے۔ راسٹر۔ نائف نے ایک بار پھر بات کرتے کرتے
راسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

نہیں پاس۔ راسٹر نے کہا۔

اس عمران کو گولی سے لڑاؤ۔ نائف نے کہا۔

کہا۔

بے حس جسم کے ساتھ میں کیا کر سکتا ہوں۔ صرف اتنا کہ اس کا کہ آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں مقدس الفاظ پڑھوں گا اور بس۔ عمران نے کہا تو نائف بے اختیار ہنس پڑا۔

لیکن اس میں اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہیں۔ نائف نے کہا۔

اس لئے کہ جب تک میں عبادت مکمل نہ کر لوں تم مجھے گولی نہ مارو۔ عمران نے کہا تو نائف ایک مار پھر ہنس پڑا۔

ٹھیک ہے۔ وعدہ رہا۔ نائف نے کہا تو عمران نے آنکھیں بند کیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ذہن کی پوری طاقت اور اعصابی نظام پر ڈالنے کی کوشش شروع کر دی۔ اسے معلوم تھا کہ اس طرح اس کے جسم میں کچھ نہ کچھ حرکت پیدا ہو جائے گی اور وہ اپنے ناخستوں میں موجود بلیڈوں کو باہر نکال کر ان سے اپنی کٹائی میں کٹ لگا کر نہ صرف اپنی بے حس کو دور کر لے گا بلکہ ان بلیڈوں کی مدد سے رسی بھی کاٹ لے گا۔ چنانچہ اس نے ذہن کو بلیٹنگ کر کے اپنی پوری قوت ایک نقطے پر لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ذہن کو اس نقطے سے ہٹایا اور آنکھیں کھول دیں تو اسے محسوس ہونے لگا کہ اس کے جسم میں معمولی سی حرکت موجود ہے جبکہ سامنے بیٹھا ہوا نائف غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا تم کسی ذہنی ورزش میں مصروف تھے۔ نائف نے

عمران کے آنکھیں کھولتے ہی اس سے پوچھا۔

ظاہر ہے عبادت تو تب ہی ہو سکتی ہے جب دل و دماغ اور جسم جینوں کو عبادت میں شامل کر لیا جائے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ حرکت کرنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے معمولی سی کوشش سے بلیڈ ہاتھوں سے باہر نکال لئے۔ چونکہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر تھے اور رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اس لئے ظاہر ہے سامنے بیٹھے ہوئے نائف کو اس کی حرکت کا اندازہ ہی نہ ہو سکتا تھا۔

جہازے ساتھی ہوش میں آگئے ہیں اور انہوں نے کچھ بتانے سے انکار کر دیا ہے۔ نائف نے سرد لہجے میں کہا۔

ظاہر ہے وہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ اس طرح کیسے کچھ بتا سکتے ہیں۔ تم خود تربیت یافتہ ہو۔ تم اس بات کو زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس نے بلیڈ کی مدد سے اپنی کٹائی پر کٹ لگایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں جیسے تو انسانی کی ہڈیوں کی دوڑتی چلی گئیں۔ لیکن ظاہر ہے وہ کوئی حرکت نہ کر سکتا تھا کیونکہ نائف کی پوری توجہ اس کی طرف تھی۔ اس نے بلیڈوں کی مدد سے ایک رسی کو کاٹنے کی غیر محسوس سی کوشش شروع کر دی تھی۔

دیکھو عمران۔ مجھے حکم ملا تھا کہ تمہیں بغیر کسی توقف کے گولیوں سے اڑا دوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس لیبارٹری کا محل

اب بہت باتیں ہو چکی ہیں۔ اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر تم اس بارے میں چلتے ہو تو بتا دو ورنہ پھر مجھے اس کی بھی پروا نہیں رہے گی۔ اچانک نائف نے سرد لہجے میں کہا۔ شاید اسے احساس ہو گیا تھا کہ عمران جان بوجھ کر وقت ضائع کر رہا ہے۔ اگر تم یقین کرو کہ رسالڈن نے اس سلسلے میں ہمیں کچھ نہیں بتایا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ مقدس حلف لے چکا ہے۔ عمران نے کہا۔

اوہ۔ پھر میں خواہ مخواہ وقت ضائع کرتا رہا۔ نائف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راستہ کی طرف گروں گھادی۔

سرف ایک منٹ۔۔۔ اچانک عمران نے کہا تو نائف نے گردن سیدھی کر لی۔

اب کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔ نائف نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

تمہیں آخر ہم سے کیا خطرہ ہے۔ ہم بے حس اور رسیوں میں ٹکے ہوئے ہیں لیکن تم اس انداز میں بات کر رہے ہو کہ جیسے تم کسی خطرے کی زد میں ہو۔۔۔ عمران نے کہا۔

بہت وقت ضائع ہو گیا ہے اور میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ نائف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

کیا تم اپنے پاس تھامسن سے صیری بات کرا سکتے ہو۔ عمران

وقوع معلوم کر لوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف چند افراد پر مشتمل نہیں ہوگی۔ ظاہر ہے تمہاری موت کے بعد تمہاری سروس کا کوئی دوسرا گروپ آجائے گا اس لئے مجھے مکمل وقوف چاہئے کی ضرورت ہے تاکہ میں وہاں نگرانی کرا کر تمہارے تمام گروپوں کا خاتمہ کر سکوں۔ نائف نے کہا۔

تم اپنے پاس تھامسن سے پوچھ لو۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

چیف تھامسن کو بھی اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ اس کا علم صرف پرائم منسٹر، ڈیفنس سیکرٹری اور صدر صاحب کے علاوہ کسی کو نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ان سے پوچھ سکتا ہے۔ نائف نے کہا۔

حیرت ہے۔ ایک کلب کے بد معاش اور غنڈے کو علم ہے اور سیکرٹ سروس کے چیف انجینئر بلکہ چیف کو اس کا علم نہیں ہے۔ عمران نے کہا۔

رسالڈن کا تعلق اسرائیل سے ہے اور وہ بظاہر غنڈہ اور بد معاش بنا ہوا تھا ورنہ وہ اسرائیلی انجینئر تھا۔ نائف نے جواب دیا جبکہ

اس دوران عمران دور رسیوں کو اس حد تک کاٹ لینے میں کامیاب ہو چکا تھا کہ ایک ہی جھٹکے سے یہ رسیاں کھولی جا سکتی تھیں اور چونکہ انہیں ٹھکفٹا باندھا گیا تھا اس لئے رسیاں صرف اس کے سینے کے گرد تھیں باقی جسم ویسے ہی رسیوں سے آزاد تھا۔

کیا کو بھی علم ہے کہ اس کاپی سے سینکڑوں کاپیاں ہو سکتی ہیں
میں سرکاری معاملات ایسے ہی چلتے ہیں۔ اس کے بعد اگر سلاکیہ سٹار
میں تیار کرے یا اسرائیل اس سے پاکیشیا کو کوئی فرق نہیں پڑتا
مجھے یقین ہے کہ تمہارا چیف اس سودے پر آمادہ ہو جائے
عمران نے اچھائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

سوری عمران۔ آتے والوں سے ہم خود نمٹ لیں گے لیکن تم
بچ کر نہیں جاسکتے۔ نانف نے کہا اور کے ساتھ ہی وہ ایک
لے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

مشین گن مجھے دو راسٹر۔ نانف نے کہا تو ساتھ کھڑے
ہم نے کاندھے سے مشین گن اتاری اور نانف کے ہاتھ میں دے
دی لی اس سے پہلے کہ نانف مشین گن لے کر سیدھا ہوتا اچانک
صحت کی آواز کے ساتھ ہی عمران کی ٹھٹھکی اچھلا اور دوسرے لہجے کمرہ
کے طبق سے نکلنے والی جج سے گونج اٹھا۔ عمران نے گو اپنی
کے سے لہر دار جھٹکا دے کر رسیاں توڑ ڈالی تھیں لیکن اس کے
باقی ماندہ رسیاں فوری طور پر نہ کھل سکی تھیں اس لئے عمران
سمیت اچھل کر نانف سے ٹکرایا تھا۔ البتہ جب وہ نانف سے
تو اس وقت رسیاں کھل گئیں اور کرسی نیچے جا گری جبکہ
نانف سمیت اس کرسی پر گر کر الٹ کر پھٹے جا گرا تھا اور پھر
سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا عمران نے قلابازی کھائی اور دوسرے
مشین گن کی توجہ اسٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور چند

نے کہا تو نانف بے اختیار چونک پڑا۔
تم ان سے کیا بات کرنا چاہتے ہو۔ نانف نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

میں ان سے ایک سودا کرنا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ
فوراً اس سودے پر تیار ہو جائیں گے۔ عمران نے کہا۔
کس قسم کا سودا۔ مجھے بتاؤ۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ نانف
نے کہا۔

دیکھو نانف۔ تمہیں خود معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس ہم پانچ یا
چھ افراد پر مشتمل نہیں ہو سکتی اور اگر ہم ہلاک ہو گئے تو پھر دوسرے
آنے والے اس طرح کام نہیں کریں گے جس طرح ہم کر رہے ہیں
کیونکہ ہمارا مشن صرف فارمولے کی کاپی حاصل کرنا ہے۔ ہم
لیبارٹری کو تباہ نہیں کرنا چاہتے اور نہ ہی سلاکیہ کی کسی اور اہم
تھیب کو تباہ کرنا چاہتے ہیں لیکن ہماری ہلاکت کے بعد جو گروپ
یہاں آئے گا وہ انتقام سے بھرا ہوا ہو گا اور پھر اسے پرواہ نہیں ہو گی
کہ یہاں کے ڈیم یہاں کے بھلی گھر اور یہاں کی اہم تھیبات اور یہ
لیبارٹری سب کچھ بچتا بھی ہے یا نہیں۔ وہ ہر چیز کو تباہ کر کے رکھ
دیں گے اس لئے میں تمہارے پاس سے صرف اتنی بات کرنا چاہتا
ہوں کہ اگر وہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کر کے فارمولے کی
صرف ایک کاپی ہمیں دے دیں تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں
گے اور پھر حکومت پاکیشیا بھی مطمئن ہو جائے گی حالانکہ حکومت

لہوں بعد جب تجڑا ہٹ کی آوازیں بند ہوئیں تو کمرے میں ناف
سمیت اس کے ساتھیوں کی لاشیں موجود تھیں۔ وہ سب گولیوں سے
چھلنی ہو چکے تھے۔ اس کے ساتھ ہی عمران بھلی کی سی تیزی سے مڑا اور
دوڑتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد ہی وہ واپس
آگیا کیونکہ یہ ایک زرعی فارم تھا اور باہر دو بڑی جھپیں تو موجود تھیں
لیکن آدمی کوئی نہ تھا جبکہ فارم کے باہر چاروں طرف دور دور تک
کھیت پھیلے ہوئے تھے۔ عمران جب کمرے میں واپس داخل ہوا تو
مشین گن اس کے کاندھے سے لگی ہوئی تھی اور اس کے ایک ہاتھ
میں پانی سے بھری ہوئی بوتل تھی کیونکہ بے حس کر دینے والی دوا
توڑ پانی ہی تھا۔ عمران نے پانی کی بوتل کھولی اور اسے جو لیا کے منہ
سے لگا دیا۔ جب چند گھنٹ پانی اس کے حلق سے نیچے اترا تو عمران
نے بوتل ہٹائی اور صدیقی سے منہ سے لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد اس
کے سارے ساتھی پانی پی چکے تھے۔ عمران نے پہلے جو لیا کی کرسی کے
عقب میں جا کر رسیوں کی گاتھ کھولی اور پھر اس کی رسیاں کھول
دیں تو جو لیا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ پھر اس نے عمران کے ساتھ مل کر
باقی ساتھیوں کو بھی رسیوں سے نجات دلا دی۔

آپ نے حیرت انگیز کام کیا ہے عمران صاحب۔ کیا آپ
حس نہیں تھے۔ صدیقی نے کہا۔

بے حس تھا۔ اسی لئے تو مجھے اتنی مغراری کرنا پڑی ہے۔
عمران نے کہا اور پھر اس نے شروع سے لے کر آخر تک کی تفصیل

کہا۔ رسیاں پہلے پوری نہیں کھل سکی تھیں پھر آخری لمحے میں
رسیاں پوری طرح کھل گئیں اور کرسی نیچے گر گئی۔ عمران نے
کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیے۔
اس ناف کے اور ساتھی بھی تو ہوں گے۔ صدیقی نے

کہا۔ ہاں۔ ضرور ہوں گے لیکن پہلے یہ تو معلوم ہو کہ ہم ہیں کہاں۔
ہاں تو ہر طرف کھیت پھیلے ہوئے ہیں اور اس فارم میں فون بھی
نہیں ہے۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔
کیا مطلب۔ پھر ناف ہمیں یہاں کیوں لے آیا تھا۔ یہ کارروائی
تو ہاں کانگ میں بھی کر سکتا تھا۔ جو لیا نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔ وہ سب اب باہر کھلے صحن میں پہنچ چکے تھے جہاں دو بڑی
جھپیں موجود تھیں۔

سیرا خیال ہے کہ یہ ہمیں وہاں سے کہاں اس لئے لایا تھا کہ ہم
رسالٹن کے آدمیوں سے بچ جائیں اور ہماری موت کا کریڈٹ وہ خود
اپنے جیب کے سامنے لے سکے ورنہ رسالٹن کے آدمی لامحالہ ہم تک
پہنچ جاتے تو پھر وہ ناف کا لحاظ بھی نہ کرتے۔ عمران نے کہا۔
ہاں۔ ایسا ہی ہو گا لیکن اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ اس لیبارٹری
کا محل وقوع تو ہمیں معلوم ہو ہی گیا ہے لیکن اب کانگ میں
رسالٹن کے لوگ ہمیں پاگلوں کی طرح تلاش کر رہے ہوں گے۔

جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں کانسنگ جانے کی بجائے اس سے ملو گاؤں ویسٹ فیلڈ چلے جانا چاہئے۔ وہاں ہم اطمینان سے نئے میک اپ بھی کر سکتے ہیں اور لیبارٹری کے بارے میں چھان بین بھی۔ اس کے بعد مشن کو فائنل کریں گے۔" صدیقی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم موجود ہی ویسٹ فیلڈ میں ہیں کیونکہ میں نے پڑھا تھا کہ سلاکیہ کا علاقہ ویسٹ فیلڈ اپنی ذراعت کی پیداوار کے لئے پورے سلاکیہ میں مشہور ہے۔" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو اور بھی آسانی ہو جائے گی۔" جولیا نے کہا اور پھر وہ سب ایک ہی جیب میں سوار ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد جب ان کی جیب ایک پختہ سڑک پر پہنچی تو انہیں جلد ہی معلوم ہو گیا کہ وہ واقعی ویسٹ فیلڈ میں ہی موجود ہیں اور پھر شمال کی طرف تقریباً دس کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے وہ ویسٹ فیلڈ قصبے میں داخل ہو گئے۔ یہ کانسنگ کی نسبت بہت چھوٹا قصبہ تھا اور اس کا ماحول بھی نامسا دہاتی تھا۔ عمران جیب کی ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ اس نے جیب ایک سائیڈ پر موڑی اور اسے آگے بڑھاتا چلا گیا۔

"ادھر کیا ہے؟" ساتھ بیٹھی جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"یورڈنگا ہوا ہے کہ ادھر امسجیل ہوٹل ہے۔" عمران نے کہا تو جولیا نے اشیات میں سر بلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک عمارت کے سامنے پہنچ گئے جس پر واقعی امسجیل ہوٹل کا بورڈ موجود تھا لیکن

یہاں ہر حال لوگ آ جا رہے تھے۔ عمران نے جیب ایک طرف اور پھر نیچے اتر کر وہ ہوٹل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد کمرے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

یہاں اس قصبے میں تو میک اپ کا سامان بھی نہیں ملے۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ سب ایک ہی کمرے میں رہتے۔

"میرا خیال ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کو کانسنگ جا کر سامان لائے بغیر لانے پڑیں گے۔" عمران نے کہا اور پھر اس سے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑے۔ نعمانی نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو وہ بے اختیار رست گیا کیونکہ دروازے پر ایک نوجوان لڑکی کھڑی مسکرا رہی

تھی۔ کیا آپ مجھے اندر آنے کی اجازت دیں گے؟ لڑکی نے کہا۔ شریف لائیے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر آیا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو

اور اوہ۔ آپ ایشیائی واقعی بہت تلف کرتے ہیں۔ آنے کے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک کر ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ظاہر ہے انکے سامنے میک اپ میں تھے۔ شاید میک اپ ٹائف نے صاف

نے کئے تھے یا ہو سکتا ہے کہ اس نے اسے واش کرنے کی ضرورت نہ سمجھی ہو۔

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ عمران نے ہونٹ چبائے ہونٹ کہا۔ وہ سب واپس کر سیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

پہلے تعارف ہو جائے۔ میرا نام جولی ہے اور میں سلاکیہ میں ویسٹن کارمن کی ٹیم کی سربراہ ہوں اور یہ اسپرٹل ہوٹل میں ملکیت ہے۔ میں یہاں رہتی ہوں جبکہ میری ٹیم پورے سلاکیہ میں کام کرتی ہے۔ آپ جس جیب میں یہاں پہنچے ہیں یہ جیب بھی میری ملکیت ہے اور جہاں تک قومیت کا تعلق ہے تو یہ بتا دوں کہ ہمارے آپ سب افراد کو بے ہوشی کے عالم میں کانٹسک سے اٹھا کر یہاں لایا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ ہر قسم کی مداخلت سے بچ کر آپ لوگوں کو تشدد کر کے آپ سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر سکے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ آپ سب کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے جس میں نے اسے یہاں ایسا کرنے سے منع کر دیا اور اسے اس درجی قیام تک پہنچا دیا جہاں سے آپ آئے ہیں۔ ٹائف نے مجھے بتایا تھا کہ آپ لوگوں میں علی عمران نامی ایک صاحب بھی شامل ہیں جو دنیا کے سب سے خوفناک سیکرٹ انکسٹ سمجھے جاتے ہیں۔ ٹائف میرے بہت سے دوست ہے اور وہ اکثر جہاں کئی کئی روز اسپرٹل ہوٹل میں میرے ساتھ رہتا ہے اس لئے اس کے اور میرے درمیان کسی قسم کا کوئی پردہ نہیں ہے۔ سلاکیہ میں میرا اور میری ٹیم کا کام ایسا ہے کہ

میں یہاں ویسٹن کارمن کے مفادات کی نگرانی کرتے ہیں۔ ہم ٹائف کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتے اس لئے ہماری دوستی سلاکیہ کے پوچھنے پر ٹائف نے بتایا کہ تم لوگ یہاں ایک جی آر ای۔ میرے پوچھنے پر ٹائف نے بتایا کہ تم لوگ یہاں ایک جی آر ای لیبارٹری کو تباہ کرنے آئے ہو اور اس نے تمہیں کیس سے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد ٹائف اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ اسپرٹل ہوٹل میں بیٹھ کر درجی قیام چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد میں نے ویسٹن کارمن رابطہ کیا اور وہاں اپنے چیف سے جب میں نے بارے بارے میں ذکر کیا تو چیف بے اختیار جھج پڑا۔ اس نے مجھے حکم دیا کہ میں فوراً تم لوگوں کو ٹائف کے ہاتھوں سے بچاؤں۔ میں نے چیف کے لہجے کی وجہ سے وعدہ تو کر لیا لیکن ظاہر ہے میں ایسا کیسے کر سکتی تھی۔ ٹائف اور اس کے ساتھی سلاکیہ میں ایسا کیلی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ جب ٹائف واپس آئے گا تو میں چیف سے بات کر کے اسے کہہ دوں گی کہ جب میں وہاں آئی تو ٹائف تم سب کو ہلاک کر چکا تھا اور پھر مجھے اطلاع ملی کہ یہاں ایک جیب واپس آ رہی ہے تو میں چونک پڑی۔ لیکن جب میں نے ٹائف اور اس کے ساتھیوں کی بجائے تم لوگ اترے تو میں حیران رہ گئی۔ چنانچہ میں نے ایک بار پھر چیف سے رابطہ کیا اور انہیں سب کچھ تفصیل سے بتا دیا جس پر چیف نے مجھے حکم دیا کہ میں خود جا کر عمران سے ملوں اور چیف کی بات عمران سے کراؤں۔ ابے معلوم ہو گیا تھا کہ آپ سب یہاں اس کمرے میں موجود ہیں اس

لئے میں یہاں چلی آئی۔ جولی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا
جیکہ عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے سب کچھ سنتے رہے۔
"آپ کے چیف کا کیا نام ہے؟" عمران نے پوچھا۔
"چیف کا نام بیٹے ہے۔" جولی نے جواب دیا۔

"لیکن اس سے رابطہ کیسے ہو گا؟" عمران نے کہا تو جولی نے
جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا الٹک
ریجن ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"آپ کا نام علی عمران ہے؟" جولی نے پوچھا۔
"ہاں۔" عمران نے مختصر سا جواب دیا تو جولی نے اشیات میں
سر ملایا اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جولی کا الٹک فرام ویسٹ فیملی۔ اور۔" جولی نے
بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ہیس۔ اور۔" دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی
دی۔

"مسٹر عمران سے بات کیجئے چیف۔ میں نے آپ کے حکم پر انہیں
پوری تفصیل بتا دی ہے۔ اور۔" جولی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔
"کراؤ بات۔ اور۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو جولی نے
ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا
ہوں۔" عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا تو جولی کی

انہیں حیرت سے پھیلی چلی گئیں۔ شاید وہ عمران کی آواز سن کر
جان بوری تھی۔

"بیٹے بول رہا ہوں عمران صاحب۔ اور۔" دوسری طرف
اس بار قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم شاید بہت کھانے لگ گئے ہو۔ اتنا نہ کھایا کرو۔ اور۔"
ان نے کہا تو جولی آنکھیں پھال پھال کر عمران کو دیکھنے لگی جیکہ
ان کے ساتھیوں کے بہروں پر بے اختیار مسکراہٹ رہنے لگی
تھی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا بات ہوئی۔ اور۔" دوسری طرف
بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"قہر ہے زیادہ کھانے کی وجہ سے تمہارا جسم پھیلتا جا رہا ہے اور
اس سے بیٹے بن گئے ہو۔ اور۔" عمران نے متہناتے ہوئے
جوابات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اور۔ اور۔ عمران صاحب۔ میں پہلے بھی بیٹے تھا اور اب بھی بیٹے
ہوں۔ آپ کس چکر میں پھنس گئے ہیں۔ مجھے جولی نے جو کچھ بتایا
اس کے مطابق آپ کسی میزائل لیبارٹری کے خلاف کام کر رہے
ہیں حالانکہ سلاکیہ تو میزائل سازی کے دور میں شامل ہی نہیں ہوا۔
بیٹے نے ہنستے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ وہ دور میں داخل ہونے سے پہلے
حالات میں اشتہارات شائع کراتا۔ البتہ یہ بات دوسری ہے کہ اس

عمران نے کہا۔
 ہنس کر فرمایا۔ میں مصروفیات نے مجھے جہاں جکڑ رکھا ہے۔
 عمران صاحب۔ گا کہ حاضر ہو سکوں اور خود بہر حال میں یہی
 کوشش کروں گا کہ آپ ویسٹرن کارمن نہ آئیں کیونکہ مجھے
 یہی مانگ سکتا ہوں کہ آپ ویسٹرن کارمن کے لئے اجماعی تیار کن ہی
 ظم ہے کہ آپ کی آمد ویسٹرن کارمن کے لئے اجماعی تیار کن ہی
 ظم ہے کہ آپ کی آمد ویسٹرن کارمن کے لئے اجماعی تیار کن ہی

اس جہاں سے اس کی آمد ہوئی۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ رسالوں کے بے حد قریب
لاہیں اور یہ ہوٹل بھی رسالوں نے آپ کو تحفہ میں دیا تھا۔
رسالوں اسرائیلی ایجنٹ تھا اور رسالوں کے مفادات کی بھی آپ
جس نگرانی کرتی رہتی ہیں اور رسالوں کا لیبارٹری سے اجہائی گہرا
تعلق رہا ہے۔ عمران نے اجہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو اس کی
بات سن کر اس کے سارے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

URDUFANS.COM

"جولی جانتی ہے۔ اودہ نہیں۔ اگر وہ جانتی ہوتی تو مجھے سزا
رپورٹ دیتی۔ ویسے عمران صاحب۔ میں نے جولی سے کہہ دیا ہے کہ
وہ آپ کی ہر طرح مدد کرے۔ اور۔۔۔ بیلے نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"ارے۔ ارے عمران صاحب۔ جولی آپ کے مقابل کی بجائے
نہیں ہے۔ یہ بے چاری تو صرف مخبریٰ کی حد تک کام کرتی ہے تاکہ
سلاکیہ میں ویسٹرن کارمن کے مفادات کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے
آپ اس پر مہربانی کریں۔ اور..." پیلے نے کہا۔

”ظاہر ہے اب تمہارا نام آنے کے بعد سوائے مہربانی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ بہر حال تمہارا بے حد شکریہ کہ تم نے ہمارا خیال رکھا۔“

آنکھیں خوف سے پھٹ سی گئی تھیں۔ اس کے پھرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”بے فکر رہیں۔ رسالڈن ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اب وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔“ عمران نے کہا تو جولی بے اختیار ایک ہنسنے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”رسالڈن ہلاک ہو چکا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھے تو اطلاق ہی نہیں مل سکی۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میرا تعلق رسالڈن سے ہے۔“ جولی کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو رہی تھی۔

”مس جولی۔ ابھی تو میں نے جلیے کو یہ نہیں بتایا کہ یہ لیبارٹری ویسٹ فیلڈ میں ہے اور آپ رسالڈن کی طرف سے اس کی نگرانی ہیں ورنہ یقیناً جلیے آپ کے ڈیوٹی وارنٹ جاری کر دیتا۔ میں اس کی فطرت کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ آپ تو۔ آپ تو۔ میں جا رہی ہوں۔ آئی ایم سوری۔“ میری طبیعت غراب ہو رہی ہے۔“ جولی نے اہتائی ہو کھلانے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور واپس مڑنے لگی۔

”نعمانی دروازہ بند کر دو اور مس جولی اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو خاموشی سے بیٹھ جاؤ۔“ عمران نے اہتائی سرد لہجے میں کہا۔ اسی لمحے نعمانی بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے دوڑ کر کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔

”تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔“ جولی نے رک رک کر کہا۔ وہ مسلسل ہوسٹ کاٹ رہی تھی۔

”بیٹھ جاؤ اور میری بات سنو۔“ عمران نے اہتائی سرد لہجے میں کہا تو جولی اسی کیفیت میں ہی کرسی پر بیٹھ گئی۔

”اگر ہم تائف اور اس کے چار مسلح ساتھیوں کا خاتمہ اس حالت

میں کر سکتے ہیں کہ اس نے ہمیں بے حس کر دینے والی دوا کے انجکشن لگوا دیئے تھے اور اس کے باوجود ہمیں کرسیوں سے باندھ دیا ہی تھا تو تم تو بہر حال ایک معصوم سی خاتون ہو اور جلیے نے تمہیں یہ حال ہمارے ساتھ تعاون کے لئے کہا ہے۔ تم بے فکر ہو۔ جلیے کو ہمارے اس پہلو کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں پہنچے گی۔“ عمران نے کہا تو جولی نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

”تم۔ تمہیں آخر کس طرح یہ سب کچھ معلوم ہو گیا۔ اس بارے میں تو تائف کو بھی علم نہ تھا۔“ جولی نے کہا۔

”رسالڈن سے ہم نے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن رسالڈن نے باوجود کوشش کے بتانے سے اس لئے انکار کر دیا تھا کہ وہ مقدس حلف اٹھا چکا ہے لیکن اس نے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ہلٹن سے فون پر بات کی تھی اور اسے کلب لانے کے لئے کہا تھا۔ اس نے جس فون پر ڈاکٹر ہلٹن سے بات کی تھی اسی فون نمبر تمہارے ہوٹل کے بورڈ پر درج ہے۔“ عمران نے

کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

”اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ مگر۔“ جولی عمران کی بات سن کر اس قدر
بوکھلا گئی کہ اس سے کوئی لفظ بھی کہنا نہ جاسکا۔

”مجھے بیٹے کی فطرت کا اندازہ ہے۔ وہ اپنے پچیسوں کو غصیہ رکھنے
کے لئے ایسے کام کرتا ہے اس لئے ہمیں غصیہ رکھنے کے لئے اس سے
یہ سیٹلائٹ فون نمبر تمہارے لئے ریزرو کر دیا ہو گا اور تم نے بھی
نمبر رسالڈن کے ذریعے لیبارٹری میں شفٹ کر دیا اور خود تم نے
بیٹے کو کچھ کہہ کر مطمئن کر دیا ہو گا۔ ویسے باہر لگا ہوا بورڈ پرانا ہے
اس لئے اس پر وہی نمبر درج رہ گیا ہے اور اس فون نمبر کو دیکھ کر
میں ساری بات سمجھ گیا تھا کہ اس ہوٹل کا تعلق رسالڈن اور
لیبارٹری سے ہے اور ابھی میں یہاں پہنچ کر سوچ ہی رہا تھا کہ اس
بارے میں کیا کیا جانے کہ تم خود بنفس بنفس یہاں پہنچ گئی۔
عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جولی نے بے اختیار ایک
طویل سانس لیا۔

”آپ واقعی بے حد ذہین ہیں۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات
رہی تھی کہ فون نمبر باہر بورڈ پر موجود ہے اور یہی میں سوچ سکتی
تھی کہ اس فون نمبر کا آپ کو علم ہو سکتا ہے کیونکہ اس کا علم صرف
رسالڈن کو یا مجھے تھا اور ایسا بندوبست کر دیا گیا تھا کہ اگر کوئی مجھے
یہ نمبر ڈائل کرتا تو اس کا رابطہ لیبارٹری سے نہ ہو سکتا تھا۔“ جولی
نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ کیا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے
یہاں لگا دیا گیا ہے اور یہ ریزرو سیٹلائٹ کا ڈیٹیل ٹائم نمبر لینے سے لگتا
ہے۔“ سیٹلائٹ والوں کو اس کا ڈیٹیل معاوضہ ملتا ہے۔“ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ حیرت ہے۔ آپ کو ایسی باتوں کا علم آخر کیسے ہو جاتا
ہے۔“ جولی نے اچھائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس سے زیادہ ایسی ویسی بات مت کرو جولی ورنہ اس عمران
نے ہماری گوشت سات پشتوں کے حالات بتانے شروع کر دیں
ہیں اس لئے احتیاطی کافی ہے۔“ اچانک خاموش بیٹھی جولی نے کہا
”عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اب مجھے اجازت ہے۔“ جولی نے کہا۔

”تم نے لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں بتایا کہ وہ کہاں
ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ عمران صاحب۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھے اس کا علم نہیں
ہے۔“ جولی نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ بیٹے کو بہر حال شکایت پہنچانی ہی پڑے
گی۔“ عمران نے کہا تو جولی بے اختیار چونک پڑی۔
”کیا۔ کیا مطلب۔“ جولی نے کہا۔

”دیکھو جولی۔ بیٹے کی وجہ سے میں اور میرے ساتھی ہماری عزت
کو بے ہیں ورنہ تمہارا یہ خوبصورت چہرہ کسی بھی لمحے سچ ہو سکتا

ہے۔ یہ میری ساتھی جو لیا اس کام میں مہارت کا درجہ رکھتی ہے اس لئے جہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم ہمیں لیبارٹری کے بارے میں بتا دو اور پھر خاموشی سے اپنے آفس چلی جاؤ۔ تمہیں ڈسے کی ضرورت نہیں کیونکہ رسالڈن اب ہلاک ہو چکا ہے۔ عمران نے کہا۔

”رسالڈن کی ہلاکت سے اسرائیل تو ختم نہیں ہو گیا اور یہی اسرائیلی ایجنٹ ختم ہو سکتے ہیں۔“ جولی نے کہا تو عمران نے اختیار چونک پڑا۔

”جہارا مطلب ہے کہ لیبارٹری کی حفاظت اسرائیلی ایجنٹ کر رہے ہیں اور انہیں بھی علم ہے کہ رسالڈن کے علاوہ تم بھی اس بارے میں جانتی ہو۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں اور میں نے بھی اس کے لئے حلف لیا ہوا ہے اس لئے میں مجبور ہوں۔“ جولی نے کہا۔

”مس جو لیا۔ تم جولی کو اپنے کمرے میں لے جاؤ اور اسے تمام اونچ نیچ سکھا دو۔ میں نہیں چاہتا کہ جولی کو کوئی تکلیف پہنچے کیونکہ یہ بیلے کی ایجنٹ ہے اور بیلے سے میرے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”آؤ جولی۔“ جو لیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”جب میں نے کہہ دیا ہے کہ مجھے نہیں معلوم تو پھر۔“ اچانک جولی نے اٹھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”تم آؤ تو ہی۔ ہم دونوں مل کر یقیناً کوئی نہ کوئی ایسا راستہ تلاش کر لیں گی جس سے تمہیں کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ ہمیں۔“ جو لیا نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا اور پھر بڑے بے تعلقات انداز میں بولی کا بازو پکڑ کر اسے دروازے کی طرف لے گئی۔

خیال رکھنا جو لیا۔ ہم لیبارٹری تو خود بھی تلاش کر لیں گے لیکن جولی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔“ عمران نے کہا۔

”یا نکل خیال رکھوں گی۔“ جو لیا نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ جولی سمیت باہر چلی گئی۔

”عمران صاحب۔ آپ کا مشاہدہ حیرت انگیز ہے۔ ہم بھی یہاں آپ کے ساتھ ہی آئے ہیں لیکن ہمارا خیال اس فون سبر کی طرف گیا تھا۔“ صدیقی نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

”ایسی باتیں پرانے دور کے ایجنٹ سوچا کرتے تھے۔ شریاک ہو کر ٹاپ کے بے چارے پسماندہ عہد کے، جبکہ تم فور سٹارز کے ہیپ ہو۔ نئے عہد کے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب۔ کیا مس جو لیا اس جولی سے لیبارٹری کا پتہ پوچھ لے گی۔“ نعمانی نے کہا۔

”جو لیا ڈپٹی چیف ہے۔ تم دیکھنا کہ جولی خود ہی سب کچھ فخر سے دیا کو بتا دے گی۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ یہ جولی خود ہی ان اسرائیلی ایجنٹوں کو آگاہ نہ کر

دے گی۔ صدیقی نے کہا۔

ابھی دیکھتے جاؤ کیا ہوتا ہے۔ عمران نے پراسرار سے لہجے میں کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور جولی اندر داخل ہوئی۔

جولی ٹرانس میں آنے کے لئے تیار ہو چکی ہے۔ جولی نے کہا۔

اوکے۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا تو صدیقی اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ اب کچے تھے کہ عمران اس جولی کے ساتھ کیا کرنا چاہتا ہے لیکن انہیں حیرت تھی کہ عمران نے جولی کو ہدایات تو ان کے سامنے دی تھیں لیکن جولی اس کی ہدایات کو سمجھ گئی تھی جبکہ وہ اس بارے میں کچھ ہی نہ سمجھتے تھے۔ جولی کا کرہ ساتھ ہی تھا اس لئے وہ سب جب اس کمرے میں پہنچے تو وہاں بیڈ پر جولی لیٹی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور چہرہ بالکل نارمل تھا جیسے گہری نیند سو رہی ہو۔

کس طرح تیار کیا ہے تم نے اسے۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

کچھ زیادہ کوشش نہیں کرنا پڑی۔ صرف یہاں ایک میں موجود شراب اسے پینے کے لئے کہا۔ وہ خود بھی اس کی طلب محسوس کر رہی تھی۔ البتہ شراب میں، میں نے ایک گولی جو نشے کو تیز کر دیتی ہے ڈال دی تھی۔ جولی اس دوران ہاتھ روم میں تھی۔ میں نے اسے

پہلی آنے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ نگرمت کرے۔ میں عمران کو کہہ رہی تھی اس لئے وہ جیسے تعاون پر مجبور نہیں کرے گا کیونکہ میں ایک ایسا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہوں اور عمران میرا ماتحت جولی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے باری باری اس کی دونوں آنکھیں کھلیں اور انہیں غور سے دیکھنے لگا۔

ابھی دس پندرہ منٹ انتظار کرنا پڑے گا۔ عمران نے کہا۔ اب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلادینے۔

میں جولی۔ آپ کو کیسے یہ بات سمجھ میں آئی کہ عمران صاحب جولی کو ٹرانس میں لانا چاہتے ہیں۔ ہمیں تو آپ کے درمیان ہونے والی بات چیت کے دوران ایسا کوئی اشارہ نہیں ملا تھا۔ صدیقی نے کہا تو جولی بے اختیار ہنس پڑی۔

تم لوگ عمران کے ساتھ کم کام کرتے ہو جبکہ میں نے عمران کے ساتھ بہت سے کیسز میں کام کیا ہے اس لئے اس کے کوڈ میں زیادہ بہتر انداز میں سمجھتی ہوں۔ جولی نے کہا۔

خاک سمجھتی ہو۔ اگر کچھ سمجھ سکتی تو اب تک میں ایسے ہی کنوارے پرانا نظر آتا۔ تم سے زیادہ بہتر میرے کوڈ تو یہ جولی سمجھ گئی ہے کہ فوراً ٹرانس میں آنے کے لئے تیار ہو گئی ہے۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے لیکن جولی کے چہرے پر ہلکتے غصے کے اثرات ابھر آئے تھے۔

”تو تم نے اس لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم اسے اس طرف سے دیکھ سکو۔“ جولی نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔
 ”ارے۔ ارے۔ میں تو آنکھیں بند کر کے عمل کر رہی ہوں۔“
 بھی ایک چہرہ دیکھ کر کسی دوسرے چہرے پر نظر ہی نہیں ٹھہرتی۔
 عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جولی کا سنا ہوا چہرہ
 بے اختیار کھل اٹھا اور پھر عمران نے ایک بار پھر آگے بڑھ کر جولی کی
 دونوں آنکھیں باری باری کھولیں اور انہیں غور سے دیکھتا رہا۔
 ”ہاں۔ اب اس کا شعور پوری طرح سو گیا ہے۔“ عمران نے
 کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ جب تک یہ جاگے گی نہیں اسے آپ کیے
 ٹرانس میں لے آئیں گے۔“ صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں
 کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ میں اسے غور سے دیکھوں اور جولی کے
 ہاتھوں شہید ہو جاؤں۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”بہر حال ایسا تو کرنا ہی پڑے گا۔“ صدیقی نے ہنستے ہوئے
 کہا۔ جولی بھی اب مسکرا رہی تھی۔ شاید عمران کی باتیں اس کے دل
 کو خاصا سکون پہنچا رہی تھیں۔ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار
 پھوٹ رہے تھے۔

”صرف آواز سے ہی اسے ٹرانس میں لایا جا سکتا ہے۔ اب تم
 سب نے خاموش رہنا ہے۔ دروازہ اندر سے بند کر دو۔“ عمران

نے کہا تو جولی سر ملاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی اور پھر اس نے
 دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔

”جولی۔ جولی۔ جواب دو جولی۔“ عمران نے عجیب سے
 سر راتے ہوئے لہجے میں جولی کو پکارتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔“ اچانک جولی کے منہ سے آہستہ سے نکلا۔ اس کا
 انداز ایسا تھا جیسے وہ خواب میں بول رہی ہو۔

”جولی۔ میرا نام عمران ہے۔ میرا نام دوہراؤ۔“ عمران نے
 ایک بار پھر کہا لیکن جولی نے کوئی جواب نہ دیا تو عمران مسلسل یہی
 فقرہ دوہراتا چلا گیا۔

”عمران۔“ اچانک جولی کے منہ سے ایسے عمران کا نام نکلا
 جیسے خود غور اس کے اندر سے پھسل کر باہر آ گیا ہو۔

”جولی تم نے اپنا ذہن مکمل طور پر میرے کنٹرول میں دے دیا
 ہے۔ جواب دو۔“ عمران نے کہا اور پھر اسے کئی بار مسلسل یہ
 فقرہ دوہراتا پڑا۔

”ہاں۔“ اچانک جولی کے منہ سے نکلا۔

”جولی۔ اب جو کچھ میں پوچھوں گا تم اس کا درست اور واضح
 جواب دو گی۔ جواب دو۔“ عمران نے کہا اور اس بار بھی کئی بار یہ
 فقرہ دوہرانے کے بعد جولی کے منہ سے ہاں کا لفظ نکلا۔

”جولی۔ عمران تم سے پوچھتا ہے کہ میڈیکل لیبارٹری کہاں ہے۔
 تفصیل سے جواب دو۔“ عمران نے کہا۔

میرا اعلیٰ لیبارٹری امیریل ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں ہے۔ جولی نے جواب دیا تو عمران تو عمران اس کے ساتھ ہی جولی کا یہ جواب سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

تفصیل بتاؤ۔ یہ لیبارٹری کیسے تیار ہوئی اور کب تیار ہوئی۔ امیریل ہوٹل تو پرانا ہے جبکہ لیبارٹری ابھی حال ہی میں تیار کی گئی ہے۔ عمران نے کہا۔

امیریل ہوٹل جب بنایا گیا تھا تو اس کے نیچے ایک طرف لیبارٹری کے لئے تہہ خانے اور ہال بنائے گئے تھے۔ یہ لیبارٹری ویسٹ کارمن اور سلاکیہ کے درمیان ایک معاہدے کے تحت بنی تھی لیکن پھر کسی وجہ سے یہ معاہدہ نہ ہو سکا اور اسرائیل نے اپنی ایک خفیہ لیبارٹری کے لئے یہ جگہ حاصل کر لی اور جہاں سے جراثیموں پر ریسرچ کی لیبارٹری بنائی گئی۔ پھر کافی عرصہ بعد یہ لیبارٹری اس لئے بند کر دی گئی کہ جہاں جراثیموں کے لئے خصوصی آب و ہوا موجود نہیں تھی۔ تب سے یہ لیبارٹری خالی پڑی تھی لیکن اس کا انچارج رسالڈن تھا۔ پھر سلاکیہ، اسرائیل اور کافرستان کے درمیان میرا اعلیٰ لیبارٹری بنانے کا معاہدہ ہو گیا اور پھر اسرائیل سے مشینری لائی گئی جو برسٹن میں سٹور کی گئی اور پھر برسٹن سے خاموشی سے جہاں لائی گئی اور رسالڈن نے اسے لیبارٹری میں نصب کرایا۔ پھر چار کافرستانی سائنس دان جہاں پہنچ گئے اور اسرائیل سے بھی سائنس دان جہاں آئے اور سلاکیہ کے سائنس دان بھی جہاں پہنچ گئے۔

میرا اعلیٰ لیبارٹری میں خفیہ طور پر کام شروع کر دیا گیا جواب جولی نے اس بار تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے کیے بعد دیگرے سوالات کر کے اس سے مزید تفصیلات معلوم کر لیں۔

کیا تم ویسٹ کارمن کے ساتھ ساتھ اسرائیل کی بھی انجینٹ عمران نے پوچھا۔

ہاں۔ میں تین ملکوں کی انجینٹ ہوں۔ ویسٹ کارمن، اسرائیل سلاکیہ۔ جولی نے جواب دیا۔

رسالڈن کی ہلاکت کے بعد اب کون انچارج بنے گا۔ عمران نے پوچھا۔

رسالڈن کا نائب جہاں رہتا ہے کر سٹور۔ وہی لیبارٹری سے کرتا ہے۔ میرا لیبارٹری سے براہ راست کوئی تعلق نہیں جولی نے کہا۔

کر سٹور کہاں ہے اس وقت۔ عمران نے پوچھا۔

رسالڈن کی ہلاکت کی اطلاع ملتے ہی فوری طور پر کانسٹنگ گیا اور آج رات واپس آجائے گا۔ جولی نے جواب دیا۔

کیا تم یہودن ہو۔ عمران نے پوچھا۔

ہاں۔ میں یہودن ہوں۔ جولی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا ٹانف کو معلوم تھا کہ لیبارٹری جہاں ہے۔ عمران نے

پوچھا۔

نہیں۔ میرے رسالہ اور کر سٹوفر کے علاوہ اور کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔ سلاکیہ کے صرف اعلیٰ ترین حکام کو اس کا علم تھا۔ اسرائیل نے اس سلسلے میں باقاعدہ معاہدہ کیا تھا اور ہم سب نے مقدس حلف اٹھائے ہوئے ہیں۔ جولی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا تم کبھی لیبارٹری کے اندر گئی ہو۔ عمران نے پوچھا۔

نہیں۔ میں کبھی نہیں گئی۔ کر سٹوفر جاتا رہتا ہے۔ جولی نے جواب دیا۔

کر سٹوفر کے آنے پر تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اسے کیا کہو گی۔ عمران نے کہا۔

میں اسے بتا دوں گی کہ یہ لوگ پاکیشیا کے خطرناک ترین

ایجنٹ ہیں اور لیبارٹری کو تباہ کرنے آئے ہیں اور پوری رپورٹ کر

انہوں نے یہاں کیا کیا ہے۔ پھر کر سٹوفر خود ہی انہیں ہلاک کر دے

گا۔ جولی نے جواب دیا۔

وہ اکیلا کیسے سب کو ہلاک کر دے گا۔ عمران نے پوچھا۔

اس نے پورے ہوٹل میں خفیہ انتظامات کئے ہوئے ہیں۔

جولی نے جواب دیا۔

جب نائف، عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں لے کر آیا تھا

تو کیا اس وقت کر سٹوفر یہاں موجود تھا۔ عمران نے پوچھا۔

نہیں۔ وہ موجود نہیں تھا اور نہ وہ خود ہی انہیں ہلاک کر دیتا اور

نہیں کہ بھی۔ وہ انتہائی خطرناک انسان ہے۔ وہ اسرائیل کا گریڈ

ایجنٹ ہے۔ جولی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس کا حلیہ کیا ہے۔ عمران نے پوچھا تو جولی نے اس کا

پتہ بتا دیا۔

اب چہارا ذہن عمران کے کنٹرول سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ بولو

عمران نے کہا تو اس بار اس کے دو تین بار یہ فقرہ

کہنے کے بعد جولی نے ہاں کا لفظ کہہ دیا۔

اب تم خود ہی دس منٹ بعد تیند سے بیدار ہو جاؤ گی۔ بولو

عمران نے کہا اور پھر اس کے کئی بار یہی فقرہ دہرانے

کے بعد جولی نے ہاں کہہ دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل

سانس لیا اور ہچکچے ہٹ گیا۔

اب ہم اپنے کمرے میں چلیں۔ جو یا اب تم اسے خود ہی

بھال لیتا۔ عمران نے کہا۔

تم فکر مت کرو۔ لیکن اس لیبارٹری کا کیا ہو گا۔ جو یا نے کہا۔

اس کر سٹوفر کو پکڑے بغیر لیبارٹری کے خصوصی حفاظتی نظام

ایک نہیں کیا جاسکتا اس لئے صدیقی اور اس کے ساتھی اس

سٹور کے خلاف کام کریں گے۔ عمران نے کہا اور دروازے

پر لڑ گیا۔

کمرے میں ایک لمبے قد اور بھاری لیکن ورزشی جسم کا آدمی ہے۔
اضطراب کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ یہ کر سٹوفر تھا۔ رسالڈن کا سر
ٹو۔ وہ رسالڈن کی ہلاکت کے بارے میں سن کر ویسٹ فیلڈ سے
کانسنگ پہنچا تھا اور پھر جب اسے بتایا گیا کہ رسالڈن کو کس طرح
چار ایکری میز نے کلب سے اغوا کیا اور اس کے بعد اس کی لاش
سیٹلائٹ ٹاؤن کی ایک کوٹھی میں پڑی ہوئی ملی تو وہاں پہنچ گیا اور
پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد اسے معلوم ہو گیا کہ اس کوٹھی میں
پہلے ایک عورت اور پانچ مرد رہتے تھے۔ پھر اچانک ایک سٹیشن وگن
آئی۔ اس میں سے چار آدمی نیچے اترے اور سائیڈ گلی سے اندر داخل ہو
گئے۔ اس کے بعد بڑا پھانک کھولا گیا اور سٹیشن وگن اندر چلی گئی۔
کچھ دیر بعد سٹیشن وگن باہر آئی اور واپس چلی گئی۔ پھانک دے دی
کھلا رہا تو قریبی کوٹھی کے چوکیدار نے پھانک کھلا دیکھ کر اندر جھانکا

کوٹھی خالی دیکھ کر وہ اندر گیا تو اسے تہہ خانے میں رسالڈن کی
لاش نظر آ گئی۔ وہ چوکیدار چونکہ رسالڈن کلب میں بطور چوکیدار
طویل عرصہ تک کام کر چکا تھا اس لئے وہ رسالڈن کو پہچانتا تھا۔ اس
نے رسالڈن کلب اطلاع دی جس پر رسالڈن کے آدمی پاں پہنچے اور
پھر کر سٹوفر بھی یہاں پہنچ گیا۔ اس نے خود اس چوکیدار سے بات
چیت کی اور اس سے اس سٹیشن وگن کے بارے میں معلومات
مائل کر کے وہ کلب واپس آ گیا اور اس نے نہ صرف کانسنگ بلکہ ارد
نر کے تمام قصوں سے رسالڈن کلب سے منسلک لوگوں کو اس
سٹیشن وگن کی تلاش کے احکامات دے دیئے اور اس وقت کلب کے
ایک کمرے میں بے چینی اور اضطراب کے عالم میں اس لئے ٹہل
رہا تھا کہ کہیں سے بھی اس سٹیشن وگن کے بارے میں کوئی اطلاع
میلی تھی کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس
نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔
"ہیں۔ کر سٹوفر بول رہا ہوں۔" کر سٹوفر نے تیز لہجے میں کہا۔
"بارڈی بول رہا ہوں باس۔ ویسٹ فیلڈ سے۔" ایک مردانہ
اور سانی دی تو کر سٹوفر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ بارڈی ویسٹ فیلڈ
میں اس کا نائب تھا۔ وہ خود بھی ویسٹ فیلڈ کے امسیل ہوٹل میں
رہتا تھا اور رسالڈن کی ہلاکت کا سن کر یہاں آیا ہوا تھا۔
"تم۔ کیا بات ہے۔" کر سٹوفر نے چونک کر کہا۔
"باس۔ جس سٹیشن وگن کی آپ کو تلاش ہے وہ یہاں امسیل

ہوٹل کے سپیشل گیراج میں موجود ہے۔ دوسری طرف سے ہارڈی نے کہا تو کر سٹوفر بے اختیار اچھل پڑا اور اس کے چہرہ پر اچھائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”کیا مطلب۔ کیا چیف رسالڈن کے قاتل امیریل ہوٹل میں ہیں۔“ کر سٹوفر نے کہا۔

”نہیں یاس۔ یہ لمبا کیس ہے۔ البتہ میں نے اس کی تفصیلات معلوم کر لی ہیں اس لئے مجھے کال کرنے میں دیر ہو گئی۔“ ہارڈی نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو۔“ کر سٹوفر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”یاس۔ اس سٹیشن وگن پر سلاکیہ سیکرٹ سروس کا چیف انجینئر ٹائف اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ ایک عورت اور پانچ مردوں کو جو بے ہوش تھے، لاد کر امیریل ہوٹل پہنچا۔ ٹائف اور مادام جولی کے درمیان آپ بھی جلتے ہیں کہ بہت گہرے تعلقات ہیں۔ چنانچہ ٹائف نے مادام جولی کو بتایا کہ یہ بے ہوش افراد پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ انہوں نے رسالڈن کو اس کے کلب سے اغوا کیا تھا تاکہ اس سے میزائل لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر سکیں۔ ٹائف کو جب رسالڈن کے اغوا کی اطلاع ملی تو اس کے آدمیوں نے ان لوگوں کو سیٹلائٹ ٹاؤن کی ایک کونٹری میں ٹھیک کر لیا۔ پھر ٹائف اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچا اور باہر سے گھس

ہنڈر کے انہوں نے اندر موجود پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگوں کو بے ہوش کر دیا لیکن اس سے پہلے یہ لوگ چیف رسالڈن سے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں پوچھ گچھ کر کے اسے ہلاک کر چکے تھے اور ٹائف انہیں اس لئے اٹھا کر جہاں امیریل ہوٹل لے آیا تاکہ کانسٹبل میں رسالڈن کلب کے آدمی مداخلت نہ کریں۔ وہ ان لوگوں سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنا چاہتا تھا جس پر مادام جولی نے اسے جہاں ہوٹل کی بجائے انہیں زرعی فارم پر لے جانے کا کہا اور اپنی دو جہیزیں اس کو دیں اور ٹائف اور اس کے ساتھی ان بے ہوش افراد کو اٹھا کر ان جہیزوں میں لاد کر زرعی فارم پر لے گئے جبکہ مادام جولی نے ان کی سٹیشن وگن سپیشل گیراج میں چھپا دی۔ ہارڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا مادام جولی نے اس ٹائف کو لیبارٹری کے بارے میں تو نہیں بتا دیا۔“ کر سٹوفر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اوہ نہیں جناب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ اسی لئے تو مادام نے انہیں زرعی فارم بھجوا دیا تھا تاکہ جہاں کسی قسم کا شک نہ پڑے۔“ ہارڈی نے جواب دیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب جب یہ ٹائف اور اس کے ساتھی پہنچیں تو تم نے مجھے اطلاع کرنی ہے۔“ کر سٹوفر نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا کیونکہ اب ایک طرح سے مسئلہ حل ہو گیا تھا۔ رسالڈن کے نہ صرف قاتل مل گئے تھے بلکہ وہ ٹائف کے ہاتھ بھی

لگ چکے تھے اور ٹائف لاجالہ انہیں ہلاک کر دینے میں کامیاب ہو گیا کیونکہ وہ بے ہوش تھے اور ٹائف کے بارے میں کرسٹوفر بہت اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ انتہائی ہوشیار، تیز اور مٹھا ہوا لکھت ہے۔ اسے صرف ایک خطرہ تھا کہ رسالڈن نے اگر ان پاکیشیائیوں کو لیبارٹری کے بارے میں بتا دیا ہو گا تو اس طرح ٹائف کو بھی اس کا علم ہو جائے گا لیکن پھر وہ خاموش ہو گیا کیونکہ سلاکیہ بھی اس لیبارٹری کے مشن میں شامل تھا اور ٹائف بہر حال سرکاری آدمی تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور چند نمبر ریس کر کے کلب کے ایک آدمی کو بلایا تاکہ اسے تفصیل سے ہدایات دے سکے اور پھر اسے تھریبا الاحالی گھنٹے ان کاموں میں لگ گئے۔

”ہارڈی نے ابھی تک اطلاع نہیں دی۔ کیا مطلب؟“ ہدایات دیتے اور دوسرے کاموں سے فارغ ہو کر کرسٹوفر نے سوچا اور پھر اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرسٹوفر نے رسیور اٹھالیا۔

”ہی۔ کرسٹوفر بول رہا ہوں۔“ کرسٹوفر نے کہا۔

”ہارڈی بول رہا ہوں باس۔“ دوسری طرف سے ہارڈی کی آواز سنائی دی۔

”کیا ہوا ہارڈی۔ تم نے اطلاع دینے میں بہت دیر کر دی۔ وجہ؟“ کرسٹوفر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”باس یہاں واقعات حیرت انگیز طور پر پیش آتے ہیں۔“ ہارڈی

نے کہا تو کرسٹوفر بے اختیار چونک پڑا۔
”کیا مطلب؟ کیا ہوا ہے؟“ کرسٹوفر نے چونک کر پوچھا۔
”ہاں۔ ایک جیب اسپرل ہوٹل میں پہنچی تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس جیب میں ٹائف اور اس کے ساتھیوں کی بجائے لوگ آکرے جنہیں ٹائف اور اس کے ساتھی بے ہوشی کے عالم میں جیب میں ڈال کر زرعی فارم لے گئے تھے۔“ ہارڈی نے کہا تو کرسٹوفر بے اختیار اچھل پڑا۔

”ہی۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے؟“ کرسٹوفر نے کہا۔
”اسی پر تو میں حیران ہوں باس۔ ان لوگوں نے اسپرل ہوٹل میں کمرے لئے اور پھر مادام جولی خود چل کر ان کے کمرے میں گئی تو یہاں کچھ گیا کہ وہ انہیں ہلاک کرنے لگی ہے۔ سہانچہ میں اس دوران کارلے کر زرعی فارم گیا تاکہ ٹائف اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلوم کر سکوں اور باس۔ جب میں زرعی فارم پہنچا تو وہاں ہلف اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی تھیں اور ہماری دوسری جیب بھی وہاں موجود تھی۔ میں بے حد حیران ہوا اور پھر میں نے وہاں کا جائزہ لیا تو میں نے محسوس کیا کہ ٹائف اور اس کے ساتھیوں نے ان بے ہوش افراد کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا تھا۔ تین بعد میں کوئی ایسا چکر چل گیا کہ انہوں نے رسیاں کھول لیں اور ہلف اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے وہ جیب لے کر اسپرل ہوٹل آگئے۔ میں نے ٹائف اور اس کے آدمیوں کی لاشیں اٹھا کر

جیب میں ڈالیں اور پھر انہیں ویسٹ فیلڈ لے آیا۔ وہاں سے میں نے انہیں آپ کے پاس کاننگ بھجوا دیا ہے تاکہ آپ انہیں جہاں مناسب سمجھیں بھجوا دیں۔ روبر انہیں جیب میں آپ کے پاس لایا ہے۔ اس کے بعد میں واپس زرعی فارم ایک آدمی کے ساتھ پہنچا اور پھر میں کارلے کر امیریل ہوٹل پہنچا تو وہاں میں نے مادام جولی کو دیکھا کہ وہ اپنے آفس میں موجود تھی۔ میں نے انہیں ساری بات بتائی تو انہوں نے بتایا کہ وہ آپ کا انتظار کر رہی ہیں تاکہ ان پالکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کیا جاسکے۔ ہارڈی نے کہا۔

”اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں کہ انہوں نے ٹائف اور اس کے ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر دیا لیکن ان خطرناک لوگوں کی امیریل ہوٹل میں واپسی ہمارے لئے بھی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ اپنے پورے گروپ کو زبرد پوائنٹ پر اکٹھا کر لو کیونکہ میں تو پوائنٹ ہی پہنچ رہا ہوں۔ میں ان سب کو وہاں خصوصی ہدایات دے کر اپنے ساتھ امیریل ہوٹل لے جاؤں گا تاکہ ان لوگوں کا یقینی طور پر خاتمہ کیا جاسکے۔“ کر سٹوفر نے کہا۔

”یس باس۔“ ہارڈی نے کہا۔

”سنو۔ ابھی مادام جولی کو میرے بارے میں کچھ نہ بتانا ورنہ ہو سکتا ہے کہ ان پالکیشیائی ایجنٹوں کو اطلاع مل جائے۔“ کر سٹوفر نے کہا۔

”میں پاس۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو کر سٹوفر نے رسیور

”کہا دیا۔“
”اب ان پالکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ میرے ہی ہاتھوں ہو گا۔“
کر سٹوفر نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

صدیقی اپنے ساتھیوں سمیت امیریل ہوٹل سے کچھ فاصلے پر موجود تھا۔ یہ جگہ امیریل ہوٹل سے تقریباً چار پانچ سو گز کے فاصلے پر تھی۔ یہاں درختوں کا ایک جھنڈ تھا اور وہ لوگ جہاں اس لئے موجود تھے کہ بہر حال کر سٹور نے اسی راستے سے ہی واپس آنا تھا اور عمران نے انہیں اس کر سٹور کو پکڑنے کا ٹاسک دیا تھا کیونکہ کر سٹوری لیبارٹری کا اصل آدمی تھا۔ جب تک وہ ہاتھ نہ آ جاتا تب تک اس لیبارٹری میں داخل نہ ہوا جاسکتا تھا۔

صدیقی۔ عمران صاحب اس کر سٹور سے کیا حاصل کرنا چاہتا ہیں۔ نعمانی نے کہا۔

وہ اس لیبارٹری میں داخل ہو کر وہ فارمولا واپس حاصل کرنا چاہتے ہیں اور راستہ اور انتظامات کے بارے میں بھی کر سٹوری جانتا ہے اور ویسے وہ خود بھی انجینئر ہے۔ صدیقی نے جواب

دیا۔ پھر ہم جہاں کیوں رکے ہوئے ہیں۔ وہ تو کار میں آئے گا اور جب تک ہم اسے روکیں گے وہ ہوٹل پہنچ بھی جائے گا۔ چوہان نے کہا۔

اوہ ہاں۔ واقعی۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اسے مین روڈ پر روکنا صدیقی نے چونک کر کہا۔

بلکہ۔ اور اگر اسے جہاں سے پیشگی اطلاع مل گئی تو۔ خاور نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار اچھل پڑے۔

پیشگی اطلاع۔ کیا مطلب۔ صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

کر سٹور جہاں کا خاص آدمی ہے تو جہاں کا خیال ہے جہاں اس کوئی ساتھی موجود نہ ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ اسے اب تک کی ساری معلومات وہاں بیٹھے ہی مل چکی ہوں۔ خاور نے کہا۔

اوہ ہاں۔ واقعی۔ کمال ہے اس قدر اہم پہلو ہمارے ذہن میں ہی نہیں آسکا۔ ویری سیٹ۔ صدیقی نے کہا۔

خاور کی بات سننے کے بعد میرے ذہن میں ایک اور پہلو آیا ہے۔ میں نے ایک آدمی کو بڑے پراسرار انداز میں فون بوتھ پر بات کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس وقت میں نے خیال نہ کیا تھا لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے۔ چوہان نے کہا۔

پراسرار انداز میں۔ کیا مطلب ہے جہاں۔ صدیقی نے کہا۔

وہ قون کرنے کے ساتھ ساتھ تیزی سے اوپر اوجھڑ رہا تھا۔
چینگ بھی کر رہا تھا۔ چوہان نے کہا تو صدیقی سمیت سب
ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

”تمہارا مشاہدہ واقعی شاندار ہے چوہان۔ لیکن وہ آدمی کون
تھا۔“ صدیقی نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ میں ہوٹل جا کر اس کے بارے میں معلومات
حاصل کروں کیونکہ پھر وہ مجھے نظر نہیں آیا۔“ چوہان نے کہا۔
”خاور تم چوہان کے ساتھ جاؤ اور اسے اغوا کر کے کسی سائیل
لے جا کر اس سے پوچھ گچھ کرو۔“ صدیقی نے کہا۔

”او چوہان۔“ خاور نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے چلے
ہوئے واپس چلے گئے۔

”عمران صاحب تو جہاں آکر اس طرح مطمئن ہو گئے ہیں جیسے
سارا مشن مکمل ہو گیا ہو۔“ نعمانی نے کہا۔

”عمران صاحب کو معلوم ہو گیا ہے کہ جہاں لیبارٹری ہے۔ اب
وہ کر سٹوفر کی آمد کے منتظر ہیں۔ اس کے بعد کارروائی شروع ہو جائے
گی۔“ صدیقی نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلادیا۔ پھر تقریباً
آدھے گھنٹے بعد چوہان تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔

”کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔“ صدیقی نے کہا تو نعمانی نے
اثبات میں سر ہلادیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی چوہان ان کے قریب پہنچ گیا۔
”کیا ہوا چوہان۔ کوئی خاص بات۔“ صدیقی نے کہا۔

”اس آدمی نے زبان کھول دی ہے اور اس نے بتایا ہے کہ
کر سٹوفر کو اس نے پوری تفصیل بتا دی ہے اور اب کر سٹوفر نے
اپنے گروپ کے آٹھ افراد کو زیرو پوائنٹ پر کال کیا ہے۔ وہ خود بھی
ہینگ سے وہاں پہنچے گا اور پھر وہ لوگ باقاعدہ ہماری ہلاکت کے لئے
بولی میں کام کریں گے۔“ چوہان نے کہا۔

”اب کہاں ہے یہ زیرو پوائنٹ۔“ صدیقی نے کہا۔
”اس آدمی نے بتایا ہے کہ زیرو پوائنٹ جہاں سے تقریباً دو کلو میٹر
کے فاصلے پر کاننگ کی طرف ایک چھوٹا سا احاطہ ہے۔“ چوہان نے
کہا۔

”اس آدمی نے کر سٹوفر کے آدمیوں کو اطلاع کر دی ہے۔“
صدیقی نے پوچھا۔

”ہاں۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے فکسڈ ٹرانسمیٹر پر انہیں
اطلاع دی ہے اور وہ لوگ زیرو پوائنٹ کے لئے روانہ ہو چکے
ہیں۔“ چوہان نے کہا۔

”لیکن ہم تو جہاں موجود ہیں۔ جہاں سے تو کوئی نہیں گزرا۔“
صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”شہر کی طرف سے ایک اور راستہ بھی جاتا ہے۔ وہ لوگ اوپر
آتے جاتے ہوں گے۔“ چوہان نے کہا۔

”اب کہاں ہے وہ آدمی۔“ صدیقی نے پوچھا۔
”وہ خاصا سخت جان ثابت ہوا تھا اس لئے ہلاک ہو گیا ہے۔ میں

خاور کو اس کی لاش اس طرح ٹھکانے لگانے کا کہہ کر آیا ہوں کہ کسی کو فوری طور پر اس کا علم نہ ہو سکے۔ چوہان نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ اب عمران صاحب کو اس سارے واقعات کی رپورٹ دے دی جی چاہئے۔ معاملات خاصے سیریس ہو گئے ہیں۔ نعمانی نے کہا۔

نہیں۔ ہمیں خود اس کر سنو فر کو پکڑنا ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہمیں اس کر سنو فر کو گھیرنا ہو گا۔ صدیقی نے کہا۔

لیکن وہ خاور۔ وہ تو جکھے رہ جائے گا۔ چوہان نے کہا۔

میں نعمانی کو ساتھ لے کر وہاں جا رہا ہوں۔ تم خاور کو ساتھ لے کر وہاں پہنچو۔ تمہارے آنے پر ہی ہم کوئی کارروائی کریں گے اور سنو۔ مشین گنیں جیب میں موجود ہیں وہ اٹھا لانا۔ ہمارے پاس تو مشین پشل ہیں۔ صدیقی نے کہا تو چوہان نے اشیات میں

ہلایا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد صدیقی اور نعمانی پیدل پہنچے ہوئے کانسنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے اور تقریباً دو کلو میٹر کے فاصلے پر انہیں دور سے ایک چھوٹا سا احاطہ نظر آ گیا۔ لیکن اس احاطے کے گرد ہر طرف طرف کھلا میدان تھا۔ احاطے کے گیٹ کے سامنے ایک کھڑا اور دو بڑی جیپیں موجود تھیں جبکہ دو مسلح افراد بھی ان جیپوں کے ساتھ موجود تھے۔

اوه۔ خاصے تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

نعمانی نے کہا۔

اے کس قسم کی میسج کر رہے ہیں۔ آؤ۔ صدیقی نے چوہان کے بعد کہا۔

ہمیں ہلاک کرنے کی اور انہوں نے کیا کرنا ہے۔ نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اب یہ معلوم نہیں کہ وہ کر سنو فر بھی پہنچ چکا ہے یا نہیں۔ صدیقی نے کہا۔

چوہان اور خاور آجائیں پھر آگے بڑھیں گے۔ تب ہی پتہ چلے گا۔ نعمانی نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس دہکائی چاہئے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس گیس پشل بھی نہیں ہے۔ صدیقی نے کہا۔

اس کی کیا ضرورت ہے۔ اس فائر کھول دیں۔ نعمانی نے

اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس کر سنو فر کو زندہ پکڑنا ہے۔ صدیقی نے کہا۔

اوه ہاں۔ واقعی یہ مسئلہ تو ہے۔ نعمانی نے کہا اور پھر

انہی دیر بعد انہوں نے سڑک سے ایک سرخ رنگ کی کار کو سڑک

کھڑے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک

انہی موجود تھا۔ باقی کار خالی تھی۔

"میرے خیال میں یہی کر سٹوفر ہے۔ اس کا حلیہ وہی ہے۔
صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ یہی ہے۔" نعمانی نے جواب دیا اور پھر انہیں اپنے
عقبی طرف آہٹ محسوس ہوئی تو وہ چونک کر مڑے اور دوسرے
ان کے حلق سے طویل سانسیں نکل گئیں کیونکہ آنے والے چوہان
اور خادوتھے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی مشین گنیں تھیں اور انہوں نے
کاندھوں پر بھی مشین گنیں لٹکار رکھی تھیں۔
"کر سٹوفر ابھی آیا ہے سرخ رنگ کی کار میں۔" صدیقی نے
انہیں بتایا۔

"تو پھر ایکشن شروع کیا جائے۔" چوہان نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"تم دونوں جہاں رکو میں اور نعمانی جائیں گے۔ ہم نے خاموشی
سے ان دونوں آدمیوں کا خاتمہ کرنا ہے جو باہر موجود ہیں۔ تم ہمیں
جہاں سے کور کرنا۔" صدیقی نے کہا تو چوہان اور خادو دونوں نے
اشارات میں سر ہلا دیئے تو وہ دونوں مختلط انداز میں سائیڈ میں درختوں
کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے جبکہ چوہان اور خادو دونوں
دیس رک گئے لیکن انہوں نے اپنے آپ کو اس انداز میں ایٹھت کر
لیا کہ ضرورت پڑنے پر وہ صدیقی اور نعمانی کی فوری طور پر مدد کر
سکیں۔

"تمہارے ذہن میں کیا پلاننگ ہے صدیقی۔" نعمانی نے

"میں یہی کہ کر سٹوفر کو زندہ پکڑنا ہے اور باقی افراد کا فوری خاتمہ
صدیقی نے کہا۔

"لیکن جیسے ہی ہم نے باہر فائر کھولا اندر موجود لوگ فوراً ہی باہر
نہیں گے اور مقابلہ شروع ہو جائے گا۔" نعمانی نے کہا۔
"تو پھر تم بتاؤ کہ کیا کرنا چاہیے۔" صدیقی نے کہا۔ وہ دونوں
اب اس جگہ پر تھے جہاں سے وہ خالی میدان کر اس کر کے ہی اس
محلے تک پہنچ سکتے تھے لیکن انہیں معلوم تھا کہ جیسے ہی وہ آگے
بڑھے باہر موجود مسلح محافظوں کی نظروں میں آجائیں گے۔

"ہمیں دونوں بلکہ چاروں اطراف سے انہیں گھیرنا چاہیے۔ تم
میں رکو۔ میں واپس جا کر چوہان اور خادو کو بلالانا ہوں۔ پھر لمبا چکر
ہٹ کر چاروں سائیڈوں پر آجائیں گے۔ اس کے بعد ان پر چاروں
دول سے جب فائر کھولا جائے گا تو ان کے بچ نکلنے کا سکوپ نہیں
ہے گا۔" نعمانی نے کہا۔

"لیکن اس دوران کہیں یہ میسج ختم کر کے نکل نہ جائیں۔ اس
لئے تو ہوٹل میں موجود عمران صاحب اور مس جولیا دونوں شدید
گرمے کی زد میں آجائیں گے۔" صدیقی نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ ہارڈی ان کا خاص آدمی ہے۔ جب تک وہ
میں پہنچے گا میسج ختم نہیں ہو سکتی کیونکہ ہمارے بارے میں
میلی رپورٹ تو اسی نے آکر کر سٹوفر اور اس کے ساتھیوں کو دینی

ہے۔ نعمانی نے کہا۔

”اوہ ہاں واقعی۔ ٹھیک ہے لیکن تم تینوں اپنے اپنے مقام پر کھڑے رہو۔“
کر کیے مجھے اشارہ دو گے۔ صدیقی نے کہا۔

”میں ہتھ اٹھا کر پھینکوں گا اور میرا ہتھ دیکھ کر چوہان اور خاں بھی اپنی اپنی طرف سے ہتھ پھینکے گے۔ اس طرح سب سپاٹ ملنے لگے۔ سربراہ چونکہ تم ہو اس لئے اس کے بعد کارروائی کا آغاز تم نے کرنا ہے۔ ہم تو تمہارے فائر کرنے کے بعد ہی فائر کھولیں گے۔“ نعمانی نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم تو واقعی بہترین کمانڈر ہو۔“ صدیقی نے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور دوڑ کر تیزی سے واپس اپنے ساتھیوں چوہان اور خاں کی طرف چھٹاپا گیا جبکہ صدیقی وہیں رک گیا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے احاطے کی دوسری طرف کھلے میدان کے بعد چھالیوں اور درختوں کے جھنڈ سے ایک بڑا ہتھ اڑا کر احاطے کی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ اسی لمحے اسے احاطے کی عقبی سمت اور پھر سامنے کی طرف سے ہتھ اڑتے دکھائی دیئے تو وہ سمجھ گیا کہ اس کے سب ساتھی اپنی اپنی جگہ پر پہنچ چکے ہیں۔ کاروں کے پاس موجود دونوں مسلح افراد بھی ہتھوں کے گرنے کی آوازیں سن کر بے اختیار اچھل پڑے لیکن اب صدیقی نے ایکشن میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ احاطہ مشین گنوں کی سیخ میں تھا اس لئے اس نے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے چھوڑ دیا۔

یہ سب کے ساتھ ہی کیے بعد دیگرے وہ دونوں چیتے ہوئے اچھل کر کاروں کی سائیڈ میں گرے۔ اسی لمحے صدیقی نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور اس بار دونوں کاروں کا ایک ایک فائر برسٹ ہو گیا۔ صدیقی نے ٹریگر سے انگلی ہٹائی تو احاطے سے دوڑ کر باہر آتے ہوئے ایک دکھائی دیئے۔ ان کی تعداد چار تھی اور جیسے ہی وہ باہر آئے صدیقی نے ایک بار پھر فائر کھول دیا لیکن اس میں سے دو آدمی بھلی کی تیزی سے کاروں کے پیچھے دیک گئے جبکہ باقی دو صدیقی کی فائرنگ سے ہٹ ہو گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی سائیڈ کی طرف سے فائرنگ ہوئی اور دو شخص کاروں کے عقب سے سنائی دیں۔ اب کرشنفر کے ساتھ ساتھ اندر چار افراد رہ گئے تھے۔ صدیقی مشین گن پکڑے لیٹاؤں سے کھڑا تھا کہ اچانک اس کی نظریں احاطے کی چھت پر پڑیں۔ اسے وہاں اوپر بنی ہوئی چار دیواری کے پیچھے حرکت کا احساس ہوا تھا۔ صدیقی نے لکھت دوڑتے ہوئے فائر کھولا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے اچھل کر سائیڈ پر چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے اس جگہ صدیقی موجود تھا وہاں ایک خوفناک دھماکا ہوا۔ اچانک یہاں فائرنگ ہوئی تھی۔ اگر صدیقی چپ نہ لگا چکا ہوتا تو اس کے سر کے پرچے اڑ جاتے لیکن اسی لمحے اس نے عقبی طرف سے خاور کو مار کر احاطے کی طرف آتے دیکھا۔ وہ کھلے میدان میں دوڑ رہا تھا لیکن اس کے انداز میں۔ اسی لمحے اوپر چار دیواری کی طرف سے فائرنگ ہوئی اور چار دیواری کے اندر سے ایک بار پھر میراگل فائر ہوا لیکن

اس دوران خاور احاطے کے خاصا قریب پہنچ چکا تھا۔ اس نے اچانک ہاتھ گھمایا اور دوسرے لمحے کوئی چیز اڑتی ہوئی چار دیواری کے اندر جا گری اور اہتائی خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی چار دیواری کا ایک حصہ اڑتا ہوا دور دور تک بکھر گیا۔ صدیقی بھی احاطے کی طرف دوڑا۔ اسی لمحے سامنے کے رخ پر فائرنگ شروع ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی انسانی جتنیں سنائی دیں۔ صدیقی اس دوران احاطے کے کالی قریب پہنچ چکا تھا کہ اچانک اس نے ایک آدمی کو ایک کار کے نیچے دبے ہوئے دیکھا اور وہ تیزی سے سائیڈ پر ہوتا چلا گیا تاکہ نیچے سے اس پر فائر نہ کھولا جاسکے۔ چند لمحوں بعد اس کے باقی ساتھی بھی دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

”اندر چیک کرو“ صدیقی نے کہا تو خاور اور نعمانی تیزی سے اندر داخل ہوئے جبکہ چوہان صدیقی کے ساتھ وہیں موجود تھا۔

”ایک آدمی چھت کے بلے کے نیچے آکر ہلاک ہوا ہے جبکہ تین لاشیں بلے کے اوپر پڑی ہوئی ہیں اور کوئی آدمی نہیں ہے“ خاور نے باہر آکر کہا۔

”کر سنو فر کار کے نیچے سے باہر آؤ ورنہ میں ہم مار دوں گا۔“ صدیقی نے چیخ کر کہا تو اس کے ساتھی اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے اور دوسرے لمحے ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھرے۔ انہوں نے واقعی کر سنو فر کو کار کے نیچے سے باہر آتے ہوئے دیکھا۔ اس کے ہونٹ کھینچے ہوئے تھے اور چہرہ سا ہوا تھا۔

”تم۔ تم لوگ کون ہو۔“ کر سنو فر نے باہر آتے ہی کہا۔

”تم چاروں طرف سے مشین گنوں کی زد میں ہو کر سنو فر۔ اس نے کوئی حرکت کرنے کی کوشش نہ کرنا۔“ صدیقی نے کہا۔

”تم ہو کون۔ کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سکیورٹ سروس سے ہے۔“ کر سنو فر نے کہا لیکن اس دوران صدیقی قدم بڑھاتا ہوا اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔

”میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ہم کون ہیں۔“ صدیقی نے سپاٹ لے میں کہا اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کر سنو فر مشین گن کے دستے کی ضرب کھا کر جھٹکا ہوا سائیڈ پر موجود اس سے ٹکرایا اور پھر نیچے گرا ہی تھا کہ صدیقی کی لالت گھومی اور کر سنو فر کی کنپٹی پر پڑنے والی ضرب نے اسے لکھت ایک جھٹکے سے مارت کر دیا۔

”اس کی پہلے تماشائی لو اور پھر اسے اٹھا کر اصر بلے کی اوٹ میں لے آؤ۔“ صدیقی نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

”تم نے اسے کیسے پہچان لیا اور کیسے ہم سے کہا کہ یہ کار کے نیچے موجود ہے جبکہ ہم تو اسے چیک نہیں کر سکے تھے اور اگر تم اسے ہیک نہ کرتے تو یہ ہمارے لئے مسئلہ بن سکتا تھا۔“ خاور نے کہا۔

”میں نے اسے کار کے نیچے کھسکتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔“ صدیقی نے کہا۔

اب کیا کرنا ہے۔ کیا عمران صاحب کو اطلاع دے دیں
صدیقی نے کہا۔ وہ اسے اٹھا کر سائیڈ میں درختوں کی طرف بڑھے چلے
جا رہے تھے۔

جیسے تم کہو۔ صدیقی نے کہا تو اس کے ساتھی اس کی بات
سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

کیا مطلب۔ کیا تم اطلاع نہیں دینا چاہتے۔ غدار نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

میرا خیال ہے کہ اس سے پوچھ گچھ کر کے ہم براہ راست مشن
مکمل کریں کیونکہ یہ ضروری تو نہیں کہ مشن عمران صاحب کے
ہاتھوں ہی مکمل ہو۔ صدیقی نے کہا۔

ہاں واقعی۔ تفصیلات تو ہم نے بھی سن لی ہیں باقی اس سے
معلوم ہو جائیں گی۔ چوہان نے کہا اور پھر باری باری سب نے
صدیقی کی بات کی تائید کر دی۔

عمران ہوٹل امسٹرڈم کے کمرے میں بیٹھا ایک رسالے کے
صفحہ میں مصروف تھا۔ یہ رسالہ اس نے ہوٹل کے بکسٹال سے
لیا تھا۔ رسالہ سلاکیہ کے اس علاقے کی قدیم تاریخ اور تفصیلی
مذاہب کے متعلق تھا کہ دروازہ کھلا اور جویا اندر داخل ہوئی۔

ارے کیا ہوا۔ خیریت۔ تمہارے چہرے پر نصیب دشمنان
کوشش کے تاثرات کیوں نظر آ رہے ہیں۔ کہیں تنور تو یاوہ نہیں آ
گیا۔ عمران نے رسالے سے نظریں اٹھا کر کمرے میں داخل ہوتی
ہوئی جویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

صدیقی اور اس کے ساتھی غائب ہیں۔ جویا نے قریب آ کر
نوش بھرے لہجے میں کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے
واقعی تشویش کے تاثرات موجود تھے۔

غائب ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا انہیں سلیمانی ٹویپاں مل گئی

ہی مطلب۔ میں کبھی نہیں تمہاری بات۔ جو یانے حیرت
ہے لے میں کہا۔

مصدر، تنویر اور کیپشن تشکیل۔ تم اور صاف صرف اس وقت
میں آتے ہو جب کوئی ٹارگٹ سامنے ہوتا ہے یا کوئی پلاننگ
ہی ہے لیکن ان لوگوں کا تعلق فور سٹارز سے ہے اور یہ اپنے طور پر
کرنے کے عادی ہیں اس لئے یہ یقیناً کام کر رہے ہوں گے۔ یہ
میری ہدایات کے پابند نہیں رہ سکتے۔ عمران نے کہا۔

لیکن کیا کام کر رہے ہوں گے۔ جو یانے کہا۔
میرا خیال ہے کہ انہیں کر سٹو فر کا کوئی نہ کوئی ٹیو مل گیا ہو گا
وہاں گئے ہوں گے۔ عمران نے کہا۔

کر سٹو فر تو کاننگ میں ہے جبکہ کاننگ یہاں سے کافی فاصلے پر
ہے اور اگر یہ اتنی دور جاتے تو لامحالہ تمہیں یا مجھے بتا کر جاتے۔
جو یانے کہا۔

ہاں۔ اصولاً تو بتا کر جانا چاہئے تھا لیکن اب میں کیا کہہ سکتا
ہوں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
کوئی بات کرتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو
انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

ہیس۔ مائیکل بول رہا ہوں۔ عمران نے کہا۔
نولی بول رہی ہوں مائیکل۔ تم اور تمہاری ساتھی عورت
اس وقت شدید خطرے میں ہو اس لئے جس قدر جلد ہو سکتے

ہیں۔ عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں پریشان ہوں عمران۔ صدیقی اور اس کے ساتھی تقریباً تین
گھنٹوں سے کمروں میں نہیں ہیں۔ وہ ہوٹل کے باہر گئے تھے اور یہ
ابھی تک ان کا پتہ نہیں چل سکا۔" جو یانے اسی طرح پریشان
ہے لہجے میں کہا۔

"تم نے کہاں کہاں پتہ کیا ہے۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

"میں نے پورے ہوٹل کا چکر لگایا ہے۔ باہر موجود چوکیداروں
سے پوچھا ہے لیکن کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ البتہ ایک چوکیدار
نے بتایا ہے کہ اس نے انہیں مین روڈ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا
تھا۔ چنانچہ میں مین روڈ تک کا چکر لگا آئی ہوں لیکن صدیقی اور اس
کے ساتھی کہیں بھی نہیں ہیں۔" جو یانے کہا۔

"تم نے اخبارات میں اشتہارات دیئے ہیں۔ ریڈیو اور ٹی وی پر
اعلانات کرائے ہیں یا نہیں۔" عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"تم کیسے آدمی ہو۔ تمہیں اپنے ساتھیوں کی فکر تک نہیں ہے۔
ناستش۔" جو یانے اہتجاجی بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو جو یانے صدیقی اور اس کے ساتھی کچھ نہیں ہیں بلکہ
سکریٹ سروس کے ارکان ہیں۔ وہ مصدر، تنویر اور کیپشن تشکیل سے
مختلف ہیں۔" عمران نے کہا تو جو یانے ایک بار پھر چونک پڑی۔

ہوٹل چھوڑ دو۔۔۔ دوسری طرف سے جولی کی انتہائی تشویش
 بھری آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔
 کیوں۔ کیا زلزلہ آنے والا ہے۔ عمران نے کہا۔
 ہاں۔ تمہارے دیگر ساتھی سب ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور اب
 خطرہ تمہاری طرف بڑھ رہا ہے۔ نکل جاؤ ورنہ۔۔۔ دوسری طرف
 سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ یکفکٹ ختم ہو گیا تو عمران کے
 چہرے پر حیرت اور پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔
 کیا ہوا۔ کس کا قون تھا۔ جولی نے چونک کر پوچھا۔
 جولی کا۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس
 کی بات دوہرا دی۔
 کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ صدیقی اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے
 ہیں۔ اوہ گاڈ۔ اس نے میرا دل انتہائی پریشان ہو رہا تھا۔ کیسے ہو
 سکتا ہے۔ جولی کی حالت تیزی سے غراب ہوتی جا رہی تھی۔
 تم ڈپٹی چیف ہو کر ایسی باتیں کر رہی ہو جویا۔ کیا تمہیں
 معلوم نہیں ہے کہ صدیقی اور اس کے ساتھی کیسے لوگ ہیں۔ انھوں
 آؤ میرے ساتھ۔ اس جولی کو اب کھل کر بتانا ہو گا۔ عمران نے
 کہا اور اٹھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولی بھی اٹھ
 کر اس کے پیچھے چل پڑی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے کے قریب
 پہنچتے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے توجڑا ہٹ کی طرح
 آوازوں کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں

ہاتھ کتنی تعداد میں گرم سلاخیں اترتی چلی گئی ہوں۔ اس کے ذہن
 میں جویا کی کربناک چیخ گونجی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن
 نکت تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح گہرے بادلوں میں بجلی
 کی ہر تھوڑا ہوتی ہے اسی طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کی ہر تھوڑا
 بھیلیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ
 ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی
 کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ کسی
 ہسپتال کے کمرے میں بیڈ پر پڑا ہوا ہے۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ
 اکھیل تھا۔ صرف چہرہ اس کیل سے باہر تھا جبکہ اس کا جسم بالکل
 بے حس و حرکت تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ منظر
 کسی غمی سین کی طرح گھوم گیا جب وہ ہوٹل اسیریل کے کمرے میں
 موجود تھے کہ جولی کا قون آیا اور عمران اور جولی اٹھ کر دروازے کی
 طرف جا ہی رہے تھے کہ اچانک دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی
 آوازوں کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کے جسم میں نجانے کتنی گرم
 سلاخیں اترتی چلی گئی تھیں اور پھر اس کے ذہن میں جویا کی انتہائی
 کربناک چیخ بھی موجود تھی۔ اس نے بلدی سے گردن گھمائی تو اس
 کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ ساتھ والے
 بیڈ پر جویا موجود تھی اور اس کے جسم پر بھی سرخ رنگ کا اکھیل تھا
 بلکہ اس کا چہرہ کیل سے باہر تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن
 ہر اس قدر پر سکون تھا جیسے وہ گہری نیند سو رہی ہو۔ اسی لمحے دروازہ

کھلا اور ایک نرس اندر داخل ہوئی۔

"اوہ۔ آپ کو ہوش آگیا۔ میں ڈاکٹر کو اطلاع کرتی ہوں۔" نرس نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑنے لگی۔
"ایک منٹ سسٹر۔" عمران نے کہا تو نرس رک گئی۔
"ہم کہاں ہیں۔" عمران نے پوچھا۔

"ہسپتال میں۔" نرس نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا مطلب تھا کہ کس شہر کے ہسپتال میں۔" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سلاکیہ کے دارالحکومت سراگ کے نیشنل ہسپتال میں۔" نرس نے جواب دیا۔

"ہمارے اور ساتھی بھی تھے۔ ان کا کیا ہوا۔" عمران نے کہا۔

"اور ساتھی۔ وہ کون ہیں۔ آپ دونوں کو ویسٹ فیلڈ سے اجتماعی ایمرجنسی میں جہاں پہنچایا گیا ہے۔ آپ کے جسم میں چھ گولیاں لگی تھیں اور آپ کی ساتھی کے جسم میں دو گولیاں۔ آپ دونوں کی حالت بے حد خراب تھی لیکن اس کے باوجود آپ دونوں بچ گئے کیونکہ آپ دونوں کی قوت مدافعت عام لوگوں سے سینکڑوں گنا زیادہ ہے۔" نرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور تیزی سے واپس چلی گئی۔

"کیا ہوا۔ کس نے فائرنگ کی اور کس نے ہمیں یہاں عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے وہی نرس تھی۔
آپ کو ہوش آگیا۔ گڈ مسٹر۔ آپ اور آپ کی ساتھی خاتون واقعی خوش قسمت ہیں ورنہ جس حالت میں آپ دونوں یہاں پہنچتے تھے ہمیں آپ کے بچ جانے کی ایک فیصد بھی امید نہ تھی۔" ڈاکٹر نے قریب آکر کہا۔

"بے حد شکریہ ڈاکٹر۔ لیکن میرا جسم حرکت نہیں کر رہا۔" عمران نے کہا۔

"آپ کے جسم کو ہم نے بیڈ کے ساتھ کھپ کر دیا تھا تاکہ آپ زخم خراب نہ ہوں۔ آپ کی ساتھی عورت کو آپ سے پہلے ہوش آیا تھا لیکن میں نے انہیں آرام کرنے کی غرض سے طویل بے ہوشی بخشنے لگا دیا ہے اور اب آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو گا تاکہ آپ مزید زخم پر ٹھیک ہو سکیں اور آپ کے زخم بھی مستقل ہو سکیں۔" ڈاکٹر نے کہا۔

"اوہ۔ اس کی ضرورت نہیں ڈاکٹر۔ آپ یہ بتائیں کہ ہمیں یہاں کیسے بچایا گیا ہے۔" عمران نے کہا۔

"ہوٹل امپیریل کی مالک مس جولی نے۔" ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"کیا مس جولی سے میری بات ہو سکتی ہے۔" عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ میں ترس کو کہہ دیتا ہوں وہ آپ کی بات فون پر کرادے گی۔" ڈاکٹر نے کہا۔

"شکریہ۔ آپ میرے جسم کے کلپ ہٹا دیں۔ مجھے بے حد ہلش ہو رہی ہے۔" عمران نے کہا۔

"سسر کلپ ہٹا دو اور مائیکل صاحب کی بات مس جولی سے کر دو۔" ڈاکٹر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"مسٹر مائیکل۔ کیا جولی آپ کی دوست ہے۔" ترس نے کسل ہٹا کر کلپ کھولتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا جولی میرے لئے پریشان رہی ہے۔" عمران نے ترس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اس سوال کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایک بار آپ کو وہ دیکھنے آئی تھی اور دو تین بار اس نے فون بھی کیا ہے۔" ترس نے جواب دیا۔

"ہمیں یہاں آنے ہوئے کتنا عرصہ گزرا ہے۔" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"دو روز ہو گئے ہیں۔" ترس نے جواب دیا اور پھر وہ واپس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی

تو اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑنے لگیں لیکن وہ ہوسٹ بچے کو شش کرتا رہا اور پھر چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ترس اندر

داخل ہوئی اور وہ عمران کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر اچھل پڑی۔

"ارے۔ ارے۔" رجنوں کے ٹانگے ٹوٹ جاتیں گے۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔" ترس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بے فکر رہو۔ میرے جسم میں موجود ٹانگے بھی میرے طرح ڈیٹ ہی ہوں گے۔" عمران نے کہا تو ترس بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ جیسا دلیر اور بہادر مریض ہیں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ یہ بچے فون ہیں اور یہ نمبر بھی۔ آپ کی دوست جولی نے لکھ کر دیا تھا آپ کے لئے۔" ترس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک

آن میں اور ساتھ ہی ایک چھوٹا سا کاغذ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ "شکریہ۔" عمران نے کہا اور کاغذ لے کر اس نے نمبر دیکھے

پھر فون میں آن کر کے اس نے نمبر پر ریس کرتے شروع کر دیئے اس دوران خاموشی سے واپس چلی گئی تھی۔

"اسیریل ہوٹل۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

"جولی سے بات کرائیں۔ میں سرائگ کے نیشنل ہسپتال سے بل بول رہا ہوں۔" عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جولی بول رہی ہوں۔" چند لمحوں بعد جولی کی آواز

سنائی دی۔ "مائیکل بول رہا ہوں۔ پہلے تو میں جہاز خصوصی طور پر شکریہ

اوا کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے ہمیں یہاں ہسپتال بھجوا دیا اور ہمارا علاج کرایا اور شاید ہم دونوں زندہ نہ رہتے۔" عمران نے کہا۔
 "اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے مائیکل۔ یہ میرا فرض تھا۔ دوسری طرف سے جولی نے کہا۔

"تم نے فون کیا تھا اور اس کے بعد فوراً ہی ہم پر حملہ ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ حملہ کر سٹوفر کی طرف سے کیا گیا ہے لیکن پھر کر سٹوفر نے تمہیں اس بات کی کیسے اجازت دے دی کہ تم نے ہمیں ہسپتال بھجوا دیا۔" عمران نے کہا۔

"یہ حملہ کر سٹوفر کی طرف سے نہیں ہوا تھا بلکہ لیبارٹری کے سیکورٹی اینجینئر رابنسن کی طرف سے ہوا تھا۔ اس کے حکم پر ہوئی میں موجود اس کے دو آدمیوں نے حملہ کیا تھا۔ اس کے بعد وہ بھاگ گئے تھے جس پر میں نے فوری طور پر تمہیں بچانے کے لئے اپنے طور پر ہسپتال بھجوا دیا اور رابنسن کو کپڑے دیا کہ تم ہلاک ہو چکے ہو۔ اس پر رابنسن مطمئن ہو گیا اور بات بن گئی۔" جولی نے کہا۔

"تم نے ہمارے ساتھیوں کے بارے میں کہا تھا کہ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی کیا تفصیل ہے۔" عمران نے کہا۔

"مجھے رابنسن نے فون کیا تھا کہ تمہارے ساتھیوں نے کر سٹوفر کے آدمیوں کو زیر و پا اسٹ پر ہلاک کر دیا ہے۔ اس نے کسی خصوصی مشین کے ذریعے یہ سب کچھ مارک کیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ اس نے کسی خصوصی ریز کے ذریعے تمہارے ساتھیوں کو بھی

ہلاک کر دیا ہے اور ان کی وجہ سے اس نے تمہاری ہلاکت کا بھی حکم دے دیا تھا۔ اس کے دو آدمی ہوٹل میں موجود تھے۔ انہوں نے فوری طور پر تم پر حملہ کر دیا۔ میں نے تمہیں فون کر کے بچ نکلنے کے لئے کہا اور تم شاید میری بات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ان لوگوں نے حملہ کر دیا اور چونکہ تم مکمل طور پر ہٹ ہو گئے تھے اس لئے وہ لوگ یہ سمجھ کر چلے گئے کہ تم ہلاک ہو گئے ہو لیکن جب میں وہاں پہنچی تو تم ابھی زندہ تھے۔ ہوٹل میں ایمرجنسی کے لئے ایک ریوینس موجود تھی۔ اس پر میں نے تمہیں اپنے خاص آدمیوں کے ذریعے کانسنگ بھجوا دیا اور وہاں سے ایک خصوصی ادارے کی ایمرجنسی کے ذریعے تمہیں سراگ بھجوا دیا گیا کیونکہ تمہاری حالت ابھی بھی تھی کہ کانسنگ میں تمہارا علاج ہو ہی نہ سکتا تھا۔ بہر حال تمہیں زندگی ملی ہے اور اب میری درخواست ہے کہ تم سراگ سے واپس چلے جاؤ۔" جولی نے کہا۔

"میرے ساتھیوں کی لاشیں تو تلاش کر لو۔ وہ بھی تو ہم نے لے لی ہوں گی۔" عمران نے کہا۔

"میں نے تلاش کرائی تھیں لیکن وہاں احاطے سے صرف کر سٹوفر کے ساتھیوں کی لاشیں ملی ہیں۔ تمہارے ساتھیوں کی لاشیں نہیں ملی۔ میرا خیال ہے کہ رابنسن نے انہیں اٹھوا لیا ہو گا اور پھر انہیں ماریا ہو گا۔" جولی نے کہا۔

"کر سٹوفر کہاں ہے۔" عمران نے پوچھا۔

مدینہ اپنے ساتھیوں سمیت سراگ کی ایک رہائشی کو ٹھی میں
 پہنچا۔ انہیں ویسٹ فیلڈ سے جہاں آئے ہوئے دو روز گزر گئے
 تھے۔ انہوں نے کر سٹوفر سے جبراً لیبارٹری کے حفاظتی نظام اور اس
 میں نصب خصوصی آلات کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر لی
 تھی۔ چونکہ کر سٹوفر اس تشدد سے آغوش ہلاک ہو گیا تھا اس لئے
 انہیں نے عمران اور جولیا کو بتائے بغیر فوری طور پر سراگ پہنچ کر
 وہاں سے خصوصی اسلحہ حاصل کر کے واپس آکر اس لیبارٹری پر حملہ
 کرنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ کر سٹوفر نے بتایا تھا کہ لیبارٹری کے
 اندر سے بھی امیگریشن ہوٹل کے تمام حصوں کی نگرانی اور چیکنگ کی
 جا سکتی ہے اور کر سٹوفر نے ویسٹ فیلڈ سے زبرد پواسٹ پر آنے سے
 پہلے لیبارٹری سیکورٹی انتہا پر راج راہنہ کو عمران اور اس کے ساتھیوں
 کے بارے میں تمام تفصیل بتا دی تھی اس لئے انہوں نے واپس
 ہوئے جانے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ اس طرح راہنہ انہیں چیک

وہ بھی نظر نہیں آیا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ راہنہ کے پاس
 لیبارٹری میں ہی چلا گیا ہو۔ جولیا نے جواب دیا۔
 "اوکے۔ ایک بار پھر شکریہ۔" عمران نے کہا اور اس کے
 ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا۔ گو جولیا نے جو کچھ بتایا تھا اور اس
 کے ساتھیوں کی طرف سے اب تک کوئی رد عمل بھی ظاہر نہیں ہوا
 تھا اس لئے جولیا کی بات درست بھی ہو سکتی تھی لیکن نہانے کیا
 بات تھی کہ عمران کا دل مطمئن تھا۔ وہ اب بیڈ پریسٹ کر سٹوفر
 تھا کہ ڈاکٹر کو کہہ کر وہ جہاں سے چھٹی کرے اور پھر سیدھا ویسٹ
 فیلڈ پہنچ کر اپنے ساتھیوں کو تلاش کرے اور پھر لیبارٹری کا بھی خاتمہ
 کر دے۔ اس لئے اب اسے ڈاکٹر یا نرس کا انتظار تھا۔

کر سکتا تھا اور وہ انہیں وہاں کسی بھی طریقے سے ختم کر سکتا تھا اس لئے ان سب نے یہی سوچا تھا کہ سراگ سے خصوصی اسلحہ لے کر وہ واپس آئیں اور ایک سپیشل راستے سے وہ لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں اپنا مشن مکمل کریں۔ اس کے بعد وہ اطمینان سے ہوٹل میں داخل ہو کر عمران اور جولیا سے ملیں گے۔ اس طرح ان کے خلاف ہر قسم کا خطرہ بھی ختم ہو جائے گا اور ان کا مشن بھی مکمل ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ وہاں سے مین روڈ پر آئے اور پھر ایک بس میں سوار ہو کر وہ کاننگ اور کاننگ سے ہوائی جہاز کے ذریعے وہ سراگ پہنچ گئے۔ یہاں انہوں نے ایک پراپرٹی ڈیلر سے رہائشی کوٹھی حاصل کی کیونکہ جس قسم کا اسلحہ وہ ساتھ لے جانا چاہتے تھے اسے وہ ہوٹل میں نہ رکھ سکتے تھے اور نہ ہی اسے جہاز میں لے جایا جاسکتا تھا اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ کوٹھی کے ساتھ ساتھ وہ کاریں اس ڈیلر سے حاصل کریں گے اور پھر ان کی واپسی کار میں ہی ہوگی۔ اس طرح وہ آسانی سے مطلوبہ اسلحہ وہاں تک بغیر کسی رکاوٹ کے لے جاسکیں گے لیکن اس مخصوص اسلحہ کے حصول کے لئے انہیں اجتماعی محنت لگ دو کرنا پڑی تھی اور بڑی مشکل سے دو روز کی مسلسل بھاگ دوڑ کے بعد آخر کار وہ اپنا مطلوبہ اسلحہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

”صدیقی۔ ہم سے اجتماعی بھیاں تک غلطی ہوئی ہے۔“ اچانک نعمانی نے کہا تو صدیقی سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

”کیسی غلطی؟“ صدیقی نے چونک کر پوچھا۔
”دو روز گزر گئے ہیں اور ہم نے نہ ہی عمران صاحب سے رابطہ کیا ہے اور نہ اپنے بارے میں کسی کو اطلاع دی ہے۔ ظاہر ہے وہ ہمارے بارے میں سخت پریشان ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب نے ہمارے بارے میں چیف کو بھی رپورٹ دے دی ہو۔“
”یہی صورت میں تو تم کچھ سکتے ہو کہ ہمارا کیا حشر ہو گا۔“ نعمانی نے کہا۔

”جہاری بات درست ہے لیکن عمران صاحب تو نہیں البتہ مس پروڈیوٹر پریشان ہوں گی۔“ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”کیوں۔ عمران صاحب کیوں پریشان نہیں ہوں گے۔“ نعمانی نے حیران ہو کر پوچھا۔

”پریشانی کا لفظ ان کی لغت میں ہی نہیں ہے۔ ویسے بھی انہیں باکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان پر جس قدر بحروسہ ہے وہ شاید ریکسٹو کو بھی نہ ہو اس لئے وہ یہ تو سوچ سکتے ہیں کہ ہم انہیں اطلاع دے بغیر چلے گئے ہیں لیکن اتنی بات وہ بھی سمجھتے ہوں گے کہ ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں مشن کے لئے ہی کر رہے ہیں اور تم نے دیکھا کہ جہاں ہم دن رات کس قدر مصروف رہے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اگر ہم وہاں فون کر کے اطلاع دیتے تو ہو سکتا تھا کہ یہ اطلاع رابنن تک پہنچ جاتی۔ البتہ اب ان سے رابطہ کیا جاسکتا ہے کسی بھی فرضی نام سے۔“ صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور

اور اب وہ ٹھیک ہیں۔ آپ وہاں جا کر ان سے مل لیں۔
طرف سے جولی نے کہا تو صدیقی نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر رسیور
رکھ دیا۔

عمران صاحب اور مس جولیہاں سراگ کے ہسپتال میں
ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نعمانی نے کہا۔

پہلے اس عورت نے کہا کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں اور اب یہ جولی
انہیں ہسپتال میں بتا رہی ہے۔ عجیب چکر چل گیا ہے ہمارے
بچے۔ صدیقی نے استہائی اٹھے ہوئے لہجے میں کہا۔

ہسپتال کال کر کے معلوم کر لو۔ جویہاں نے کہا تو صدیقی
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور پھر انکو انری کے نمبر پر لے کر کے اس
نے انکو انری آپریٹر سے نیشنل ہسپتال کا نمبر معلوم کیا اور پھر کریڈل
دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نیشنل ہسپتال کے نمبر پر لے کر
دیئے۔

نیشنل ہسپتال۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

جہاں روم نمبر بارہ میں مسٹر مائیکل اور مس مارگریٹ موجود
ہیں۔ ان سے میں فون پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میرا نام چیف انسپکٹر
مارشل ہے۔ صدیقی نے کہا۔

روم نمبر بارہ۔ ایک منٹ ہولڈ کیجئے۔ دوسری طرف سے
کہا گیا۔

ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف
آواز سنائی دی۔
ہیں۔ صدیقی نے کہا۔

سر آپ پانچ منٹ بعد دوبارہ اس نمبر پر فون کیجئے۔ اس نمبر پر
آپ کی بات مسٹر مائیکل سے ہو جائے گی۔ دوسری طرف سے
کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا۔

اوکے۔ شکریہ۔ صدیقی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
اس کا مطلب ہے کہ جولی نے درست بتایا ہے۔ نعمانی

نے کہا۔
دیکھو ابھی بات ہوگی تو پتہ چل جائے گا۔ صدیقی نے کہا۔
وہ صدیقی سمیت سب کے چہرے سے ہونے لگے۔ پھر پانچ منٹ
بعد صدیقی نے رسیور اٹھایا اور بتائے گئے نمبر پر لے کر شروع کر
دیئے۔

ہیلو۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
مسٹر مائیکل سے بات کرائیں۔ صدیقی نے کہا۔

کیا۔ کیا مطلب۔ کیا اب دوسری دنیا میں بھی فون لائن بچھ گئی
ہے۔ اچانک عمران کی مخصوص آواز سنائی دی تو صدیقی تو
صدیقی باقی ساقھی بھی بے اختیار اچھل پڑے۔

عمران صاحب۔ میں صدیقی بول رہا ہوں۔ صدیقی نے
اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

”اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ کیا فون لائن اب دوسری دنیا میں بھی پہنچ چکی ہے کیونکہ تمہارے بارے میں تو مجھے یہی اطلاع ملی تھی اور مسلسل مل رہی ہے کہ تم لوگ دوسری دنیا میں پہنچا دیئے گئے ہو۔“ عمران نے کہا۔

”جبکہ ہمیں آپ کے بارے میں یہی اطلاع ملی تھی۔ بہر حال ہم آ رہے ہیں۔“ صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”آؤ چلیں۔ وہاں ساری باتیں کھل کر ہو جائیں گی۔“ صدیقی نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ بھی بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”خاور۔ تم ہمیں رکھو یہاں اجتماعی حساس اسلحہ موجود ہے۔ ہم عمران صاحب سے مل کر واپس آ رہے ہیں۔“ صدیقی نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد صدیقی، پوہان اور نعمانی تینوں کار میں سوار نیشنل ہسپتال کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے اور پھر نیشنل ہسپتال میں انہیں کمرہ نمبر بارہ تک پہنچا دیا گیا اور وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے بیڈ پر پڑا ہوا عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ اتنی جلدی ویسٹ فیلڈ سے یہاں سراگ پہنچ گئے ہو تم۔ حیرت ہے۔ یہ دنیا آخر کس قدر تیز رفتار ہوتی جا رہی ہے۔“ عمران نے کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھ بھی بے اختیار ہنس

”س جویا کو کیا ہوا ہے۔ کیا یہ بے ہوش ہیں۔“ صدیقی نے ساتھ والے بیڈ پر آنکھیں بند کئے پڑی ہوئی جویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”محترمہ طویل بے ہوشی کا انکیشن لگاتے سہانے خواب دیکھ رہی ہیں اور اسی کی وجہ سے تو میں یہاں بندھا بیٹھا ہوں ورنہ شاید ایک میں ویسٹ فیلڈ پہنچ چکا ہوتا۔“ بیٹھو۔ عمران نے کہا اور انہیں وہاں موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے اور پھر عمران کے پوچھنے پر جی نے ایک آدمی کو پر اسرار انداز میں فون کالیں کرنے، زبردستی پر کر سٹوفر اور اس کے ساتھیوں پر حملے سے لے کر کر سٹوفر کے تمام تفصیلات معلوم کر کے ان کا سراگ آنا اور اسلحہ وغیرہ اس کے واپس اسیریل ہوٹل فون کرنے اور وہاں سے پہلے ان کی ناکت کی خبر اور پھر مادام جولی کو کال کرنے اور اس نے ان کے سامنے بتانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

”لیکن تمہیں فون کر کے مجھے اطلاع تو دینی چاہئے تھی۔ اگر ہم یہ نہ کر یہاں نہ پہنچ جاتے تو واقعی تم سب کی اس طرح گمشدگی سے لئے مستعد بن جاتی۔ جویا پہلے ہی تمہارے غائب ہونے پر ہی تھی اور اسی پریشانی کے چکر میں ہم پر اچانک حملہ ہوا۔“ عمران نے کہا اور پھر اس نے حملے میں زخمی ہونے سے لے کر یہاں پہنچنے اور پھر جولی سے ہونے والی تمام بات چیت تفصیل سے

دوہرا دی۔

جولی نے واقعی قابل قدر کام کیا ہے عمران صاحب درجہ جس طرح آپ زخمی ہوئے تھے بڑا مسئلہ بن جاتا۔ صدیقی نے کہا۔

ہاں۔ جولی نے ہم پر احسان کیا ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

اب آپ کا کیا پلان ہے۔ صدیقی نے کہا۔

وہی جو تمہارا تھا یعنی مشن مکمل کرنے کا۔ لیکن بشرطیکہ تم اجازت دو تو۔ عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران صاحب۔ لیڈر تو آپ ہیں اور آپ اجازت ہم سے مانگ رہے ہیں۔ صدیقی نے کہا۔

دوسری ٹیم کا لیڈر میں ہی ہوتا تھا لیکن اب جب چیف نے تم لوگوں کو بھیجا ہے تو میں لیڈر تو ایک طرف مضمون معطل بن کر گیا ہوں۔ عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران صاحب۔ اصل میں خود کام کرنے کی عادت پڑ گئی ہے ہمیں۔ بہر حال آئندہ کوتاہی نہیں ہو گی۔ اس بار صحت کر دیں۔ صدیقی نے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

ایسی کوئی بات نہیں۔ تم نے جس انداز میں ساری کارروائی کی ہے اس سے مجھے واقعی بے حد خوشی ہوئی ہے کہ تم لوگوں نے از خود بے حد کام کر لیا ہے۔ عمران نے کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر مسرت کے تاثرات پھیلنے چلے گئے۔

تھامسن اپنے آفس میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا کہ بڑے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی اور تھامسن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

ہاں۔ آپ اس طرح بے چین ہیں۔ آنے والی لڑکی جس نے ہینز کی پیٹ اور لیڈر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی دروازے میں ہی کھڑی ہو کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

آؤ جینی۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا۔ تھامسن نے ایک طویل دیر لیتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر آفس ٹیبل کے چپے اپنی کرسی پر بٹھ گیا۔ لڑکی جس کا نام جینی تھا میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

تمہیں نائف کے بارے میں اطلاع ملی ہے۔ تھامسن نے

"ناف کے بارے میں۔ نہیں۔ کیسی اطلاع۔ کیا ہوا ہے اسے۔" جینی نے چونک کر پوچھا۔

"ناف اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیا گیا ہے۔" تھامس نے کہا تو جینی کا چہرہ لکھت لکھت ہنسنے میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔

"ناف کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" جینی نے رک رک کر کہا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے الفاظ خود بخود اس کے من سے باہر نکل رہے ہوں۔

"یہ درست ہے۔ ناف کی لاش بھی واپس آ چکی ہے۔" تھامس نے کہا۔

"باس۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ناف جیسا لکھت کیسے ہلاک ہو سکتا ہے۔" جینی نے کہا۔

"ناف اپنی حماقت سے مارا گیا ہے جینی۔" تھامس نے کہا۔ "حماقت سے۔ کیا مطلب باس۔" جینی نے کہا۔ اس کا لہجہ

اب قدرے نارمل ہو گیا تھا جیسے وہ حیرت کے پہلے تھکنے سے باہر آ گئی ہو لیکن اس کے چہرے پر موجود ہنسنے کی لہجہ ابھی تک موجود تھی۔

"اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کو بے ہوش کر دیا تھا اور وہ احمق انہیں عام سے لکھت سمجھ رہا تھا اور انہیں فوری طور پر

ہلاک کرنے کی بجائے سٹیشن ویگن میں ڈال کر کانگ سے ویسٹ فیلڈ لے گیا اور وہاں سے انہیں ایک زرعی فارم لے گیا جہاں جا کر

میں ہوش میں لایا گیا۔ نتیجہ یہ کہ انہوں نے کونیشن بدل دی۔ ناف اور اس کے ساتھی مارے گئے اور وہ لوگ بچ کر نکل گئے۔" تھامس نے کہا۔

"ویسٹ فیلڈ۔ اتنی دور کیوں۔ وہاں جانے کی ناف کو کیا ہمت تھی۔" جینی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے جو تفصیل معلوم کی ہے اور اس تفصیل سے جو نتائج نکلتے ہیں اس کے مطابق ہوا یہ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے رسالوں کلب میں گھس کر رسالوں کو اغوا کیا اور اپنی رہائش گاہ لے گئے۔" رسالوں جہاں اسرائیلی انجنت تھا اور اسے میزائل

لیبارٹری کے بارے میں علم تھا بلکہ ایک لحاظ سے وہی اس لیبارٹری کا بھاری تھا جبکہ سلاکیہ حکومت حتیٰ کہ مجھے بھی اس لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہ بتایا گیا تھا۔ لیبارٹری دراصل اسرائیل کی تھی اور

اب اسے ہمارے آدمیوں پر بھروسہ نہ تھا لیکن ناف کے رسالوں کے احتمالی گہرے تعلقات تھے اس لئے اسے معلوم تھا کہ رسالوں کو

لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہے لیکن رسالوں نے اسے محل وقوع بتانے سے انکار کر دیا کیونکہ بقول اس کے اس نے اس سلسلے

مقدس حلف اٹھایا ہوا ہے۔ ان پاکیشیائی بمبٹوں کو بھی اس لیبارٹری کے محل وقوع کی تلاش تھی اس لئے وہ رسالوں کو اغوا کر

لے گئے تھے۔ ناف نے جلد ہی رسالوں کا سراغ لگا لیا اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت وہاں ان کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا اور وہاں اس نے

تو پھر اب انہیں کہاں تلاش کیا جائے۔ جینی نے کہا۔
 کیا تم اس مشن پر کام کرنا چاہتی ہو۔ تھامسن نے کہا۔
 بالکل کروں گی پاس۔ نائف میرا گہرا دوست تھا۔ میں نے اس
 انتقام بھی لینا ہے اور ان دشمن ایجنٹوں کا خاتمہ بھی کرنا
 جینی نے کہا۔

تم میں واقعی ایسی صلاحیتیں ہیں کہ تم یہ کام کر سکتی ہو تو اس
 سلسلے میں تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں کہ امسیریل ہوٹل کی مالک
 اس لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہے کیونکہ وہ ڈیل ایجنٹ
 ہے۔ سلاکیہ کی بھی اور اسرائیل کی بھی اس لئے اسے یقیناً معلوم ہو
 گا کہ یہ لوگ کہاں ہیں۔ تھامسن نے کہا۔

نھیک ہے پاس۔ اس سے میں خود معلوم کر لوں گی۔ وہ
 بارے میں بہت اچھی طرح جانتی ہے اور وہ میری گرل گرینڈ
 ہے۔ البتہ یہ بات مجھے پہلی بار معلوم ہوئی ہے کہ وہ اسرائیلی
 ہے۔ جینی نے کہا۔

ایک بات غور سے سن لو جینی۔ تم نائف کے بارے میں اچھی
 جانتی ہو کہ وہ کس قدر باصلاحیت ایجنٹ تھا لیکن وہ ان لوگوں
 کے ہاتھوں مارا گیا ہے تو تم نے بھی اگر معمولی سی غفلت کا مظاہرہ
 کیا تو تمہارا بھی یہی انجام ہو سکتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ سلاکیہ
 کثرتِ سردی کے بہترین ایجنٹ اس طرح ہلاک ہو جائیں۔ اس
 نے تم نے انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا ہے اور جیسے ہی تم ان

باہر سے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے پاکیشیائی ایجنٹوں کو
 بے ہوش کر لیا لیکن اس دوران پاکیشیائی ایجنٹ رسالڈن سے پوچھ
 گچھ کر کے اسے ہلاک کر چکے تھے اس لئے نائف نے سمجھا کہ انہوں
 نے رسالڈن سے لامحالہ لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیا ہو گا اور
 وہ اب ان سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنا چاہتا تھا اور اسے
 معلوم تھا کہ رسالڈن کے اغوا کا علم کلب کے آدمیوں کو ہو جائے گا
 اس لئے وہ بھی یہاں پہنچ سکتے ہیں اور اس طرح مداخلت ہو گی اس
 لئے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کانسنگ سے نکال کر ویسٹ
 فیلڈ لے گیا اور پھر وہاں مارا گیا۔ تھامسن نے تفصیل سے بات
 کرتے ہوئے کہا۔

ہو نہر۔ نائف نے واقعی حماقت کی۔ ایسے دشمنوں کو تو ایک
 لمحے کی بھی مہلت نہیں ملنی چاہئے تھی۔ لیکن اب یہ دشمن ایجنٹ
 کہاں ہیں۔ جینی نے کہا۔

آخری اطلاع کے مطابق ویسٹ فیلڈ کے امسیریل ہوٹل میں
 دیکھے گئے ہیں لیکن پھر اچانک وہ غائب ہو گئے۔ اب نہانے کہاں
 ہوں گے۔ تھامسن نے کہا۔

وہ لیبارٹری کہاں ہے۔ جینی نے پوچھا۔
 اس بارے میں مجھے کیا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ صرف
 پریذیڈنٹ صاحب اور پرائم منسٹر صاحب کو علم ہے اور ان سے ہم
 پوچھ نہیں سکتے۔ تھامسن نے کہا۔

لوگوں سے ٹکراؤ تم نے انہیں فوری ہلاک کر دینا ہے۔ ان کو ایک لمحے کی بھی اہلیت دینا حماقت ہوگی۔ تمہا من نے کہا۔

یس باس۔ میں سمجھتی ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اپنے سیکشن سمیت آج ہی ویسٹ فیلڈ پہنچوں گی اور پھر میں ان کا سراغ لگا لوں گی چاہے یہ پاتاں میں کیوں نہ چھپ جائیں۔ جینی نے کہا اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

دش یو گڈ لک۔ تمہا من نے کہا تو جینی نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس میں موجود تھی۔ اس نے وہاں کرسی پر بیٹھتے ہی فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پر بس کر کے اس نے انکوائری سے ویسٹ فیلڈ کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر ویسٹ فیلڈ فون کر کے وہاں انکوائری سے اس نے امیریل ہوٹل کا نمبر معلوم کر کے وہاں فون کر دیا۔

امیریل ہوٹل۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

سراگ سے جینی بول رہی ہوں۔ جولی سے بات کراؤ۔ جینی نے کہا۔

ہو لڈ کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیلو۔ جولی بول رہی ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی

آواز سنائی دی۔

جینی بول رہی ہوں جولی۔ سراگ سے جینی نے کہا۔ اور جینی تم۔ کیسے یہاں فون کیا ہے۔ جولی نے حیرت سے بچہ میں کہا۔

جس تو معلوم ہو گا کہ ٹائف کے ساتھ کیا ہوا ہے اور ٹائف کا بچہ ساتھ کیا تعلق تھا۔ اس لئے اب ٹائف کی جگہ یہ کہیں چیف کے سیکشن کو دے دیا ہے اور میں نے اس کہیں کو نہ صرف مل کرنا ہے بلکہ ٹائف کی موت کا انتقام بھی لینا ہے۔ جینی نے دے دیا جاتی سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ تو میں اس سلسلے میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں۔ جولی نے کہا۔

سنو جولی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم سلاکیہ کے ساتھ ساتھ اسرائیل کے لئے بھی کام کرتی ہو اور ٹائف بھی ان ہیکٹوں کو لے کر جہاز سے پاس پہنچا تھا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ٹائف تمہارے پاس کئی کئی روز رہتا تھا اور تم رسالڈن کی بھی دوست رہی ہو اس لئے تم ہی اس سارے کھیل کا مرکزی کردار ہو اس لئے تمہیں لازماً معلوم ہو گا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ اب کہاں ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہیں بہر حال میرے ساتھ تعاون کرنا ہو گا۔ جینی نے کہا تو دوسری طرف سے جولی بے اختیار ہنس پڑی۔

مجھے خود ٹائف کی موت کا بے حد افسوس ہے جینی اور ان پاکیشیائی ہیکٹوں نے رسالڈن کو بھی ہلاک کر دیا ہے لیکن تمہیں

اب زیادہ جوش میں آنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تم سے پہلے ہی ان ہفتوں کا خاتمہ کیا جا چکا ہے۔ جونی نے کہا۔

کیا کہہ رہی ہو۔ خاتمہ کیا جا چکا ہے۔ کیسے۔ کب۔ جینی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

یہ گروپ ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل تھا اور میرے ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا۔ رسالڈن کا نائب کر سٹوفر ان کے خلاف حرکت میں آگیا تھا۔ اس گروپ کے چار افراد نے اسے اور اس کے آٹھ ساتھیوں سمیت ویسٹ فیلڈ کے ایک علاقے میں گھمے دیا۔ نتیجہ یہ کہ کر سٹوفر اور اس کے آٹھ ساتھی ہلاک کر دیئے گئے۔ کر سٹوفر کے اسسٹنٹ رابنسن کو جب اطلاع ملی تو اس نے ان چاروں کا خاتمہ کر دیا اور ان کی لاشیں بھی بقول اس کے اس نے جلا کر رکھ کر دیں۔

اس کے ساتھ ہی اس کے آدمیوں نے میرے ہوٹل میں اس گروپ کے باقی دو افراد جن میں ایک عورت تھی اور ایک مرد پر حملہ کر دیا اور ان پر فائرنگ کھول دی گئی جس کے نتیجے میں یہ دونوں شدید زخمی ہو گئے۔ چونکہ یہ واردات میرے ہوٹل میں ہوئی تھی اس نے اپنے ہوٹل کی ساکھ بچانے کے لئے مجھے ان دونوں کو ہسپتال پہنچانا پڑا۔ وہاں سے ان کی فحشاء حالت کے پیش نظر انہیں سراگ کے نیشنل ہسپتال بھجوا دیا گیا اور آخری اطلاع تک وہ نیشنل ہسپتال کے کمرہ نمبر بارہ میں موجود تھے اور ان کی حالت اب خطرے سے باہر تھی۔ ان میں مرد کا نام مائیکل اور عورت کا نام مارگرٹ ہے۔ اس

ی گروپ میں سے یہی دو باقی بچے ہیں لیکن وہ بھی شدید زخمی ہوئی نے کہا۔

اوہ۔ یہاں سراگ میں۔ ویری گڈ۔ اب میں ان سے نو دہی کر لوں گی۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ایک بات میں بتا دوں جینی۔ کو مجھے معلوم ہے کہ تم بہت صلاحیت رکھتے ہو لیکن یہ مائیکل دھیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ہے۔ اس کا اصل نام علی عمران ہے اس سے جو کچھ کرنا سوچا کچھ کر لیا۔ جونی نے اسے نکھاتے ہوئے ہوئے کہا۔

تم فکر مت کرو۔ گڈ باقی۔ جینی نے کہا اور اس نے اپنا دیا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکو اسٹی سے نیشنل ہسپتال کے ستر معلوم کئے اور پھر نیشنل ہسپتال کے نمبر بارہس کر دیئے۔

نیشنل ہسپتال رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز آئی۔

روم نمبر بارہ میں مائیکل اور مارگرٹ دو سرخس ہیں ان کے پاس میں معلوم کرنا تھا۔ جینی نے کہا۔

وہ دونوں آج صبح ہی ڈسچارج ہو چکے ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جینی بے اختیار اچھل پڑی۔

اوہ۔ کہاں گئے ہیں وہ۔ جینی نے چونک کر پوچھا۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سراگ کی اس رہائش گاہ میں موجود تھا جو اس کے ساتھیوں نے ویسٹ فیلڈ سے واپس آکر حاصل کی تھی اور پھر جہاں سے وہ نیشنل ہسپتال گئے تھے۔ ان کے وہاں پہنچنے پر جو یا ہے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگایا تھا ہوش میں آگئی تھی اور پھر عمران کے کہنے پر صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے بھاگ دوڑ کر کے لاگڑ سے ان دونوں کو ہسپتال سے ڈسچارج کر دینے کی اجازت حاصل کر لی۔ اس طرح وہ سب ہسپتال سے اس کو بھی میں پہنچ گئے عمران کی حالت ایسی تھی کہ ابھی وہ تیز چل سکتا تھا جبکہ ہو یا چل تو سکتی تھی لیکن اس کے زخم بے حد گہرے تھے اور خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے اسے شدید کمزوری لاحق ہو گئی تھی۔ عمران اور جو یا دونوں اس وقت کرسیوں پر نیم دراز حالت میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ صدیقی اور اس کے ساتھی ان کے ساتھ کرسیوں پر موجود تھے۔ صدیقی

کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
"ویری بیڈ۔ اب ان کا ناقصہ کھوج لگانا پڑے گا۔" جینی نے
رسیور رکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے انتہائی کام کارسیور اٹھایا اور کیلے بھر
دیگرے کئی شہر پر مرس کر دیئے۔

"میں۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جینی بول رہی ہوں جینی نے کہا۔

"میں مادام۔ حکم۔ میں جیمز بول رہا ہوں۔ دوسری طرف

سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جیمز۔ دو پاکیشیائی کنکٹ ایئر میں میک اپ میں نیشنل

ہسپتال کے کمرہ نمبر بارہ میں تین غلط رہے ہیں اور آج صبح وہ
ڈسچارج ہوئے ہیں۔ تم پورے سیشن سمیت انہیں تلاش کرو۔ ان
کا کھوج لگاؤ۔ تجھے جلد از جلد ان کا پتہ چلے۔ جینی نے کہا۔

"میں مادام۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جینی نے رسیور

کریڈل پر رکھ دیا۔ اسے امید تھی کہ جیمز جلد ہی ان دونوں کا کھوج لگا
لے گا۔

کہیں۔ ہماری حالت تو اب یہ ہے کہ ہم جوڑھوں کی طرح ہیں
بصرف دعا میں مانگنے کی حد تک رہ گئے ہیں۔ عمران نے من
باتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب۔ آپ دونوں کی زندگی ہی اللہ تعالیٰ کا ایسا کرم
ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ وہ جس طرح آپ پر اپنا تک مار گت
کارنگ کی گئی اور جس طرح آپ اس قدر شدید زخمی ہوئے کے
باوجود ویٹ فیلڈ سے سراگ کھینچ گئے اور جس طرح جولی نے آپ کو
وہاں پہنچایا کیا یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم نہیں ہے اور پھر ہمارا اسباب ان
اور آپ کے بارے میں جولی سے مظلوم کرنا اور اب ہمارا یوں اکٹھا
ہونا کیا یہ اللہ تعالیٰ کا کرم نہیں ہے۔ صدیقی نے قدرے جذباتی
لہجے میں کہا۔

میں تو مشن کی بات کر رہا ہوں۔ تم زندگی کی باتیں لے بیٹھے
ہو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
زندگی ہے تو مشن میں بھی آپ شامل ہو رہے ہیں۔ صدیقی
نے کہا۔

عمران صاحب۔ آپ اور میں جو لیا جیسا آرام کریں اور ہمیں
اجازت دیں۔ ہم جا کر مشن مکمل کر آتے ہیں۔ خاور نے کہا۔
تمہارا مطلب ہے کہ تم ہم دونوں سے اب چھٹکارا حاصل کرنا
چاہتے ہو۔ عمران نے من باتے ہوئے کہا۔
یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ خاور نے قدرے

نے کر سٹو فر سے لیبارٹری کے بارے میں جو معلومات حاصل کی تھیں
اور پھر اپنے طور پر لیبارٹری پر حملہ کرنے کے لئے انہوں نے جو اسلحہ
خریدا تھا اس کی تفصیل وہ عمران کو بتا چکا تھا۔ اس نے عمران کو
لیبارٹری پر حملہ کرنے کی پلاننگ بھی بتادی تھی لیکن عمران خاموش
تھا۔ اس نے صدیقی کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تھا۔ اس کے جوتے
پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

عمران صاحب۔ کیا میری پلاننگ غلط ہے۔ صدیقی نے
کہا۔

نہیں۔ پلاننگ تو درست ہے لیکن تم نے ہوش میں ایسی
باتیں نظر انداز کر دی ہیں جن کا عملی طور پر اس مشن پر بے حد اثر
پڑے گا۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو صدیقی نے انتہائی
چونک پڑا۔

کیا مطلب عمران صاحب۔ کون سی باتیں۔ صدیقی نے
اجتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

مثلاً سب سے اہم بات اس مشن میں میری اور جولی کی عدم
موجودگی ہے۔ عمران نے کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھی نے
اختیار نہیں پڑے۔

آپ تو ہمارے ساتھ شامل ہیں اور میں جو لیا بھی صدیقی
نے ہستے ہوئے کہا۔

او کیسے۔ میں اور جولی تو اس قابل ہی نہیں کہ مشن میں شامل

ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

”جہیں معلوم ہے کہ ہم تیز حرکت نہیں کر سکتے۔ کسی سے بڑا نہیں سکتے اس کے باوجود تم ہمیں دشمنوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر جانے کی بات کر رہے ہو۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ تم ہم دونوں سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاہتے ہو۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جہاں اب کون سے دشمن ہیں۔“ صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اب میں کیا کہوں۔ کم از کم کیپٹن شکیل ساتھ ہوتا تو میرے بات کرنے سے پہلے ہی سمجھ جاتا جبکہ تم بات کر دینے کے باوجود کچھ نہیں رہے۔“ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ کیپٹن شکیل صاحب آپ کے ساتھ بہت رہے ہیں اس لئے وہ آپ کی بات سمجھ جاتے ہیں۔ ہم تو ابھی ان جیسا تجربہ حاصل نہیں کر سکتے۔“ صدیقی نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

”جو لیا بھی کوئی جواب نہیں دے رہی۔ یہ تو سب سے زیادہ تجربہ کار ہے۔“ عمران نے کہا۔

”انہیں تنور کے ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں آ رہی ہو گی۔“ صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”میرے بارے میں کیا کہہ رہے ہو تم۔“ اچانک جو لیا نے اس طرح سیدھے ہو کر کہا جیسے وہ نیند سے جاگی ہو۔

”جہارے بارے میں اب کچھ کہنے کے لئے کیا رہ گیا ہے۔“

”وان نے بڑے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے۔“ جو لیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ابھی ہوا تو کچھ نہیں۔ اسی لئے تو سب انتظار میں بیٹھے۔“ عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب پلیز۔“ صدیقی نے کہا۔

”سو صدیقی۔ میری بات کا مطلب یہ تھا کہ ہم لوگوں نے سلاکیہ سیکرٹ سروس کو بکسر بھلا دیا ہے۔ کیا ٹانف کی موت کے ساتھ ہی سلاکیہ سیکرٹ سروس بھی ختم ہو گئی ہے اور سیکرٹ سروس جہاں سراگ میں بھی ہے اور ہم بھی جہاں ہیں۔ تم لوگوں کے ویسٹ فیلڈ جانے کے بعد اگر وہ لوگ ہمارا سراغ لگاتے ہوئے جہاں آ گئے تو ظاہر ہے ہم دونوں اس حالت میں ان کا مقابلہ تو نہیں کر سکتے اور نتیجہ یہی ہو گا کہ جہیں ہم دونوں سے چھٹکارہ مل جائے گا۔“ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ ہمارے تو ذہن میں بھی یہ بات نہ تھی۔ ویسے جب آپ اتنے روز اسپتال میں رہے ہیں اگر سلاکیہ سیکرٹ سروس کو کچھ کرنا ہوتا تو لامحالہ وہ آسانی سے کر گزرتی۔“ صدیقی نے کہا۔

”تم فور سٹارز کے چیف ہو صدیقی اور شاید فور سٹارز کے باقی

تینوں ستارہ چہار الحاظ کرتے ہیں ورنہ جس انداز کی باتیں تم اب کر رہے ہو ایسی باتیں اگر فور ستارہ کے کیس کے دوران کرتے تو اب تک چہار اچیف ستارہ کسی کنوئیں میں چمکتا ہوا نظر آ رہا ہوتا۔ عمران نے مت بناتے ہوئے کہا تو صدیقی کے بھرے پر بلکھٹ شرمندگی کے تاثرات ابھرا آئے جبکہ باقی ساتھی مسکرا دیے۔

اوہ۔ سوری عمران صاحب۔ آپ کی ذہانت کا تو میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ صدیقی نے کہا۔

مقابلے کی بات چھوڑو۔ ذہانت کا مقابلہ ہمیشہ وہی جیتتے ہیں جو ذہین نہیں ہوتے اس لئے کہ وہ مقابلے کے بارے میں نہ سوچ کر آگے بڑھ جاتے ہیں اور ذہین آدمی پیچھے رہ جاتا ہے۔ چونکہ تم سب وہیں ویسٹ فیلڈ میں تھے اس لئے سلاکیہ سیکرٹ سروس کی تمام تر توجہ وہیں ہو سکتی ہے۔ وہ یہاں کیسے ہسپتال کی طرف متوجہ ہو سکتے تھے لیکن اب تم نے جولی سے بات کی ہے اور انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ تم سراگ میں ہو تو لامحالہ اب وہ ساری کارروائی سراگ میں ہی کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ اب تک کر بھی چکے ہوں۔ عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

اوہ۔ اوہ۔ واقعی ہم سے حماقت ہوئی ہے کہ ہم نے نگرانی کا شبیال ہی نہیں رکھا۔ صدیقی نے کہا۔

ہم جانتے ہیں۔ تم عمران صاحب کے پاس رکو۔ حاور اور پوہان نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے بیرونی دروازے

بہر چلے گئے۔
دیکھو صدیقی۔ صورت حال بے حد پیچیدہ ہے جبکہ تم اس سے سادہ سے انداز میں لے رہے ہو۔ کرسٹوفر ایتمق تھا تو سب کے لئے باقاعدہ پلاننگ کرتا رہا لیکن لیبارٹری کا سیکورٹی پارچ رابنسن ایتمق نہیں ہے۔ وہ ڈائریکٹ انکیشن کا قائل ہے اور اس نے مجھے اور جولی کو جس انداز میں تھکا دیا اس سے بھی عدم ہوتا ہے کہ وہ سوچتے کھینچنے کے پکڑوں میں نہیں جتا۔ تم اس سے کیا۔

لیکن اس سے ہمارے مشن میں کیا رکاوٹ آئے گی۔ میں پیشکش راستے کا علم ہے۔ ہم اس پیشکش راستے سے اندر داخل ہوں گے اور سب کا خاتمہ کر کے اس لیبارٹری کو تباہ کر کے واپس آجائیں گے۔ ہم ہوٹل میں جائیں گے ہی نہیں۔ پھر صدیقی نے کہا۔ کرسٹوفر کی لاش تو مل چکی ہوگی عمران نے کہا تو صدیقی نے شہادت میں سر ہٹا دیا۔

اور تم نے لازماً اس پر جس انداز میں تشدد کر کے اس سے شہادت معلوم کی ہوں گی اس بارے میں بھی انہیں اندازہ ہو گیا۔ عمران نے کہا۔

تائید ہے صدیقی نے کہا۔

اور یہ بھی وہ لوگ جانتے ہیں کہ کرسٹوفر لیبارٹری کے پیشکش سے اور اندرونی حفاظتی نظام کے بارے میں سب کچھ جانتا

تھا۔ عمران نے کہا۔

جی ہاں۔ صدیقی نے کہا۔

اور اس کے باوجود تم اپنے ساتھیوں سمیت اس طرح وہاں جا رہے تھے جیسے تفریح کرنے جا رہے ہو۔ کیا وہ کیشنل راستے پر بہت باجوں اور پھولوں سے چھارے استقبال کے لئے کھڑے ہوں گے۔ عمران کا ہجڑا ہنست ہنست ہو گیا۔

آئی ایم سوری عمران صاحب۔ واقعی اس پہلو کے بارے میں تو میں نے سوچا ہی نہ تھا۔ صدیقی نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ اس کے باوجود ان فورسز نے تمہیں چیف بنا رکھا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب۔ آپ کے ہوتے ہوئے اور کسی کا چراغ نہیں جل سکتا مگر مجھے معلوم ہے کہ صدیقی بہترین چیف ہے۔ نعمانی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران صاحب۔ واقعی ہم سے غلطی ہو رہی تھی لیکن بہر حال ہم نے مشن تو مکمل کرنا ہے۔ پھر ایسا ہے کہ ہم اس امیج مل ہوئی کہ وہاں تو صدیقی نے اثبات میں سر ملادیا۔

ہی ہمیں سے اڑا دیں۔ اس طرح لیبارٹری تک پہنچنے کا کوئی راستہ تو بہر حال مل ہی جائے گا۔ صدیقی نے کہا۔ جب تک تم راستہ تلاش کر دے گے پولیس وہاں پہنچ جائے گی لیبارٹری کا حفاظتی نظام اندر ہوتا ہے یہ وہی طرف نہیں اس لئے بھی قائم رہے گا۔ عمران نے کہا۔

تو پھر آپ ہی بتائیں۔ آپ نے تو واقعی سارے راستے بند کر دیئے تھے۔ صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

میں نے نہیں۔ تم نے بند کر رکھے ہیں حالانکہ راستہ تو بالکل کھلا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کون سا۔ صدیقی نے چونک کر پوچھا۔ بولی وہاں شروع سے موجود ہے۔ اسے لیبارٹری کے بارے میں بات کا علم ہو گا اور اسے یقیناً ایسے راستے کا بھی علم ہو گا جس کا علم میں یا اگر سنوکر کو بھی نہیں ہو گا اور جہاں تک میں سمجھا ہوں کہ اس لیبارٹری سے کوئی دشمنی نہیں ہے وہ نہ کچھ اور ہو گیا۔ لیبارٹری میں ہسپتال، کھانا اور تمہیں ہمارے بارے میں بتاتی ہے اس سے آسانی سے ایسا راستہ پوچھا جاسکتا ہے جس سے مکمل کیا جاسکے۔ عمران نے کہا۔

یہاں عمران صاحب۔ سلا کیہ سیکرٹ سروس کا کیا ہو گا۔ صدیقی نے کہا۔

میں نے تو کہا کہ براہ راست وہاں مت جاؤ۔ عمران نے کہا۔

ہیں میں بے شمار گولیاں اتار دی گئی ہیں۔ پھر وہ کہیے بچ سکتے
راہنہ نے کہا۔

جولی نے انہیں زندہ دیکھ کر یہاں سے اپنی سپیشل ایمریٹس
ہنگ بھجوا دیا۔ جہاں سے ایمریٹس کے درجے وہ سرگ
ہیں ہسپتال میں شفٹ کر دیئے گئے اور اب ان کی حالت نہ
خطرے سے باہر ہے بلکہ وہ وہاں سے ڈسچارج بھی ہو چکے
ہرک نے کہا تو راہنہ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات
ہیں پڑ گئے۔

اور۔ وری سیڈ۔ میں تو سمجھا تھا کہ پولیس سے بچنے کے لئے جولی
یہ کارروائی کی ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن اگر
نہیں ہوتے ہیں تو پھر تو معاملہ زیادہ سنجیدہ ہے لیکن تمہیں اس
تفصیل کا کیسے علم ہوا۔ راہنہ نے کہا۔

ہلا کہ سیکرٹ سروس کی ایجنٹ جینی نے جولی کو فون کیا اور
اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیل مانگی تو اس
نے بتایا کہ مائیکل اور مارگرٹ نامی دونوں ایجنٹ نیشنل ہسپتال
میں مکرہ شہر بارہ میں ہیں اور ان کی حالت اب قدرے بہتر ہے جبکہ
چار ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاشیں بھی جلا کر
دھو دی گئی ہیں۔ ہرک نے کہا۔

تو اس طرح تمہیں معلوم ہوا کہ یہ دونوں ایجنٹ ابھی زندہ
راہنہ نے کہا۔

راہنہ نے بے قد اور درمیانے جسم کا آدمی تھا۔ وہ لیبارٹری کو
سیکرٹی انچارج تھا۔ وہ اس وقت ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھا
تھا۔ اس کی نظریں سامنے میز پر رکھی ہوئی ایک مشین کی سکرین
پر جمی ہوئی تھیں جس پر چار خانے بنے ہوئے تھے اور چاروں خانوں میں
لیبارٹری کے اندرونی مناظر نظر آ رہے تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور
ایک درمیانے قد لیکن قدرے پھیلے ہوئے جسم کا نوجوان اندر داخل
ہوا تو راہنہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر دوبارہ سکرین
کی طرف دیکھنے لگا کیونکہ آنے والا اس کا اسسٹنٹ ہرک تھا۔

باس۔ آپ کو معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہوتے سے
بچ گئے ہیں۔ ہرک نے کہا تو راہنہ نے اختیار چونک کر اس
کے چہرے کے عضلات یکجہت کھینچ لئے۔

کیا کہہ رہے ہو۔ مارٹی اور ڈیوڈ دونوں نے بتایا ہے کہ ان کے

ہاں۔ لیکن باس وہ چاروں افراد جنہیں ہلاک کیا گیا تھا ان کی لاشیں تو جولی نے ہمیں نہیں دکھائیں۔ بروک نے کہا۔
تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ اس نے جینی کو بتایا ہے کہ ان کی لاشیں جلا کر راکھ کر دی گئی ہیں اور تمہیں معلوم تو ہے کہ جولی ان معاملات میں بے حد تیز ہے لیکن اب مسئلہ ان دو بچوں کا ہے۔
ان کا فوری خاتمہ ضروری ہے۔ اس کے بعد ہی ہم اطمینان سے رہ سکیں گے۔ رابنسن نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ سلاکیہ سیکرٹ سروس کی جینی ان کا خاتمہ کر دے گی۔ بروک نے مت بتاتے ہوئے کہا۔
لیکن مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ وہ ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں۔ رابنسن نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ جولی کو کہا جائے کہ وہ اس جینی سے رابطہ کرے۔ بروک نے کہا تو رابنسن نے اثبات میں سر ہلایا اور سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر دس کرنے شروع کر دیے۔

امیجیل ہوٹل۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

رابنسن بول رہا ہوں ریڈ کلک سے۔ جولی سے بات کراؤ۔ رابنسن نے تیز لہجے میں کہا۔
یس سر۔ ہولڈ کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیلو۔ جولی بول رہی ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

رابنسن بول رہا ہوں جولی۔ تم نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دونوں انجینٹ جن پر میں نے حملہ کرایا تھا کچل گئے ہیں۔ رابنسن نے تیز لہجے میں کہا۔

بتانے کی ضرورت اس لئے میں نے نہیں سمجھی کہ وہ خود یہ دشمن تھے اس لئے وہ تو حرکت کرنے سے بھی محذور تھے۔ جولی نے کہا۔

بہر حال زندہ تو تھے۔ تمہیں بتانا چاہئے تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ یسارٹری اسرائیل کے لئے کیا اہمیت رکھتی ہے۔ رابنسن نے تیز لہجے میں کہا۔

میرے ساتھ اپنا لہجہ ٹھیک رکھا کرو رابنسن۔ رسالڈن کی بات دوسری تھی لیکن تمہاری میری نظروں میں وہ حشیت نہیں ہے اور میں یہاں اسرائیل کے مفادات کی نگران بھی ہوں۔ جولی نے سخت اہتائی سخت لہجے میں کہا۔

تم۔ تم مجھے یہ کہہ رہی ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ اگر میں اسرائیلی حکام کو تمہارے بارے میں یہ اطلاع دے دوں کہ تم نے ان پاکیشیائی بچوں کو بچایا ہے تو جانتی ہو تم کہ تمہارا کیا حشر ہو گا۔ رابنسن نے اہتائی غصیلے لہجے میں کہا۔

بے شک اطلاع دے دو۔ میں نے ہوٹل کی ساکھ بھی بچانی ہے

ورثہ پولیس کو بھی معلوم ہو جاتا کہ لیبارٹری ہوٹل کے نیچے ہے اور پھر صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی نہیں تمام سپر پاورز کے انجینئر بھی یہاں چرچہ دوڑتے۔ جولی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”دیکھو جولی۔ ہمیں آپس میں جھگڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے سلاکیہ سیکرٹ سروس کی جینی کو ان ایجنٹوں کے بارے میں بتایا ہے۔ اس سے پوچھو کہ کیا اس نے انہیں ہلاک کر دیا ہے یا نہیں۔“ رابنسن نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتی ہوں۔ تم مجھے دس منٹ بعد فون کرنا۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رابنسن نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کا چہرہ بدستور بگڑا ہوا تھا۔

”باس۔ اس جولی کو سبق دینا چاہئے۔“ بروک نے کہا۔

”وہ اسرائیلی انجینئر بھی ہے بروک اس لئے کیا کیا جا سکتا ہے۔“ رابنسن نے کہا۔

”ہوتی رہے۔ اسرائیل کے پاس ایجنٹوں کی کمی نہیں ہے۔ جولی کی بجائے کوئی اور آجائے گا۔“ بروک نے کہا۔

”ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ ہو جائے پھر کچھ سوچیں گے۔“ رابنسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دس منٹ بعد اس نے دوبارہ جولی سے رابطہ کیا۔

”رابنسن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔“ رابنسن نے کہا۔

”وہ دونوں ہسپتال سے ڈسچارج ہو گئے ہیں اور جینی اور اس کے بیٹن کے آدمی انہیں سراگ میں تلاش کر رہے ہیں۔ جیسے ہی وہ ملے ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔“ جولی نے کہا۔

”لیکن تم تو کہہ رہی تھی کہ وہ شدید زخمی ہیں۔ پھر انہیں ڈسچارج کیوں کر دیا گیا اور وہ کہاں گئے ہوں گے۔“ رابنسن نے کہا۔

”وہ بے غیب اور حیرت انگیز خبر ملی ہے کہ وہاں ہسپتال میں چار افراد پہنچے اور وہ ان دونوں سے ملے اور پھر انہوں نے ڈاکٹر کو کہہ کر انہیں ڈسچارج کرایا اور اپنے ساتھ لے گئے حالانکہ ان کے چاروں ساتھیوں کو تم نے ہلاک کر دیا تھا اور ان کی لاشیں تک جل کر راکھ ہو چکی تھیں۔“ جولی نے کہا۔

”ہاں۔ زبرد پواسٹ پر میں نے ایسا کیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اور لوگ ہوں۔“ رابنسن نے کہا۔

”ہاں۔ ہو سکتا ہے۔“ جولی نے کہا۔

”تو اب مجھے کیسے معلوم ہو گا کہ یہ دونوں انجینئر یا ان کے بھائیوں ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں۔“ رابنسن نے کہا۔

”جینی کو میں نے کہہ دیا ہے۔ جیسے ہی وہ انہیں ہلاک کرے گی مجھے اطلاع کر دے گی اور میں تمہیں اطلاع دے دوں گی۔“ جولی نے جواب دیا۔

”اوکے۔ شکریہ۔“ رابنسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”باس۔ معاملات گڑبڑ ہیں۔“ اچانک بروک نے کہا تو

رہنما بے اختیار چونک پڑا۔
"گڑبڑ۔ کیسی گڑبڑ۔" رہنما نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"باس۔ یہ چاروں آدمی وہی ہیں جو بقول آپ کے ہلاک ہو چکے
ہیں ورنہ اور لوگ یہاں سلاکیہ میں اتنی جلدی نہیں آسکتے۔" بروک
نے کہا۔

"لیکن وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ پھر۔" رہنما نے کہا۔

"میرا خیال ہے باس کہ ایسا نہیں ہوا۔ آپ نے زرو پوائنٹ پر
بلا سٹنگ ریج فائر کیا تھا اور اس طرح آپ کا خیال ہے کہ وہ لوگ
جبل کر راکھ ہو گئے ہیں۔" بروک نے کہا۔

"ہاں۔ تم جانتے ہو کہ بلا سٹنگ ریج کس قدر وسیع اور طاقتور
ریز ہوتی ہے اور زرو پوائنٹ پر رسالڈن نے خصوصی طور پر نصب
کرائی تھی تاکہ کسی بھی ہنگامی صورت حال میں اس سے فائدہ اٹھایا
جاسکے۔" رہنما نے کہا۔

"لیکن باس۔ کر سٹوفر کے آدمیوں کی وہاں سے جو لاشیں ملی ہیں
وہ تو جلی ہوئی نہیں ہیں۔" بروک نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔" رہنما نے کہا۔

"آپ جولی سے پوچھ لیں۔ اس نے خود انہیں دیکھا تھا۔" بروک

نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ بلا سٹنگ ریج فائر نہیں ہوا اور

یوں۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ لیکن یہاں مشین پر تو اس کے بلاسٹ
دھنکے کا گھٹل آگیا تھا۔" رہنما نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ کسی نہ کسی وجہ سے بلاسٹ
نہیں ہوا ورنہ کر سٹوفر کے آدمیوں کی لاشیں بھی جل کر راکھ ہو
جاتیں۔" بروک نے کہا۔

"تم نے پہلے تو یہ بات نہیں بتائی تھی۔" رہنما نے کہا۔
"مجھے پہلے اس بات کا خیال تک نہ آیا تھا۔ یہ تو جینی کی بات سن
کر خیال آیا ہے کہ اسپتال میں چار افراد پہنچے تھے۔" بروک نے

کہا۔
"ہو نہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں بے حد محتاط رہنا پڑے گا۔
یہ لوگ کسی بھی لمحے یہاں حملہ کر سکتے ہیں۔" رہنما نے کہا۔
"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ نے پہلے ہی کیشل دے
بیڑ کر دیا ہے اور دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے لیبارٹری میں آنے کا
ارادہ تیار کرتے گا۔" بروک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن پھر بھی ہمیں ہوشیار رہنا پڑے گا۔" رہنما
نے کہا تو بروک نے اطمینان میں سر ہلا دیا۔

جینی ایک کار میں سواری تیزی سے ویسٹ فیلڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر جینی موجود تھی جبکہ کار کے پیچھے ایک بڑی جیب تھی جس میں اس کے سیکشن کے چھ افراد موجود تھے۔ جینی نے اسپتال سے دسپانچ ہونے والے دونوں زخمیوں کو پورے سراگ میں تلاش کرایا تھا لیکن ان کا کہیں پتہ نہ چل سکا تھا اس لئے اب اس نے سوچا تھا کہ وہ جولی سے اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرے کیونکہ اسے یقین تھا کہ جولی کو لازماً لیبارٹری کا علم ہو گا کیونکہ وہ سلاکیہ کے ساتھ ساتھ اسرائیل کی بھی انجنت ہے اور پھر وہ اس لیبارٹری کے گروہ خفیہ محاصرہ کرے گی اور پاکیشیا سکیورٹس سرورس کا دوسرا گروپ جیسے ہی وہاں پہنچے گا وہ ان کا خاتمہ کر دے گی ورنہ سراگ جیسے بڑے شہر میں وہ انہیں تلاش نہ کر سکتی تھی۔

”مادام۔ کیا براہ راست امسیریل ہوٹل جانا ہے یا“ ڈرائیور

نے کہا۔

”یہا مطلب“ جینی نے ہونک کر پوچھا۔

”میرا مطلب ہے کہ کار جھپٹے روک دی جائے اور آپ پیڈل جائیں گی۔ ڈرائیور نے کہا۔

”نہیں۔ سیدھے ہوٹل چلو“ جینی نے کہا تو ڈرائیور نے اہلیات میں سر ملا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار سائیڈ روڈ پر مڑتی چلی گئی اور پھر ڈرائیور نے امسیریل ہوٹل کی عمارت کے سامنے لے جا کر کار روک دی۔ جیب بھی کار کے پیچھے رک گئی۔

”تم لوگ ہوٹل کے ہال میں جا کر کچھ کھاؤ جو مجھے کچھ در لگ جائے گی“ جینی نے عقبی جیب سے اترنے والے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی عمارت میں داخل ہو گئی۔ وہ چونکہ چلی بار جہاں آئی تھی اس لئے اس نے اندر داخل ہوتے ہی ایک گارڈ سے جولی کے آفس کے بارے میں معلوم کیا تو اسے آفس کے بارے میں بتا دیا گیا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سیدھی آفس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ آفس کا دروازہ بند تھا اور باہر ایک سسٹم آڈی موجود تھا۔ جینی کو دیکھ کر اس سسٹم آڈی نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا اور جینی اندر داخل ہوئی تو سامنے میز کے پیچھے ریوالونگ چیر پر جولی موجود تھی۔ وہ فون کار سیور کان سے لگائے کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھی اور جینی کو دیکھ کر وہ بے

نے اور لا محالہ اب وہ لیبارٹری پر حملہ کریں گے جبکہ مجھے معلوم ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے تاکہ میں وہاں پہنچ کر ان کا خاتمہ کر سکیں۔ جینی نے کہا۔

اس سلسلے میں تمہاری میں کیا مدد کر سکتی ہوں۔ جولی نے کہا۔

تم سلاکیہ کے ساتھ ساتھ اسرائیل کی بھی انکسٹ ہو اس لئے میں لا محالہ معلوم ہو گا کہ لیبارٹری کہاں ہے۔ جینی نے کہا تو بے اختیار ہنس پڑی۔

مگر مجھے معلوم ہوتا جینی تو پھر میں ٹائف کو نہ بتا دیتی۔ وہ ہے اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم کرنے کے پیکر میں پاکیشیائی خوں کے ہاتھوں ہلاک ہوا ہے۔ جولی نے کہا۔

دیکھو جولی۔ ٹائف مرد تھا اور مرد جب تم جیسی عورت کو دیکھے اسے بھلا کس بات کا ہوش رہتا ہو گا اور تم نے اسے بھی لارڈا بات کہی ہو گی اور اس نے تم پر اختیار کر لیا لیکن میں عورت ہوں اس لئے میں نے تو بہر حال معلوم کرنا ہے۔ تم میری دوست ہو۔ پھر سلاکیہ اور اسرائیل دونوں کے مفادات میں یہ بات

ہے کہ لیبارٹری کی حفاظت ہو سکے اور ان پاکیشیائی انکسٹوں کا خاتمہ ہو سکے۔ اس صورت میں تمہیں کوئی بات نہیں چھپانی ہے۔ جینی نے کہا تو جولی بے اختیار ہنس پڑی۔

تم تقریر اچھی کر لیتی ہو جینی۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ مجھے اس

اختیار چونک پڑی۔ اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

جینی تم اور یہاں۔ جولی نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ تم سے کام پڑ گیا ہے۔ جینی نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

اؤہ۔ مجھے فون کر دیتا تھا۔ جولی نے کہا۔

فون پر یہ کام نہیں ہو سکتا تھا۔ جینی نے کہا اور صوفے پر بیٹھ گئی۔ جولی بھی میز کے پیچھے موجود کرسی پر دوبارہ بیٹھ گئی۔

بھلے یہ بتاؤ کہ کیا چننا پسند کر دے گی۔ جولی نے کہا۔

جو مرضی آئے پلا دو۔ جینی نے کہا تو جولی اٹھی اور سائیل پر

موجود ریک میں سے اس نے شراب کی ایک بوتل اٹھائی اور سب

سے نچلے ریک میں موجود گلاسوں میں سے اس نے دو گلاس اٹھائے

اور پھر انہیں لا کر سلے میں رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے شراب کی

بوتل کھول کر دونوں گلاسوں میں شراب ڈالی اور پھر ایک گلاس اس

نے جینی کی طرف بڑھا دیا۔

شکریہ۔ جینی نے گلاس لیتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ اب بتاؤ کیا کام ہے جس کے لئے تمہیں خود یہاں آنا پڑا

ہے۔ جولی نے دوسرا گلاس خود اٹھاتے ہوئے کہا۔

پاکیشیائی انکسٹ سراگ میں باوجود کوشش کے دستیاب نہیں

اب بتا دیا کیا سیدہ ملی کی ضرورت ہے۔ جولی نے کہا لیکن
لے لے وہ نکلتی جھنجھتی ہوتی اچھل کر نیچے قالین پر جا گری۔ نیچے
اس نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ جینی کی لات حرکت میں
آئی۔ کبھی پر ضرب کھا کر اٹھتی جولی ایک بار پھر جھنجھتی ہوتی
گری اور ساکت ہو گئی۔

تم مجھ سے زیادہ اونچا اڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اب
کھنکھناتی کہ تم کیسے زبان نہیں کھولتی۔ جینی نے بڑبڑاتے
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر جولی کو اٹھایا اور
ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ اس کے بعد اس نے ایک پردہ اتارا اور اس کی
پٹائی پر اس نے جولی کو اس رسی کی مدد سے کرسی سے باندھ دیا۔
پھر لے لے اس نے جولی کے گالوں پر تھو مارنے شروع کر دیے۔
تھے یا پانچویں دروازہ تھپڑ چولی جھنجھتی ہوتی ہوش میں آگئی تو جینی
نے اپنی اور سامنے پڑی ہوتی دوسری کرسی پر بیٹھ گئی۔

کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ جولی نے ہوش
میں آتے ہی پچھتے ہوئے کہا۔

میں تو یہ چاہتی تھی کہ تم شرافت سے مجھے بتا دو گی لیکن تم نے
مجھے احمق بنانے کی کوشش کی۔ اب میں تمہیں بتاؤں گی کہ تم
حق ہو یا میں۔ جینی نے جیکٹ کی جیب سے ایک تیز دھار شہر
نکلتے ہوئے کہا۔

کیا تم پاگل ہو گئی ہو۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ میں کون

بارے میں معلوم نہیں ہے۔ جولی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اوکے۔ میں نے تمہاری بات مان لی۔ اب میں ہوٹل میں آگئی
ہوں تو کیا تم مجھے کوئی کمرہ نہیں دے سکتی جہاں میں کچھ آرام کر
لوں۔ جینی نے کہا۔

اوہ۔ پورا ہوٹل تمہارے لئے حاضر ہے۔ جولی نے کہا۔
تو پھر آؤ اور ہوٹل کا سب سے اچھا کمرہ مجھے دکھا دو۔ جینی
نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔
کیا میرا جانا ضروری ہے۔ میں سپر وائزر کو بلا کر تمہارے ساتھ
بجج دیتی ہوں۔ جولی نے کہا۔

اوہ نہیں۔ میں اس میں کچھ ایسی تبدیلیاں کراؤں گی جن کا ذکر
میں دوسروں سے نہیں کرنا چاہتی۔ جینی نے کہا۔

اچھا چلو۔ جولی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں
آفس سے نکلیں اور ایک راہداری میں گھوم کر وہ ایک کمرے کے
دروازے تک پہنچ گئیں۔ آگے جولی تھی جبکہ جینی اس کے پیچھے تھی۔
جولی نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ جینی بھی اس
کے پیچھے اندر داخل ہوئی۔

دیکھو۔ کیسا کمرہ ہے۔ جولی نے کہا۔

اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے
اس لئے باہر کا شور کمرے میں سنائی نہیں دیتا۔ جینی نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔

ہوں وہیں سیری کیا حشیت ہے۔ جولی نے منہ بناتے ہوئے
کہ لیکن دوسرے لمحے جینی انھی اور خنجر ہاتھ میں پکڑے وہ جولی کی
کرسی کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔

آخر یار کہہ رہی ہوں کہ بتا دو۔ ورنہ۔ جینی نے غراتے
ہونے لہجے میں کہا۔

میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے نہیں معلوم۔ جولی نے کہا لیکن
دوسرے لمحے اس کے منہ سے یقیناً استہائی کر بناک چیخ نکلی گئی
کیونکہ جینی کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور جولی کے گال پر خنجر
کی نوک نے ایک لمبا نشان ڈال دیا تھا۔

میں تمہارا یہ خوبصورت چہرہ بگاڑ دوں گی۔ جلدی بتاؤ۔ جینی
نے چیختے ہوئے کہا۔

رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ مت مارو۔ بتاتی ہوں۔
جولی نے کہا۔

سچ بتاؤ سچ۔ جینی نے غراتے ہوئے کہا۔
لیبارٹری اسی ہوٹل کے نیچے ہے۔ جولی نے کہا تو جینی نے

اختیار اچھل پڑی۔
تم پھر جھوٹ بول رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ جینی نے

غصیلے لہجے میں کہا۔
میں سچ کہہ رہی ہوں۔ جولی نے کہا۔

کیا تم اسے کنفرم کرا سکتی ہو۔ جینی نے ہونٹ چباتے

نے کہا۔
جولی نے جواب دیا۔
ہاں۔ جینی نے کہا۔

فون کار سیور اٹھاؤ۔ میں نمبر بتاتی ہوں وہ نمبر ڈائل کرو۔ تمہارا
لیبارٹری سے ہو جائے گا۔ سیکورٹی انچارج رابنسن ہے۔ تم
اپنا تعارف کراؤ۔ وہ تمہیں کنفرم کر دے گا۔ جولی نے
اب دیا اور ساتھ ہی نمبر بھی بتا دیئے۔ جینی نے ساتھ ہی میز پر
ہونے فون کار سیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع
کیئے۔

ہیں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
میں سلاکیہ سیکرٹ سروس کی چیف ایجنٹ جینی بول رہی

ہیں۔ آپ کون بول رہے ہیں۔ جینی نے کہا۔
آپ کو یہ نمبر کس نے دیا ہے۔ دوسری طرف سے پوچھا

جولی نے۔ جینی نے جواب دیا۔
جولی سے سیری بات کراؤ۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جینی

سیر جولی کے کان سے لگا دیا۔
جولی بول رہی ہوں۔ یہ تم سے واقعی جینی بات کر رہی ہے جو

اکیہ سیکرٹ سروس کی رکن ہے۔ جولی نے کہا۔
لیکن یہ کیا بات کرنا چاہتی ہے۔ دوسری طرف سے کہا

وقت لپے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آگے
گیا۔ اور اس نے جولی کی رسیاں کھول دیں۔

آئی ایم سوری جولی۔ لیکن اگر تم جھلے ہی بتا دیتی تو یہاں تک
نہ آتی۔ جینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور تیزی

سے دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس عمارت کے
پچھلے گلی جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ شاید اندر ہال میں

آئی تھی۔

لیبارٹری اسی ہوٹل کے نیچے ہے اور اس کا علم یقیناً پاکیشیانی

ہوں کو بھی ہو چکا ہے اس لئے وہ لازماً یہاں ریڈ کریں گے اس

بہم نے اس ہوٹل اور اس کے ارد گرد کے علاقے کی بھرپور

رہائی کرتی ہے اور جیسے ہی کوئی مشکوک آدمی نظر آئے تم نے اسے

اس سے اڑا دیتا ہے۔ سب نے دو شفتوں میں کام کرنا ہے تاکہ

ہمیں گھنٹے نگرانی ہو سکے۔ اپنا سامان اور اسلحہ نکال لو۔ اب ہم نے

پیش مکمل ہونے تک اسی ہوٹل میں رہنا ہے۔ جینی نے کہا تو

اس کے ساتھیوں نے کار اور جیب سے سامان کے بیگ نکلنے شروع

کئے۔

”ماوام۔ آپ اپنے کمرے میں باقاعدہ آفس قائم کر لیں۔ ہم آپ

باقاعدگی سے رپورٹیں دیتے رہیں گے۔ اس کے اسسٹنٹ

ک نے کہا تو جینی نے اشیات میں سر ملا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی

الما کی مدد سے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے۔ جینی نے ایک

گیا۔

”یہ کنفرم کرنا چاہتی ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے۔“ جولی نے

کہا۔

”ہیلو۔ آپ کون بول رہے ہیں۔“ جینی نے رسیور لپٹنے کان

سے لگاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام رابنسن ہے اور میں سکیورٹی انچارج ہوں۔“ رابنسن

نے کہا۔

”یہ لیبارٹری کہاں ہے۔“ جینی نے پوچھا۔

”ہوٹل امیریل کے نیچے۔ آپ یہ بتائیں کہ کیا پاکیشیانی لیبارٹری

جو ہسپتال میں تھی آپ نے ٹریس کر لئے ہیں یا نہیں۔“ دوسری

طرف سے کہا گیا۔

”تمہیں کسے معلوم ہوا ہے۔“ جینی نے چونک کر پوچھا۔

”مجھے جولی نے بتایا تھا۔“ رابنسن نے کہا۔

”نہیں۔ وہ وہاں نہیں مل سکے اس لئے میں نے سوچا کہ میں

لیبارٹری کے گرد نگرانی کروں۔ وہ لوگ بہر حال جیسے آئیں

گئے۔“ جینی نے کہا۔

”آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے مس جینی۔ لیبارٹری کا حفاظتی

نظام ایسا ہے کہ وہ لوگ کسی صورت بھی اسے تسخیر نہیں کر سکتے۔“

رابنسن نے کہا۔

”بہر حال یہ میری ڈیوٹی ہے اور یہ کام میں نے کرنا ہے۔“ جینی

مرزا اور جولیا ایک کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کار ڈرائیونگ سیٹ پر صدیقی اور اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر خاور بیٹھا تھا اور دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ چوہان کے پاس تھی۔ خانی سائیڈ سیٹ پر موجود تھا اور عقبی سیٹ کے نیچے اسلحے سے بھری دو تھیلے پڑے ہوئے تھے جن پر کھل ڈال دیا گیا تھا۔ اس کار میں خاصی تیز رفتاری سے سراگ سے باہر جانے والے تھے پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

”کیس کوئی پبلک فون بوقتہ نظر آئے تو کار روک دینا۔“ اپناٹک نے کہا تو صدیقی اور خاور دونوں چونک پڑے۔

”کیوں؟“ صدیقی نے بے اختیار ہو کر کہا۔

”اس لئے کہ میں نے فون کرنا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو خاور اور جولیا دونوں بے اختیار ہنس پڑے جبکہ صدیقی

کمرے کو اپنے آفس کے طور پر حیار کرایا تھا اور باقاعدہ ساتھیوں سے رپورٹیں لینے کے لئے خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی منگوا لیا تھا۔

”تمہیں ویسے تکلیف کرنے کی ضرورت تو نہیں کیونکہ لیبارٹری ویسے ہی ناقابل تخریب ہے۔“ جولی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہو گی۔ لیکن پاکیشیائی ہجمنٹوں کا خاتمہ بھی تو کرنا پڑے گا۔“ جینی نے کہا۔

”ہاں۔ ٹھیک ہے۔ بہر حال اور کوئی کام میرے ذمے ہو تو بتا دو۔“ جولی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”بس کافی ہے۔ البتہ ایک کام کرنا۔ اگر تمہارا رابطہ ان پاکیشیائی ہجمنٹوں سے کسی بھی سطح پر ہو جائے تو مجھے ضرور اطلاع دینا۔“ جینی نے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ میں سلاکیہ کی وفادار ہوں۔“ پاکیشیا سے مراد کوئی تعلق نہیں ہے۔“ جولی نے جواب دیا تو جینی نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آتے تھے۔

”میرا مطلب تھا کہ یہ اچانک آپ کو کیسے خیال آگیا۔“ صدیقی

نے کہا۔

”خیال آتا ہی اچانک ہے۔ پہلے اخبار میں اشتہار تو نہیں دیا جاتا

کہ فلاں وقت فلاں خیال آئے گا۔“ عمران نے جواب دیا تو کار

قہقہوں سے گونج اٹھی۔

”ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں کار روک دوں گا۔“ صدیقی

نے ہنستے ہوئے کہا۔

”نکی کا کام کرو گے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”صدیقی ٹھیک ہی تو پوچھ رہا ہے۔ تم نے کسے فون کرنا

ہے۔“ جولیا نے صدیقی کے چہرے پر ابھر آتے والے شرمندگی کے

تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

”ایک خاتون ہے جس کی آواز بے حد شیریں اور لہجہ بے حد

مترنم ہے۔ اس سے بات کرو تو باقی سارا دن طبیعت بے حد

خوشگوار رہتی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اس بے چاری کو تمہارے بارے میں معلوم نہیں ہو گا ورنہ

تمہاری آواز سنتے ہی وہ تمہیں کاٹ کھانے کو دوڑتی۔“ جولیا نے

بناتے ہوئے کہا تو صدیقی اور خاور دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

”اے معلوم ہے کہ میں ابھی تک کنوارہ ہوں اور یہ ایسی ڈگری

ہے جس پر سینکڑوں خاندان مجھے جا ب دینے کے لئے دوڑ پڑتے

ہیں۔“ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”جا ب۔ کیا مطلب۔“ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ شاید عمران کی بات کا درست طور پر مطلب نہ سمجھ سکی تھی۔

”شادی بھی ایک جا ب ہی ہے لیکن ساری عمر کرتا پڑتی ہے۔“

عمران نے جواب دیا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”عمران صاحب۔ ایک فون بوتھ آ رہا ہے۔“ اچانک صدیقی

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار آہستہ کر دی۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک فون بوتھ کے قریب روک دی تو

عمران کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا جبکہ اس کے ساتھی کار میں ہی

بیٹھے رہے تھے۔ دوسری کار بھی ان کے پیچھے رک گئی تھی۔ عمران نے

جیب سے سکے نکالے اور فون بوتھ میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا

اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

”اسٹریٹ ہوٹل۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

عطا دی۔

”مائیکل بول رہا ہوں۔ سراگ ہے۔ جولی سے بات کراؤ۔“

عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اسلو۔ جولی بول رہی ہوں۔“ چند لمحوں بعد جولی کی آواز

عطا دی۔

”جولی۔ میں مائیکل بول رہا ہوں۔ تم نے مجھے اور میری ساتھی کو

کہ رہی ہوں کہ واپس چلے جاؤ اور اپنی زندگی بچ جانے کا شکر ادا کرو۔ جولی نے کہا۔

اوہ۔ اس قدر احتیاطات۔ پھر تو واقعی واپس جانا پڑے گا۔ اوکے شکریہ۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ فون بوتھ سے باہر آیا اور واپس آکر کار میں بیٹھ گیا۔

کس سے بات ہوئی ہے آپ کی۔ صدیقی نے پوچھا۔

جولی سے۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کرنا تھا کہ اس کی وجہ سے میری اور جولی دونوں کو نئی زندگیاں ملی ہیں۔ عمران نے کہا۔

اوہ ہاں۔ واقعی جولی نے ہمیں سراگ کے بڑے ہسپتال پہنچا کر احسان کیا ہے۔ میری طرف سے بھی شکریہ ادا کر دینا تھا۔ جولی نے کہا۔

کر دیا ہے۔ اس نے ایک مشورہ بھی دے دیا ہے۔ عمران نے کہا۔

کیا۔ جولی نے چونک کر پوچھا۔

اس نے مشورہ دیا ہے کہ ہم واپس پاکیشیا چلے جائیں۔ میرے پوچھنے پر کہ اس نے یہ مشورہ کیوں دیا ہے تو اس نے بتایا کہ سلاکیہ سیکرٹ سروس کی انکبٹ جینی اپنے سیکشن سمیت ہوٹل چھوٹ گئی ہے اور ہوٹل اور اس کے گرد و نواح کے علاقے میں ان کی نگرانی جاری ہے اس لئے جیسے ہی ہم وہاں پہنچے وہ ہمیں گولیوں سے لڑادیں گے اور دوسری بات یہ کہ لیبارٹری کا حفاظتی نظام علیحدہ ہے

جس طرح سراگ کے ہسپتال پہنچایا ہے اور ہماری جانیں بچانے کے لئے جو کوشش کی ہے اس کے لئے میں تمہارا دلی طور پر مشکور ہوں۔ میں نے فون تمہارا شکریہ ادا کرنے کے لئے کیا ہے۔ عمران نے کہا۔

ایسی کوئی بات نہیں۔ تمہاری زندگی تھی کہ تم بچ گئے۔ میرا مشورہ ہے کہ اب تم واپس چلے جاؤ ورنہ ضروری نہیں کہ دوسری بار بھی تمہیں چانس مل سکے۔ جولی نے کہا۔

میں تمہارے احسان کے بدلے میں اتنا کر سکتا ہوں کہ تم یہ ہوٹل چھوڑ کر کسی دوسری جگہ شفٹ ہو جاؤ کیونکہ لیبارٹری تباہ ہو گئی تو لامحالہ ہوٹل بھی ساتھ ہی تباہ ہو جائے گا۔ عمران نے کہا۔

تو دوسری طرف سے جولی کے طنز۔ انداز میں ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سنا تو میں نے بہت کچھ ہے لیکن آج مجھے احساس ہو رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس مسخروں کا ٹولہ ہے۔ تم اور تمہاری ساتھی عورت شدید لڑتی ہیں۔ تمہارے چاروں ساتھی بھی ہلاک ہو چکے ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ لیبارٹری تباہ کر دی جائے گی۔ ویسے لیبارٹری کا حفاظتی نظام علیحدہ ہے اور اسے کسی طرح بھی بریک نہیں کیا جاسکتا۔ دوسری بات یہ کہ اب تو سلاکیہ سیکرٹ سروس کی انکبٹ جینی اپنے سیکشن سمیت یہاں پہنچ چکی ہے اس لئے تم دونوں اگر ہوٹل تو کیا ہوٹل کے ارد گرد بھی کہیں نظر آئے تو دوسرا سانس نہیں لے سکو گے۔ اسی لئے تو

جو ناقابل تسخیر ہے۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو تنی ایکٹ وہاں پہنچ چکی ہے۔ ٹھیک ہے۔“ صدیقی نے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔

”کیا ٹھیک ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں کہ ساتھ ہی اس سے بھی نمٹ لیا جائے گا۔“ صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تمہیں خواتین سے نمٹنے کے طریقے آتے ہیں۔“ عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

”مجھے تو نہیں آتے لیکن مس جو لیا سے پوچھ لیں گے۔“ صدیقی نے کہا۔

”عمران نے جو کچھ کہا ہے اس پر غور کرو صدیقی اور مجھے معلوم ہے کہ عمران نے فون اس لئے کیا ہے کہ تازہ ترین حالات کے بارے میں معلوم کر سکے اور اس نے معلوم کر لیا ہے کہ جینی اور اس کا سیکشن وہاں پہنچ چکا ہے اس لئے اگر ہم احمقوں کی طرح وہاں پہنچے تو چاروں طرف سے گھیر کر مار دیئے جائیں گے۔“ جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

”آپ کی بات درست ہے مس جو لیا۔ لیکن مشن تو بہر حال مکمل کرتا ہے۔“ صدیقی نے کہا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

”یہ سوچنا عمران کا کام ہے تمہارا نہیں۔“ جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

”ارے۔ ارے۔“ صدیقی بھی چیخ رہا ہے۔ چاہے فورسٹارڈ کا ہی ہے۔ بہر حال چیخ تو ہے۔“ عمران نے کہا۔

”میں نے محسوس کیا ہے عمران کہ صدیقی اور اس کے ساتھی اس جگہ میں اس انداز میں کام کر رہے ہیں جیسے یہ مشن صرف ان کی داری ہو اور ان کی وجہ سے ہی ہم دونوں پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔“ ہمیں بتا دیتے کہ وہ لبرو پوائنٹ پر کرسٹوفر اور اس کے قیدیوں کے خلاف ایکشن لے رہے ہیں تو کم از کم ہم حفاظتی حکامات ہی کر لیتے اور اب بھی جبکہ تم نے جولی کی بتائی ہوئی بات سن بتا دی ہے اس کے باوجود صدیقی کو کچھ نہیں آ رہی کہ حالات کس نچ پر پہنچ چکے ہیں۔“ جولیا نے استہفائی سرد لہجے میں

”آئی ایم سوری مس جو لیا۔ ٹھیک ہے جیسے آپ اور عمران اب کہیں گے ہم ویسے ہی کام کریں گے۔ اصل میں فورسٹارڈ کے کام کرتے ہوئے ہمیں عادت سی پڑ گئی ہے اس انداز میں کام کرنے کی۔“ صدیقی نے فوراً ہی اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات واقعی اس کی نگاہ میں آگئی تھی کہ ان کے کرسٹوفر کے ایکشن کی وجہ سے عمران اور جولیا پر حملہ ہوا اور وہ ایک لحاظ سے جینی موت سے بچ نکلے تھے۔

”تم نے تو صدیقی کو جھٹکا دیا۔ اب یہ تمہاری اس ٹیم جیسے تو کہتا ہے کہ جو بیٹھے میرا منہ بٹھتے رہتے تھے کہ میں اب کیا کرتا

ہوں۔ عمران نے کہا تو جو لیا کا چہرہ بکھٹ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔

تم خود ہی بتا دو اور سیکرٹ سروس کو ایک دوسرے کے ساتھ لڑانے کی شیطانی کوششیں نہ کیا کرو۔ صدیقی اور فورسٹارڈ کے سرور بھی ہمارے ہی ساتھی ہیں جیسے صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل ہیں۔ وہ صرف اس لئے جہاری شکل دیکھتے رہتے ہیں کہ انہیں معلوم ہے کہ اگر انہوں نے جہاری پلاننگ کے بغیر کچھ کیا تو نتیجہ جہارے خلاف بھی نکل سکتا ہے جیسے اب صدیقی اور اس کے ساتھیوں کی وجہ سے نکلا ہے لیکن صدیقی کو معلوم ہی نہیں تھا کہ تم جیسا شیطانی ذہن رکھنے والا مشن پر کس انداز میں کام کرتا ہے اس لئے انہیں کھانا ضروری تھا۔ جو لیا نے اجنبی غصیلے لہجے میں کہا۔

مس جو لیا۔ آپ کی مہربانی۔ ہم سب ایک ہیں۔ ہمارے درمیان کوئی تفریق نہیں ہے اور ہم سب کا مقصد صرف پاکیشیا کے مفادات کا تحفظ ہے۔ بہر حال عمران صاحب اب ہم ویسٹ فیلڈ سے تھوڑے فاصلے پر رہ گئے ہیں اس لئے آپ بتائیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ صدیقی نے کہا۔

ارے۔ ارے۔ تم بھی جو لیا کی باتوں میں آگئے ہو۔ وہی کرو جو تم نے سوچ رکھا ہے۔ ہمارا کیا ہے۔ ہم بہر حال جہارے حق میں دعا کرتے رہیں گے۔ عمران نے کہا۔

نہیں عمران صاحب۔ واقعی آپ کے ذہن سے ہمارا کوئی مقابلہ

صدیقی نے کہا۔

ارے واہ۔ اگر تم لکھ کر یہ سرٹیفکیٹ دے دو تو میں اسے فریم کر کے اپنے گھر میں لٹکالوں گا لیکن اگر تم نے واقعی اس مشن پر کام کرنا ہے تو پھر کار کارخ زرد پوائنٹ کی طرف مولا دینا تاکہ وہاں بیٹے کریم اطمینان سے کوئی پلاننگ سوچ سکیں۔ عمران نے کہا تو جو لیا بے اختیار مسکرا دی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ اس نے صدیقی سے یہ کہا ہے۔ عمران کے ذہن میں لازماً کوئی منفرد نوعیت کی پلاننگ ہو گی اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد ہی صدیقی نے کار کارخ زرد پوائنٹ پر مولا دینا۔ تھوڑی دیر بعد کار اس حادثے کے سامنے پہنچ کر رک گئی جسے زرد پوائنٹ کہا جاتا تھا اور جہاں کر سٹور کے خلاف انہوں نے آپریشن مکمل کیا تھا۔

جہارے ساتھی باہر رہیں گے تاکہ اچانک ہم بے چاروں پر کوئی آفت حملہ آور نہ ہو سکے۔ صرف تم ساتھ آؤ گے۔ عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے صدیقی سے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلادیا۔ عمران جو لیا سمیت اس حادثے میں داخل ہوا تو وہاں وہ جڑے جڑے کمرے تھے جن میں سے ایک کی چھت ٹوٹی ہوئی تھی اور کمرے میں لمب گرا ہوا تھا جبکہ دوسرا کمرہ درست حالت میں تھا۔ کمرے میں ایک بڑی میز اور چند کرسیاں موجود تھیں۔ ایک طرف ایک لکڑی کی الماری تھی جس کے دونوں ہٹ کھلے ہوئے تھے لہذا الماری کے تمام خانے خالی تھے۔ عمران اور جو لیا کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اس لمحے صدیقی

اندرو داخل ہوا۔

"میں نے خاور، نعمانی اور چوہان کو نگرانی کے لئے باہر چھوڑ دیا ہے۔" صدیقی نے کہا۔

"تمہارے ذہن میں کیا پلاسٹک تھی۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سبھی کہ جولی کو ہوٹل سے اغوا کر کے لایا جائے اور پھر اس سے لیبارٹری کا خفیہ راستہ معلوم کر کے اس راستے کے ذریعے لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں سے فارمولا حاصل کر لیا جائے اور لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے۔" صدیقی نے جواب دیا۔

"اب جبکہ سلاکیہ سیکرٹ سروس کے لوگ ہوٹل کے اندر اور باہر نگرانی کر رہے ہیں تو تم نے کیا سوچا ہے؟" عمران نے کہا۔ "آخر وہ ہوٹل ہے عمران صاحب۔ وہاں لوگ تو آتے جاتے ہوں گے۔ ہم بھی مسافروں کے روپ میں وہاں جائیں گے۔ البتہ اب یہ ہو گا کہ جولی سے ہوٹل کے کسی کمرے میں ہی پوچھ گچھ کر لی جائے گی۔" صدیقی نے کہا۔

"جولیا۔ اب تم بتاؤ کہ بطور ڈپٹی چیف تمہارے ذہن میں مشن کی کیا پلاسٹک ہے؟" عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"تم لیڈر ہو اور تمہاری موجودگی میں مجھے کیا ضرورت ہے پلاسٹک کرنے کی؟" جولیا نے کہا۔

صدیقی نے جو کچھ کہا ہے اس بارے میں تمہاری کیا رائے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سلاکیہ سیکرٹ سروس تربیت یافتہ الزا پر مشتمل ہے اور لازماً یہاں مسافروں کی اجتماعی کڑی نگرانی ہو رہی ہو گی اس لئے یہ کام مناسب نہیں ہے۔" جولیا نے جواب دیا۔

"بلکہ تم فرض کر لو کہ میں اس مشن میں تمہارے ساتھ نہیں آیا تم لیڈر ہو۔ پھر ان حالات میں جبکہ سلاکیہ سیکرٹ سروس بھی موجود ہے، جولی بھی بطور چیف انجینئر اور لیبارٹری کا اپنا کام بھی موجود ہو تو تم کیسے مشن مکمل کرو گی؟" عمران نے کہا۔

"تم آخر مجھ سے پوچھنے کے لئے کیوں بھڑک رہے ہو۔ کیا تمہارا یہ باؤف ہو چکا ہے؟" جولیا نے کہا۔

"اچھا ہوا تو نہیں لیکن صفدر نے اگر خطبہ تاج یاد کر لیا تو میں ہو جائے گا۔" عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم پھر بکو اس پر اتر آتے ہو۔ اس لئے میں بتا دیتی ہوں ورنہ اس بکو اس کا پیر خدہ تھانے کب تک چلتا رہے۔ مجھے یقین ہے سلاکیہ سیکرٹ سروس کے لوگ تو باہر موجود ہوں گے لیکن جینی کے اندر موجود ہو گی اس لئے جینی کو کور کر کے اس سے اس ایجنٹ کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں اور جس

جائے۔ وہ سیکرٹ سروس کے رکن ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس
جویشیا اور فائین نہ ابھی بہر حال ہیں تو سیکرٹ سروس کے
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا نے بڑے بے
انداز میں ہونٹ بھینچ لئے جیسے اب اس نے کبھی نہ بولنے کا
بد کر لیا ہو۔

عمران صاحب۔ میری اور مس جولیا کی پلاٹنگ آپ کو پسند
آئی تو اب آپ اپنی پلاٹنگ بتادیں۔ صدیقی نے کہا۔
میں کیسے بتا سکتا ہوں۔ میرا تو ذہن ہی ماؤف ہو چکا ہے۔
ان نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ایک تھکے سے انھی اور آہستہ
قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

مس جولیا آپ کہاں جا رہی ہیں۔ صدیقی نے بھی اٹھتے
بے قدرے بو کھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
یہ سرے سے آدمی ہی نہیں ہے۔ دوسروں کے جذبات کو بھروسہ
کے سر پر موم کی ٹمپ رکھ دی جائے۔ گرمی کی وجہ سے جب موم اس کی پسندیدہ ہابی ہے۔ میں اس کے ساتھ اب ایک لمحہ بھی
پگھل کر اس کی آنکھوں میں پڑے گا تو بگلا اندھا ہو جائے گا تو اسے ہی بیٹھ سکتی۔ میں باہر کار میں بیٹھوں گی۔ جولیا نے کہا اور
پکڑ لیا جائے۔ عمران نے کہا۔

میں نے ایسی تو کوئی پلاٹنگ نہیں بتائی جیسی کہو اس تم کو۔ عمران صاحب۔ آپ نے مس جولیا کو واقعی ناراض کر دیا
رہے ہو۔ جولیا نے لکھت پھار کھانے والے لہجے میں کہا۔ صدیقی نے کہا۔

یہی ترکیب تو ہے۔ پہلے جینی کو پکڑا جائے پھر جینی کے ٹرانسمیٹر روٹھنے اور مٹانے کا علیحدہ لطف ہوتا ہے جناب چیف آف
پر اس کے ساتھیوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے اور پھر انہیں ہلاک کر مارا صاحب۔ عمران نے جواب دیا تو صدیقی بے اختیار

ٹرانسمیٹر پر اس نے رابطہ رکھا ہوگا اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے جینی کی
ہدایات پر اس کے آدمیوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے انہیں ہلاک کر
دیا جائے۔ اس کے بعد جولی پر ہاتھ ڈالا جائے اور مشن مکمل کیا
جائے۔ جولیا نے کہا۔

ماشاء اللہ۔ کیا شاندار پلاٹنگ ہے۔ عمران نے کہا تو
صدیقی بے اختیار مسکرا دیا جبکہ جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

ٹھیک ہے صدیقی۔ جو تمہارا جی چاہے کرو۔ میں جانوں اور
چیف۔ میں اسے خود رپورٹ دے دوں گی کہ عمران کا ذہن ڈھنڈھ
ہونے کی وجہ سے ماؤف ہو گیا تھا۔ جولیا نے بھٹانے ہوئے لہجے
میں کہا۔

ٹھیک ہے۔ ذہن سے ماؤف ہو گیا اور شاندار پلاٹنگ تم نے
بنالی۔ ٹھیک ہے۔ تمہاری ترکیب ایسی ہے جیسے بگلا پکڑنے کی
مشہور ترکیب ہے کہ جہاں بگلا بیٹھا ہو اس کے عقب میں جا کر اس
کے سر پر موم کی ٹمپ رکھ دی جائے۔ گرمی کی وجہ سے جب موم اس کی پسندیدہ ہابی ہے۔ میں اس کے ساتھ اب ایک لمحہ بھی
پگھل کر اس کی آنکھوں میں پڑے گا تو بگلا اندھا ہو جائے گا تو اسے ہی بیٹھ سکتی۔ میں باہر کار میں بیٹھوں گی۔ جولیا نے کہا اور
پکڑ لیا جائے۔ عمران نے کہا۔

میں نے ایسی تو کوئی پلاٹنگ نہیں بتائی جیسی کہو اس تم کو۔ عمران صاحب۔ آپ نے مس جولیا کو واقعی ناراض کر دیا
رہے ہو۔ جولیا نے لکھت پھار کھانے والے لہجے میں کہا۔ صدیقی نے کہا۔

یہی ترکیب تو ہے۔ پہلے جینی کو پکڑا جائے پھر جینی کے ٹرانسمیٹر روٹھنے اور مٹانے کا علیحدہ لطف ہوتا ہے جناب چیف آف
پر اس کے ساتھیوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے اور پھر انہیں ہلاک کر مارا صاحب۔ عمران نے جواب دیا تو صدیقی بے اختیار

ہنس پڑا۔

”عمران صاحب۔ اب آپ بتا ہی دیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔
ایسا نہ ہو کہ جینی کے آدمی یہاں پہنچ جائیں اور ہم بیٹھے پلاٹنگ ہی
سوچتے رہ جائیں۔“ صدیقی نے منت بھرے لہجے میں کہا۔
”ارے۔ ارے۔ تم چیف ہو۔ تم کیوں منت کر رہے ہو۔
چیف تو حکم دیا کرتے ہیں۔“ عمران نے کہا تو صدیقی بے بسی
کے انداز میں ہنس پڑا۔

”صدیقی۔ صورت حال بے حد پیچیدہ ہے۔ جینی اور اس کے آدمی
اجنبائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے اب انہیں عام انداز میں
ٹریٹ کرنے کا نقصان ہمیں اٹھانا پڑے گا۔ میں اور جو لیا دونوں تیز
حرکت نہیں کر سکتے اس لئے اس مشن میں ہم براہ راست شرکت ہی
نہیں کر سکتے۔ یہ مشن اب تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو مکمل
کرنا ہو گا۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ہم تیار ہیں عمران صاحب۔ لیکن۔“ صدیقی نے کہا۔
”کر سٹوفر نے جو تمہیں سپیشل راستہ بتایا تھا اس کا تعلق لہرو
پوائنٹ سے ہی تھا۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے بتایا تھا کہ اس ساتھ والے کمرے میں جس میں
ملبہ پڑا ہوا ہے، کونے میں سے راستہ نکلتا ہے لیکن اسے کھولا
لیبارٹری سے جاتا ہے اور کر سٹوفر کے بارے میں اطلاع انہیں مل
چکی تھی اس لئے لامحالہ اب یہ راستہ انہوں نے سیلہ کر دیا ہو گا۔“

صدیقی نے کہا۔

”اگر ایسا ہوتا تو اب تک یہاں بہت کچھ ہو چکا ہوتا۔ میں نے
جس جہاں اس لئے آنے کا کہا تھا اور اب تک وقت بھی اس لئے
تیار ہے تاکہ جو رد عمل ہو وہ سامنے آجائے۔ اس کا مطلب ہے کہ
انہیں معلوم نہیں ہو سکا کہ تم نے کر سٹوفر سے راستے کے بارے
میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔“ عمران نے کہا تو صدیقی بے
اختیار چونک پڑا۔

”آپ کی بات درست ہے لیکن اب یہ راستہ کیسے کھولا جائے۔
اگر جہاں ڈاسٹ اسٹ استعمال کیا گیا تو دھماکہ ہو مل تک سنائی دے
گا اور سلاکیہ سیکرٹ سروس فوراً یہاں پہنچ جائے گی۔“ صدیقی نے
کہا۔

”اگر میں تمہیں راستہ کھول دوں تو باقی کام تو کر لو گے۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کیسے عمران صاحب۔ کیسے کھلے گا راستہ۔“ صدیقی نے
اجنبائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اپنے ساتھیوں کو بلاؤ اور انہیں مشن کی تیاری کا حکم دے دو
تاکہ جیسے ہی میں راستہ کھولوں تم فوراً آگے بڑھ سکو۔“ عمران
نے کہا تو صدیقی ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔
تھوڑی دیر بعد صرف خاور، نعمانی، چوہان اور صدیقی کمرے میں
داخل ہوئے بلکہ ان کے ساتھ جو لیا بھی تھی۔ شاید صدیقی نے اسے

ساری بات بتادی تھی۔

جولیا۔ تم کار میں بیٹھو۔ تم نے اور میں نے ہوٹل پہنچنا ہے۔ عمران نے جولیا سے کہا۔

مگر کیوں۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

اس لئے کہ مشن مکمل ہو جانے کے باوجود ہمیں سلاکیہ سیکرٹ سروس کے اس سیکشن کا خاتمہ کرنا پڑے گا ورنہ ہماری واپسی مشکل ہو جائے گی۔ عمران نے کہا۔

انہیں کیسے پتہ چلے گا عمران صاحب جبکہ لیبارٹری اور ہوٹل کے درمیان کوئی رابطہ ہی نہیں ہے اور ہم نے نیچے ڈسٹامیٹ تو بلاسٹ نہیں کرتا۔ ہم نے صرف وہاں کی مشینری تباہ کرنی ہے اور ساتس دانوں کو ختم کرنا ہے اور فارمولا واپس لے آنا ہے۔ صدیقی نے کہا۔

اوکے۔ اگر تمہارا پروگرام یہ ہے تو پھر ہمیں واقعی وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم بھیں رہ کر تمہاری واپسی کا انتظار کر سکتے ہیں۔ عمران نے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس کمرے سے نکل کر ساتھ والے کمرے میں پہنچ گیا۔ عمران کے سارے ساتھی عمران کی طرف اس انداز میں دیکھ رہے تھے جیسے بچے کسی شعبہ باز کو دیکھتے ہیں کہ نجانے وہ اب کون سا شعبہ دکھائے گا جبکہ عمران کی آنکھیں اس کے حلقوں میں سرچ لائٹس کے انداز میں گھوم رہی تھیں۔

تمہارے پاس زبردستی ہے۔ عمران نے صدیقی کی طرف دڑتے ہوئے کہا۔

ہاں ہے۔ صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک سفید رنگ کی پتی سی نکال کر عمران کی طرف چھڑا دی۔ عمران نے پتی کے نچلے کنارے کے دونوں کونے جوازے اور پتی کو دیوار کی جڑ میں رکھ کر وہ دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ یہ ساخت ہم تھا۔ اس میں سے آواز نکلتی تھی جبکہ اس کی طاقت کسی بم سے کم تھی۔ چند لمحوں بعد اپنا تک سنگ کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی گولڈن اسٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر کمرے کے اس حصے کی زمین کسی تختے کے انداز میں اون کو اٹھتی چلی گئی۔

اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

حیرت اور وضاحت بعد میں۔ پہلے جا کر مشن مکمل کرو۔ عمران نے تیغ لہجے میں کہا تو صدیقی نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور تیزی سے اس تختے کے نیچے جاتی ہوئی سرنگ میں اترتا چلا گیا۔

اوہ جولیا۔ اب تم اور میں مل کر اوہ زاریاں کریں۔ عمران نے واپس مڑتے ہوئے جولیا سے کہا۔

کیا۔ کیا کریں۔ کیا مطلب۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

وہ ایک مشہور شاعر نے بلبل سے مخاطب ہو کر کہا تھا کہ جس طرح تمہارا محبوب گلاب تمہیں لفت نہیں کرتا اسی طرح میرا محبوب

بھی مجھے لگت نہیں کرتا اس لئے آؤ دونوں مل کر آؤ دریاں کریں۔
تم بائے گل پکارو اور میں بائے دل۔ عمران نے کمرے سے باہر
نکلے ہوئے کہا۔

ٹانسس۔ کیا بکو اس شروع کر دی ہے تم نے۔ ہمارے ساتھی
اس وقت موت کے دہانے میں ہیں اور تمہیں یہ بکو اس سوچ رہی
ہے۔ جو بوائے اجتماعی غصیلے بچے میں کہا۔

اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ مل کر آؤ دریاں کریں۔ عمران
نے کہا تو جو بوائے اختیار چونک پڑی۔

کیا مطلب۔ کیا صدیقی اور دوسرے ساتھی رسک میں
ہیں۔ جو بوائے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

سو فیصد رسک میں۔ عمران نے کہا۔
تو پھر تم نے انہیں کیوں بھیجا ہے۔ جو بوائے اور زیادہ

پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

سونا کٹھالی میں پڑنے کے بعد ہی کندن بستا ہے۔ صندوق اور اس
کے ساتھی تو بہت عرصہ سے کندن بن چکے ہیں۔ اب ان کی باری
ہے۔ عمران نے کہا۔

اؤ۔ اؤ۔ وری بیڈ۔ مجھے ان کے پیچھے جانا چاہئے۔ جو بوائے
نے کہا۔

نہیں۔ اس طرح وہ زیادہ خطرے میں گھر جائیں گے۔ آؤ
میرے ساتھ۔ ہم نے ہوٹل جانا ہے۔ آؤ۔ عمران نے کہا۔

مگر وہاں تو وہ سلاکیہ سیکرٹ سروس۔ جو بوائے نے کہا۔
ہم دونوں نئے سیکرٹ اپ میں ہیں اور ہمارے پاس کار بھی
موجود ہے اور مسافر بہر حال وہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ عمران
نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔
لیکن ہمارے ساتھی تو ادھر سے ہی واپس آئیں گے۔ جو بوائے
نے کہا۔

جلدی کرو۔ جتنا وقت ناسخ ہو گا اتنی ہی آؤ دریاں کا سکوپ
دھما جائے گا۔ عمران نے سر دھجے میں کہا تو جو بوائے تیزی سے
درازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی اور عمران نے ایک جھٹکے سے
کار کو آگے بڑھا دیا اور پھر وہ اسے موڑ کر خاصی تیز رفتاری سے سڑک
کی طرف دوڑاتا چلا گیا۔

جینی اپنے کمرے میں موجود تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور جولی اندر داخل ہوئی۔

”اوہ تم۔ آؤ۔۔۔ جینی نے چونک کر کہا تو جولی مسکراتی ہوئی آگے بڑھ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران کا فون آیا تھا۔ میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں۔۔۔ جولی نے کہا تو جینی بے اختیار اچھل پڑی۔

”فون۔ کب۔ کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔۔ جینی نے چونک کر پوچھا۔
”وہ سراگ سے بات کر رہا تھا اور میرا شکریہ ادا کر رہا تھا کہ میری وجہ سے اس کی اور اس کی ساتھی عورت کی جانیں بچ گئی ہیں۔“
جولی نے کہا۔

”پھر تم نے کیا کہا۔“ جینی نے پوچھا۔

”میں نے اسے بتایا کہ میں نے ان پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ اپنے ہوٹل کی ساکھ بچانے کے لئے ایسا کیا ہے۔ اب یہ ان کی قسمت کہ وہ بچ گئے۔“ جولی نے کہا۔

”کاش تم ایسا نہ کرتی تو پھر یہ خطرناک لوگ ختم ہو جاتے۔“ جینی نے کہا۔

”اگر میں ایسا نہ کرتی تو ساری دنیا کو پتہ چل جاتا کہ لیبارٹری اس ہوٹل کے نیچے ہے۔“ جولی نے کہا۔

”وہ کیسے۔ کیا مطلب۔“ جینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس سے کہ اس جیسے لیکچر کی جہاں موت سب کو بتا دیتی۔ ایسے لیکچر عام حالات میں نہیں مانے جاتے۔“ جولی نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات واقعی درست ہے۔ میرا حال اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا لیکن تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ لوگ اب کیا کریں گے۔“ جینی نے کہا۔

”یہ لوگ اپنا مشن مکمل کرنے کی کوشش کریں گے اور اس کوشش کے دوران ہلاک ہو جائیں گے۔“ جولی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میرے موجود مخصوص ٹرانسمیٹر سے سینی کی آواز سنائی دی تو جینی چونک پڑی۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ مارک کاننگ۔ اور۔“ ٹرانسمیٹر سے ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔

میں۔ جینی بول رہی ہوں۔ اور۔۔۔ جینی نے کہا۔
 "مادام۔ ابھی ایک کار ہوٹل پہنچی ہے جس میں ایک۔۔۔ میں جوڑا
 ہے لیکن مجھے یہ جوڑا مشکوک محسوس ہو رہا ہے۔ اور۔۔۔ مارک
 نے کہا۔

"تمہیں کیسے شک ہوا۔ اور۔۔۔ جینی نے کہا۔
 "مادام۔ یہ دونوں بظاہر بالکل ٹھیک اور صحت مند لگتے ہیں لیکن
 کار سے باہر آنے اور ہوٹل کے آفس تک جاتے ہوئے وہ ایسی
 اداکاری کر رہے تھے جیسے وہ شدید زخمی ہوں یا بیمار ہوں۔
 اور۔۔۔ مارک نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ دونوں اس وقت۔ اور۔۔۔ جینی نے
 چونک کر کہا۔

"انہوں نے ہوٹل کے کمرہ نمبر گیارہ اور بارہ تک گراتے ہیں۔
 البتہ وہ دونوں اس وقت کمرہ نمبر گیارہ میں ہی موجود ہیں۔ اور۔۔۔
 مارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نگرانی جاری رکھو۔ اور اینڈ آل۔۔۔ جینی نے
 کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی جینی۔ جولی نے کہا۔
 "مارک بے حد تیز آدمی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں وہی ہیں
 جنہیں تم نے ہسپتال بھجوایا تھا۔ جینی نے کہا۔
 "اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ وہ علی عمران اور اس کی ساتھی

عورت۔ جولی نے چونک کر کہا۔
 "ہاں۔ آؤ صبر سے ساتھ۔ ابھی فیصلہ ہو جائے گا۔ اگر یہ دونوں
 وہی ہیں تو یہ خود چل کر موت کے دہانے میں آگئے ہیں۔ جینی
 نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولی بھی ہوسٹ بھجج کر اٹھ کھڑی ہوئی۔
 توڑی دروازہ وہ دونوں کمرہ نمبر گیارہ کے دروازے کے سامنے موجود
 تھیں۔ جینی نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی تو دروازہ کھل
 گیا۔ دروازے پر ایک عورت موجود تھی جو انہیں دیکھ کر ایک
 طرف ہٹ گئی۔

"کیا ہم اندر آ سکتے ہیں۔ جینی نے کہا۔

"آؤ۔۔۔ اس عورت نے کہا اور وہ دونوں اندر داخل ہوئیں تو
 اسی لمحے ہاتھ روم کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ اسے دیکھ
 کر جولی کے ہوسٹ مزید بھجج گئے کیونکہ ان دونوں کا قد و قامت واقعی
 وہی تھا۔ عمران اور اس کی ساتھی عورت جیسا۔

"کیا ہوا۔ کیا آپ کو کوئی کمرہ نہیں مل سکا۔ آنے والے نے
 ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سیرانام جینی ہے اور میں سلاکیہ سیکرٹ سروس کی رکن ہوں
 اور یہ ہوٹل کی میجر جولی ہے۔ جینی نے اپنا اور جولی کا تعارف
 کراتے ہوئے کہا۔ وہ بڑے غور سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی لیکن
 دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھرنے لگے کیونکہ
 ان دونوں کے چہروں پر اس کا تعارف سن کر معمولی سی تبدیلی بھی

نظر آئی تھی۔

"اوہ۔ تو ایسے ہوتے ہیں سیکرٹ سروس کے رکن۔ اوہ۔ یہ تو سیکرٹ سروس کو مقابلہ حسن میں حصہ لینا چاہئے۔ تشریف رکھیں۔ میرا نام مارشل ہے اور یہ میری ساتھی ہے ماریا۔ ہم دونوں کا تعلق ایک ریسیا کی نیشنل یونیورسٹی سے ہے۔ اس آدمی نے کہا۔ تو تم ہو علی عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سب سے خطرناک رکن۔ جینی نے اہتائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پستل نکال لیا۔ یہ کیا کر رہی ہو جینی۔ یہ ہوٹل کے معزز مہمان ہیں۔ جولی نے کہا۔

"بائبر جاؤ اور جا کر میرے ساتھیوں کو بلا لاؤ۔ جلدی کرو۔ جینی نے ہنسنے شروع کر دیے۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ جولی نے چونک کر کہا۔

"میں نے انہیں پہچان لیا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں اور یہ دونوں میک اپ میں ہیں۔ جلدی کرو ورنہ۔ جینی نے اہتائی سخت لہجے میں کہا تو جولی تیزی سے مڑنے لگی۔

"ایک منٹ مس جولی۔ اچانک مارشل نے کہا تو جولی جیسے ہی مڑی اچانک اس کے ساتھ کھڑی ہوئی عورت کا بازو حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے جینی بے اختیار اچھل کر چمکتی ہوئی یگھے ہوئی اور دوسرے لمحے سٹوڈنٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جینی اچھل کر نیچے

تری اور چند لمحے چپنے کے بعد ساکت ہو گئی۔ جولی کا چہرہ سروس کے پھول کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا کیا۔ جولی کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

جولی تم نے دیکھا کہ میری ساتھی عورت کسی کا لحاظ نہیں کرتی مجھے معلوم ہے کہ اس کمرہ نمبر گیارہ سے لیبارٹری کو ایک خفیہ راستہ جاتا ہے اس لئے اگر تم اپنی جان بچانا چاہتی ہو تو وہ راستہ بتا مارشل نے یلگت سر دھجے میں کہا۔

کیا۔ کیا تم واقعی علی عمران ہو۔ جولی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں اور یہ بھی سن لو کہ مارشل ساتھی لیبارٹری میں داخل بھی ہو چکے ہیں اس لئے اب تم اس راستے کو مزید چھپا کر کوئی فائدہ نہ حاصل کر سکو گی۔ عمران نے سر دھجے میں کہا۔

کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارے ساتھی کسی لیبارٹری میں داخل آسکتے ہیں۔ جولی نے چونک کر کہا۔

"زرد پوائنٹ والے راستے سے۔ کرسٹوفر نے زبان کھول دی لی۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ویری ہیٹ۔ پھر تو تمہارے ساتھی اب تک ہلاک بھی ہو چکے ہوں گے۔ جولی نے اس اعتماد بھرے لہجے میں کہا کہ جویا

بے اختیار اچھل پڑی۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ یہاں سے جانے کا راستہ بتا دو۔"
عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوری عمران۔ میں سلاکیہ اور اسرائیل سے غداری نہیں کر سکتی۔ تم بے شک مجھے گولی سے آزادو۔" جولی نے کہا۔

"چلو اتنا بتا دو کہ کیا واقعی یہ راستہ اس کمرہ سرگیارہ سے ہی جاتا ہے۔" عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں سے جاتا ہے۔" جیانے تم نے کیسے معلوم کر لیا۔
جولی نے کہا۔

"اس کمرے کی مخصوص ساخت کی وجہ سے۔" عمران نے کہا۔

"بہر حال میں نہیں بتا سکتی۔" جولی نے کہا۔

"بتاؤ ورنہ۔" جولی نے سخت عزائم سے کہی۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہوئی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے جولی کی سی تیڑی سے ہاتھ گھمایا تو جولی کنپٹی پر انگلی کی مخصوص ہک کی ضرب کھا کر تھکتی ہوئی اچھلی اور نیچے فرش پر گر کر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی دوسری ضرب کی وجہ سے وہ ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گئی۔

"کیا واقعی اس کمرے سے راستہ جاتا ہے۔" جولی کے بے

ش ہوتے ہی جولی نے کہا۔

"ہاں آؤ۔ جب ہم پہلے یہاں موجود تھے تو میں نے پورے ہوٹل کا نقشہ لیا تھا اور اس وقت مجھے اس کمرے کی خصوصی ساخت کی وجہ سے اس پر شک پڑا تھا اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ یہ کمرہ خالی رہا شاید صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو ہماری ضرورت ہو۔" عمران نے کہا۔

"لیکن ان دونوں کا کیا ہوگا۔" جولی نے کہا۔

"چھوڑو انہیں۔ یہ دونوں پڑی رہیں۔ آؤ۔" عمران نے کہا اور جولی سے ہاتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جولی نے دروازہ اندر سے لاک کر باور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ بھی ہاتھ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

سچی تو اصل ڈاچ ہے۔ صدیقی نے کہا۔
 ویسے عمران صاحب نے جس طرح اس سرنگ کا دہانہ کھولا ہے
 حیرت انگیز ہے۔ اس بار نعمانی نے کہا۔
 عمران صاحب ایسے ہی حیران کن کام کرتے ہیں۔ وہ لڑائی
 کرنے کی وجہ سے ساتھ نہیں آئے۔ صدیقی نے کہا تو اس کے
 تھیوں نے اثبات میں سر ملا دیئے۔ سرنگ اب اوپر کو اٹھنا شروع
 ہو گئی تھی اور پھر اچانک انہیں دور سے ایک ٹھوس دیوار نظر آنے
 لگی۔

اے۔ اس کا راستہ تو بند ہے۔ صدیقی نے کہا۔

تو جہاز کیا خیال تھا کہ راستہ کھلا ہوتا۔ اگر ایسا ہوتا تو اب
 ہماری آواز میں وہاں پہنچ چکی ہوتیں۔ خاور نے کہا تو صدیقی
 نے اثبات میں سر ملا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دیوار کے سامنے پہنچ چکے
 ۔ یہاں ہم نکالو۔ اب اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں
 صدیقی نے کہا تو چوہان نے جیب سے ایک چو کوڑیہ سی

میان میں ابھری ہوئی ایک کیل کو انگوٹھے سے مخصوص انداز میں
 مار دیا اور پھر وہ سب بھلی کی سی تیزی سے یکے پتے چلے گئے۔
 چوہان نے ایک خوفناک اور کان پھار دھماکہ ہوا اور سرنگ میں
 دیوار سا چھا گیا۔ چند لمحوں بعد جب غبار چھٹا تو سامنے کی دیوار

صدیقی اور اس کے ساتھی سرنگ میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھے
 چلے جا رہے تھے۔ سرنگ کچھ گہرائی میں جانے کے بعد اب آگے سیدھی
 ہو گئی تھی۔ سرنگ سنسان اور خالی پڑی ہوئی تھی اور اس میں
 باقاعدہ تارہ ہوا اور روشنی کے راستے بنائے گئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ
 انہیں نہ گھٹن محسوس ہو رہی تھی اور نہ ہی جہاں گھپ اندھیرا تھا۔
 ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔

یہ سرنگ ہے یا شیطان کی آست۔ خاور نے کہا۔
 زبرد پوائنٹ سے ہوٹل تک جتنا فاصلہ ہے اتنی طویل سرنگ
 بہر حال ہوگی۔ صدیقی نے کہا۔

حیرت ہے۔ اس قدر طویل سرنگ بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ بار دہرایا اور پھر وہ سب بھلی کی سی تیزی سے یکے پتے چلے گئے۔
 ہوٹل سے باہر قریب ہی اس کا دہانہ بنایا جاسکتا تھا۔ چوہان نے
 کہا۔

آدمی سے زیادہ ٹوٹ چکی تھی۔ دوسری طرف ایک کمرہ تھا جس میں ایک میز اور دو کرسیاں موجود تھیں لیکن کمرہ خالی تھا۔ صدیقی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے کمرے کی مقابل دیوار میں موجود دروازے کو کھولا اور دوسری طرف تھا کہ تو دوسری طرف ایک مختصر سی راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔

آؤ۔ صدیقی نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اسی راہداری میں چلے اور پھر ابھی وہ اس موڑ تک نہ پہنچے تھے کہ اچانک راہداری کی تخت سے سرخ رنگ کی روشنی نکلی اور اس کے ساتھ ہی صدیقی کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے ذہن پر اچانک سیاہ چادر ڈال دی ہو اور پھر جس طرح گھپ اندھ سے میں روشنی کی کرتیں داخل ہوتی ہیں اس طرح صدیقی کے ذہن میں بھی روشنی پھیلنے لگ گئی۔ چند لمحوں بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے چونک کر اپنے آپ کو اس طرح آگے بڑھنا چاہا جیسے وہ سرخ روشنی پڑنے سے پہلے آگے بڑھ رہا تھا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا کیونکہ وہ اب اس راہداری کی بجائے ایک چھوٹے سے کمرے میں فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دیے گئے تھے۔ اس نے نظریں گھمائیں تو اس کے ساتھ ہی غادر، نعمانی اور چوہان بھی اسی حالت میں موجود تھے۔ ان کے دونوں پیروں کو بھی رسی سے باندھ دیا گیا تھا اور اس کے ساتھی بھی ہوش میں آنے کے

داخل سے گزر رہے تھے۔ کمرے میں نہ کوئی فریٹر تھا اور نہ ہی کوئی الی الٹ ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔

یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں۔ غادر کی آواز سنائی دی۔
شکر کرو زندہ ہیں۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی کھینچنے کی کوشش شروع کر دی۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے لیے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے لیے ایک اور نوجوان تھا جو درمیانے قد لیکن قدرے پھیلے ہوئے کمالک تھا۔ اس دوسرے نوجوان کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ پہلے اندر آتے والا نوجوان خالی ہاتھ تھا۔

جیس ہوش آگیا۔ خالی ہاتھ والے نوجوان نے کہا۔
تم کون ہو۔ پہلے تعارف تو کراؤ۔ صدیقی نے کہا۔

میرا نام رابنسن ہے اور یہ میرا اسسٹنٹ ہے بروک اور ستو۔ ہم جیس اس لئے زندہ رکھا ہے کہ تم لوگ جس راستے سے دنیا میں داخل ہوئے ہو اس راستے کے بارے میں ہمیں کس بتایا ہے اور دوسری بات یہ کہ تمہارا تعلق کس تنظیم سے رابنسن نے مت بتاتے ہوئے کہا۔

لیکن تم نے ہمیں باندھ کیوں رکھا ہے۔ صدیقی نے کہا۔
تم باندھنے کی بات کر رہے ہو۔ اگر تم نے فوری طور پر مجھے رابنسن نے تیج

لیکن دوسرے لمحے سرور کی آواز کے ساتھ ہی وہ ایک شیشے کی دیوار سے ٹکرا کر نیچے آگرا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ رابنسن کے قہقہے سے گونج اٹھا۔ صدیقی تیزی سے سیدھا ہوا۔ اس کے دونوں ہاتھ ابھی تک عقب میں بندھے ہوئے تھے اور دونوں پیر بھی لیکن چونکہ رابنسن نے مشین گن کے فائر کا آرڈر دے دیا تھا اس لئے اس نے اسی حالت میں حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس کے سارے ساتھی بھی بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے تاکہ وہ بھی حرکت میں آسکیں لیکن صدیقی کو اس طرح دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرتے دیکھ کر بے اختیار رک گئے تھے۔ اس دوران صدیقی ایک بار پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”جہارا کیا خیال تھا کہ جہاری موت اس قدر آسان ہو گی۔ نہیں۔ یہ تو صرف کنفریشن کے لئے تھا۔ اگر تم حرکت میں نہ آتے تو مجھے بھی جہارے بارے میں سوچنا پڑتا لیکن تم نے حرکت میں آکر معاملات کو کنفرم کر دیا ہے۔ اب جہاری موت حیرتناک ہو گئی۔“ رابنسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے اس کا اسسٹنٹ بروک بھی مڑا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں دروازے سے باہر جا چکے تھے۔

”غیب سسٹم ہے یہاں۔“ خاور نے کہا۔

”جلدی کرو۔ اپنی پشت میری طرف کرو۔“ صدیقی نے مینڈک کی طرح اچھل کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو خاور نے اچھل کر اپنی

لجے میں کہا۔

”ہمارا تعلق اسرائیل سے ہے۔“ صدیقی نے کہا تو رابنسن بے اختیار اچھل پڑا۔

”اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ جہارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔“ رابنسن نے کہا۔

”پاکیشیا سے۔ وہ کیسے۔“ صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

”یہ ٹھیک ہے کہ جہارے میک اپ واش نہیں ہو سکے اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ پہلے چاروں پاکیشیائی ہیجمنوں کو جلا کر رکھ دیا گیا تھا۔ گو میرا اسسٹنٹ اس بات کو تسلیم نہ کرتا تھا لیکن مجھے معلوم ہے کہ بلاسٹنگ ریپر چارج ہوئی تھیں لیکن اب تم نے جس طرح اسرائیل کا نام لیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میرے اسسٹنٹ بروک کی بات درست ہے۔ اسرائیلی ایجنٹ کبھی اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرتے۔“ رابنسن نے کہا۔

”جب یہ لیبارٹری ہی اسرائیل کی ہے تو پھر ہم کیوں نہ اپنے آپ کو ظاہر کریں۔ یہ تو تم نے حماقت کی ہے کہ ہمیں اس طرح باندھ کر رکھا ہوا ہے۔“ صدیقی نے کہا۔

”بس۔ بہت ہو چکی۔ بروک ان سب کو گولیوں سے اڑا دو۔“ رابنسن نے لکھتے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

”بس باس۔“ بروک نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کرتا صدیقی کا جسم لکھت ہوا میں اچھلا

پشت اس کی طرف کی اور پھر دونوں ایک دوسرے کے قریب پہنچ کر رک گئے اور صدیقی کی انگلیوں نے تیزی سے خاور کی کلائیوں پر موجود رسی کی گانٹھ تلاش کرنا شروع کر دی۔ چند ہی لمحوں بعد خاور کی کلاسیاں آزاد ہو چکی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے جھٹکا اور اس نے اپنے پیروں میں بندھی ہوئی رسی کھول دی۔ اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے صدیقی کی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کھولنا شروع کر دی۔ پھر وہ تیزی سے نعمانی کی طرف بڑھ گیا جبکہ صدیقی نے اپنے ہاتھ آزاد ہوتے ہی اپنے پیروں میں موجود رسی کھولی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے چوہان کے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی کھولنی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ہی رسیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

اب اس شیشے کی دیوار کا کیا کریں۔ خاور نے کہا۔

کچھ نہ کچھ تو بہر حال کرنا ہی پڑے گا۔ صدیقی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ واقعی کچھ کرتے اچانک کمرے کی چھت کے درمیان سنک کی آواز سے ایک خانہ کھلا اور دوسرے لمحے اس میں سے براؤن رنگ کا غبار سا نکل کر کمرے میں پھیلنا چلا گیا۔ یہ غبار اس حصے میں تھا جس حصے میں صدیقی اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ سانس روک لو۔ صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پیچھے ہٹ کر تیزی سے دیوار سے لگ گیا اور اس نے سانس روک لیا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید انہیں بے ہوش کر دینے والی

گیس سے بے ہوش کیا جا رہا ہے لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے دھکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا ہو۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ تو یوں لگتا ہے کہ جیسے ہم آگ میں ڈال دیئے گئے ہوں۔ اچانک نعمانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے بے اختیار اپنے لباس نوپنا شروع کر دیئے۔ ان کی حالت بکثرت خراب ہونے لگ گئی تھی۔ غبار تو اب غائب ہو چکا تھا لیکن انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے جسم آگ میں تبدیل ہو گئے ہوں اور ان کے جسموں سے دھواں نکلنا شروع ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی بے اختیار انہوں نے اپنے لباس اتار کر ایک طرف پھینکنے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد وہ سب زیر جاموں میں کھڑے تھے لیکن اس کے باوجود ان کی حالت بے حد خراب تھی۔ آنکھیں ابل کر باہر نکل آتی تھیں۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی ان کا گوشت گل سڑ کر مائع بن کر بہنا شروع ہو جائے گا۔ دماغ پھٹنے کے قریب پہنچ گئے تھے کہ اچانک شرر کی آواز کے ساتھ ہی کمرے میں زرد رنگ کا غبار پھیلنا شروع ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہونے لگا جیسے اچانک انہیں کسی نے برف کے بلاک میں دفن کر دیا ہو اور وہ سب پاٹگوں کی طرح فرش پر پڑے ہوئے اپنے لباسوں کی طرف جھپٹے اور پھر جس تیزی سے اور پھرتی سے انہوں نے لباس پہنے تھے اس تیزی اور پھرتی کا صرف تصور ہی کیا جاسکتا تھا لیکن اس کے باوجود سردی اس قدر زیادہ تھی کہ انہیں یوں محسوس ہو رہا

اداران کے کانوں میں پڑی۔

”وہ تو ٹھیک ہے باس۔ لیکن یہ ہلاک تو بہر حال نہیں ہوئے۔“
بروک نے منہ پٹاتے ہوئے کہا۔

”انہیں ہلاک کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہے بروک۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں اور میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے کہ یہ لوگ مافوق الفطرت قوت ارادی کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ سینکڑوں گولیاں کھا کر بھی بچ جاتے ہیں اور بڑے سے بڑا تشدد بھی انہیں نہیں توڑ سکتا اس لئے میں ان کے ہاتھ آزاد ہوتے ہی اس بات کو آمانا چاہتا تھا اور لیبارٹری میں ایسے اختطامات میں نے بھٹے ہی کر رکھے تھے کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ فارمولا چونکہ پاکیشیا سے حاصل کیا جاتا ہے اس لئے اجمالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے پیچھے آئے گی۔“
رائسن نے کسی ریسرچ سکلر کے انداز میں جواب دیا۔

”باس۔ میں تو ایک بات جانتا ہوں کہ جب تک کوئی آدمی لاش میں تبدیل نہیں ہو جاتا اس وقت تک وہ خطرناک رہتا ہے اس لئے آپ مجھے اجازت دیں میں ابھی انہیں لاشوں میں تبدیل کر دیتا ہوں۔“ بروک نے کہا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ان خوفناک تجربات کے باوجود یہ ابھی لاشوں میں تبدیل نہیں ہوئے۔“ رائسن نے کہا۔
”باس۔ یہ زندہ ہیں اور زندہ کو کیسے لاش کہا جاسکتا ہے۔“

تھا جیسے چند لمحوں بعد ان کے جسموں میں دوڑتا ہوا خون منجمد ہو کر برف کے ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گا۔ ان کے جسم اس بری طرح کاپنے لگ گئے تھے جیسے انہیں جاڑے کا انتہائی تیز بخار چڑھ گیا ہو لیکن پھر جیسے ایکھٹ حالات نارمل ہونا شروع ہو گئے اور شدید سردی کا خاتمہ ہونا شروع ہو گیا۔ گو اس کے باوجود ان کے جسم ابھی تک کانپ رہے تھے لیکن پھر بھی اس خوفناک سردی کا احساس اب ختم ہو گیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس شدید گرمی اور شدید سردی نے مل کر ان کے جسموں میں موجود ہر قسم کی توانائی کا خاتمہ کر دیا تھا۔ وہ سردی سے بچنے کے لئے کمرے کے کونے میں سمٹ گئے تھے اور ابھی تک اس کونے میں ہی موجود تھے اور حالات نارمل ہوتے ہی ان کے جسم اس طرح بے جان ہو کر فرش پر گرتے چلے گئے جیسے ریت کے خالی ہوتے ہوئے پورے زمین کی طرف ڈھلکتے ہیں۔

”یہ سب کیا ہے۔“ صدیقی کے منہ سے کانپتی ہوئی آہستہ سی آواز نکلی۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کے اعصاب کو آزمایا جا رہا ہے۔“ خادرنے آہستہ سے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور رائسن اور بروک اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے پھروں پر حسرت اور فتح مندی کے تاثرات نمایاں تھے۔
”دیکھا تم نے بروک۔ کیا حالت ہے ان کی۔“ رائسن کی

بروک نے کہا۔

"یہ لاشوں سے بھی زیادہ بدتر حالت میں ہیں۔ یہ اپنی انگلی بھی حرکت میں نہیں لاسکتے۔ اگر کہو تو تمہیں اس کا تجربہ کراؤں۔"

رائینسن نے کہا۔

"کیسا تجربہ باس۔ بروک نے کہا۔

"تم جا کر الماری سے کوڑا نکال لاؤ۔ میں یہ شیشہ ہٹا دیتا ہوں۔ تم ان پر کوڑے برسائو۔ پھر دیکھو کہ ان کا کیا رد عمل ہوتا ہے۔ تم بالکل ایسے محسوس کرو گے جیسے تم لاشوں پر کوڑے برسائے ہو۔"

رائینسن نے کہا۔

"کیا واقعی باس۔ بروک نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ بے شک تجربہ کر لو۔"

رائینسن نے کہا۔

"میں کوڑا لے آتا ہوں۔"

بروک نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ دیکھا تم نے میرے تجربات نے تمہیں کس طرح حقیر کیٹنجوں سے بھی بدتر حالت میں پہنچا دیا ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ تمہاری قوت ارادی اور تمہاری اعصابی طاقت بے پناہ تھی لیکن شدید ترین گرمی اور پھر اچانک شدید ترین سردی نے تمہاری رگوں کو پھیلا کر جب فوراً سکڑ دیا تو تمہارے جسموں میں خون کی روانی نہ ہونے کے برابر ہو گئی اس لئے اب تم لاشوں سے بھی بدتر حالت میں ہو۔ زندہ رہتے ہوئے بھی مردوں کی طرح۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔"

رائینسن نے ہڈیائی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے

وہ انہیں اس حالت میں پہنچا کر واقعی انتہائی محظوظ ہو رہا ہو۔

"یہ شیشہ ہٹانے تو ہمیں حرکت میں آنا ہو گا۔ ہر قیمت پر اور ہر صورت میں۔"

صدیقی نے آہستہ سے کہا۔ وہ کوشش کے باوجود اس سے اوجھڑا بول پارہا تھا۔

"لیکن ہم سے بولا بھی نہیں جا رہا حرکت کیا کریں گے۔ ہم تو واقعی زندہ لاشیں بن چکے ہیں۔"

خاور نے جواب دیا۔

"جو کچھ بھی ہو۔ ہم نے حرکت میں آنا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہی سبق دیا گیا ہے کہ جب تک سانس ہے تب تک جدوجہد ضرور کی جائے۔"

صدیقی نے کہا اور اسی لمحے دروازہ کھلا

اور بروک اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خوفناک کوڑا تھا

جبکہ اس نے مشین گن اب کا تھم سے نکل رکھی تھی۔

"اب جا کر جس قدر جی چاہے ان پر کوڑے برسائو۔ چاہو تو

کوڑوں سے ان کی بولیاں اڑا دو۔ اب یہ حقیر کیٹنجوں سے بھی بدتر

ہو چکے ہیں۔"

رائینسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جہاں وہ کھڑا

تھا اس نے اپنا دایاں پاؤں زور سے زمین پر مارا تو سرور کی آواز کے

ساتھ ہی شیشہ زمین میں لٹک بٹکا گیا۔ اب بروک کوڑا ہٹاتا

ہوا اس کوڑے کی طرف بڑھنے لگا جہاں صدیقی اور اس کے ساتھی سنے

ہوئے پڑے تھے سہو تک ان کے لباسوں کی بھین بھیل ہی خالی کر دی

گئی تھیں اس لئے ان کے پاس کسی قسم کا کوئی اختیار ہی نہ تھا۔

آپ بکھج کر بروک ایک لمبے کے لئے رک گیا جبکہ رائینسن اس جگہ

سے ہٹ کر سائیڈ پر اس طرح کھڑا ہو گیا تھا جیسے اب وہ اس دلچسپ
مناظرے سے پوری طرح مفلوج ہونا چاہتا ہو۔ دوسرے لمحے بروک کا
ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور خوفناک کوڑے کی ضرب
بیک وقت صدیقی، خاور اور چوہان کے جسموں پر پڑی اور ان کا لباس
پھٹا چلا گیا۔

”واقعی لباس یہ تو زندہ لاشیں بن چکے ہیں۔“ بروک نے مڑ کر
راہنسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ
مکمل ہوتا اچانک چوہان نے ایک زوردار جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش
کی۔ شاید وہ پوری قوت لگا کر اس بروک پر چھلانگ لگانا چاہتا تھا
لیکن پوری طرح حرکت نہ کر سکنے کی وجہ سے وہ درمیان میں ہی
ایک دھماکے سے فرش پر گر گیا۔

”ارے۔ تم میں ابھی ہمت ہے۔“ راہنسن نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا اور اسی لمحے بروک کا ہاتھ مشین جیسی تیزی سے حرکت
میں آیا اور اس نے پے در پے کئی بار سلسلے پڑے ہوئے چوہان پر
کوڑے برسانا شروع کر دیے۔ چوہان کا جسم جگہ جگہ سے پھٹ گیا
تھا۔ سچرے پر بھی زخم آ گئے۔ اسی لمحے صدیقی نے یلکٹ چھلانگ لگائی
اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر بروک سے توڑ ٹکرا سکا البتہ اس کے
پیروں کے قریب ایک دھماکے سے گر گیا اور بروک بے اختیار دو
قدم پیچھے ہٹا ہی تھا کہ یلکٹ چوہان ایک بار پھر اچھلا اور اس بار وہ
بروک سے ٹکرا جانے میں کامیاب ہو گیا لیکن چونکہ یہ ٹکراؤ اس قدر

کڑوا تھا کہ بروک کو اس نے مزید دو قدم پیچھے ہٹنے کے اور کوئی
نقصان نہ پہنچ سکا اور پھر صدیقی اور چوہان دونوں کے جسموں کے
باقی پرچے الٹے نظر آنے لگے کہ یلکٹ خاور ایک جھٹکے سے اٹھا اور
اس طرح دوڑتا ہوا بروک کی طرف بڑھا جیسے کوئی وحشی سانپ پوری
قوت سے دشمن کی طرف بڑھتا ہے۔ اس کا ہنسنے کی شدت سے
سرخ ہو رہا تھا۔ ٹانگیں اکڑی ہوئی تھیں اور اس کا اوپر کا جسم بالکل
کسی نیچے کی طرح سیدھا نظر آ رہا تھا۔ شاید وہ اپنے جسم کو اپنی بے
پناہ قوت ارادی سے اکڑانے ہوئے دوڑ رہا تھا۔ چوہان اور صدیقی پر
ہونے والے بے پناہ تشدد کی وجہ سے وہ اس وقت مافوق الفطرت
انداز میں دوڑ رہا تھا اور اسے اس انداز میں دوڑتے دیکھ کر نہ صرف
بروک کا ہاتھ رک گیا بلکہ اس کے کافی پیچھے کھڑے ہوئے راہنسن
نے بھی بے اختیار جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن اس سے پہلے کہ خاور
بروک تک پہنچتا اچانک استہانی بری طرح زخمی صدیقی کا ہاتھ تیزی
سے حرکت میں آیا اور اس نے بروک کی ایک ٹانگ کو پکڑ کر وہ
سے اپنی طرف کھینچ لیا اور بروک جو خاور کو حیرت سے اس انداز میں
دوڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا یلکٹ جھٹکا ہوا پشت کے بل نیچے گرا جیکہ
خاور اس طرح دوڑتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے وہ
یلکٹ کسی ایسے پرندے کی طرح اچھلا جو دوڑ کر اور چھلانگ لگا کر ہوا
میں بلند ہوتا ہے اور راہنسن جو جیب سے مشین پشیل نکال چکا تھا
جھٹکا ہوا پشت کے بل زمین پر جا گرا اور اس کے ہاتھ سے مشین پشیل

نکل کر دور کرے کے کونے میں جا کر جبکہ اسی لمحے بروک نے نیچے گر کر تیزی سے کرڈٹ بدلی اور بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ استانی زخمی چوہان نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر اس کی ٹانگ کھینچ لی اور بروک ایک بار پھر جھٹکا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ رابنسن سے نکل کر خاور یکھت زمین پر اسی اکڑے ہوئے انداز میں کروٹیں بدلتا چلا گیا اور پھر جب تک رابنسن اور بروک اٹھتے خاور بروک کے کاندھے سے نکل کر گرنے والی مشین گن چھٹ چکا تھا۔

”خبردار“ اچانک خاور نے مشین گن سیدھی کرتے ہوئے کہا تو رابنسن اور بروک دونوں جو اب اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے یکھت بمبوں کی طرح ساکت ہو گئے۔ ان کے چہروں پر بے پناہ حیرت تھی۔ یکھت بروک نے خاور پر چھلانگ لگائی کہ نیکہ خاور اسی طرح اکڑے ہوئے انداز میں فرش پر پڑا ہوا تھا۔ البتہ اس کے اکڑے ہوئے ہاتھوں میں مشین گن موجود تھی اس لئے شاید بروک نے یہ سمجھا تھا کہ اس پوزیشن میں خاور اچانک فائر نہ کھول سکے گا اور وہ اس کے ہاتھوں سے مشین گن تھمیں لینے میں کامیاب ہو جائے گا کہ یکھت جھڑپ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی بروک جھٹکا ہوا پلٹ کر سائیڈ پر جا کر اس کے ساتھ ہی رابنسن نے یکھت دروازے کی طرف دو لنگادی لیکن خاور کی مشین گن گھومی اور رابنسن بھی پشت پر گولیاں کھا کر جھٹکا ہوا اچھل کر دروازے کے سامنے ہی جا کر اور جھٹکے تھپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

”صدیقی اور چوہان دونوں بے ہوش ہو چکے ہیں“ خاور کو اچانک نعمانی کی آواز سنائی دی تو خاور نے اپنے جسم کو اٹھانے کی کوشش کی لیکن پھر اچانک وہ نیچے گرا اور اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ شاید اپنے جسم کو اکڑانے رکھتے ہوئے وہ جس قدر قوت لگا چکا تھا وہ اب اپنی حد سے کر اس کر چکی تھی اس لئے اس کا رد عمل بھی ہوا کہ وہ بے ہوش ہو گیا اور نعمانی اٹھنے کی کوشش کرتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن اس کا جسم اس طرح جھول رہا تھا جیسے اس نے دس بارہ بوتلیں شراب کی پی لی ہوں۔ صدیقی اور چوہان شدید زخمی حالت میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ خاور ایسے ہی بے ہوش ہو چکا تھا۔ رابنسن اور بروک دونوں حقیقتاً لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے اور نعمانی ان کے درمیان کھڑا جھول رہا تھا کہ اچانک سائیڈ سے سر کی آواز سنائی دی۔

”ارے یہ تو نعمانی ہے۔ اود۔ اود۔ یہ کیا ہوا ہے“ نعمانی کے ڈوبتے ہوئے ذہن میں عمران کی آواز سنائی دی اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں اطمینان کی لہریں دوڑتی چلی گئی ہوں اور شاید یہ اسی اطمینان کا نتیجہ تھا کہ اس کی وہ بے پناہ قوت ارادی جس کی بنا پر وہ اپنے ڈوبتے ہوئے ذہن کو کنٹرول کرنے میں مصروف تھا یکھت جیسے ختم ہو گئی اور اس کے ذہن پر تاریک چادری پھیلتی چلی گئی۔

امسجیل ہوٹل کے کمرہ نمبر گیارہ میں عمران موجود تھا۔ جولی ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کی گردن ڈھکی ہوئی تھی کیونکہ وہ بے ہوش تھی۔ عمران نے اس کا تاک اور مت دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور نیچے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد جولی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

”۔۔۔ میں کہاں ہوں۔ اوه۔ تم عمران۔۔۔ سب کیا ہو رہا ہے۔“ جولی نے بے اختیار انھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”بیٹھی رہو جولی اور میری بات غور سے سنو اور فوری فیصلہ کرو۔ میرے پاس ایک لمحہ بھی ضائع کرنے کے لئے نہیں ہے۔“ عمران نے اہتائی سرد لہجے میں کہا تو جولی بے اختیار واپس کرسی پر بیٹھ گئی۔

”سنو۔ جینی ہلاک ہو چکی ہے اور ہوٹل کے نیچے لیبارٹری بھی تباہ کر دی گئی ہے لیکن میرے دوست تھی شدید زخمی ہیں۔ میں نے انہیں فوری طور پر سراگ کے نیشنل ہسپتال پہنچانا ہے لیکن ہوٹل کے اندر اور باہر سلاکیہ سیکورٹ سروس کے آدمی موجود ہیں۔ انہیں ابھی تک جینی کی ہلاکت کا علم نہیں ہو سکا۔ اس لیبارٹری کا ایک خفیہ راستہ زبرد پوائنٹ کی طرف سے بھی نکلتا ہے لیکن وہاں صرف ایک کار موجود ہے اور ایک کار میں میرے ساتھی اور ہم نے سراگ پہنچ سکتے ہیں اور نہ ہی کانسلگ۔ اب اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو مجھے بتاؤ کہ کیا تم ہمارے ساتھ تعاون کرنے پر تیار ہو یا میں کوئی دوسرا طریقہ اختیار کروں اور یہ طریقہ بھی سن لو۔ میں لیبارٹری کے اندر اہتائی خوفناک اور اہتائی طاقتور وائرلس بلاسٹر گا دوں گا اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت زبرد پوائنٹ پہنچ کر انہیں چارج کر دوں گا جس کے نیچے میں یہ پورا ہوٹل مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔ یہاں موجود ہوٹل کا عملہ اور تمام مسافر اور اندر باہر موجود سلاکیہ سیکورٹ سروس کے لوگ بھی ختم ہو جائیں گے۔ تمہیں تو میں ویسے ہی گولی مار دوں گا اس کے بعد ہم اطمینان سے ٹرانسپیر کال کر کے کانسلگ سے کوئی بڑی گاڑی منگوا لیں گے اور سراگ پہنچ جائیں گے لیکن میں یہ دوسرا طریقہ اس لئے استعمال نہیں کرنا چاہتا کہ ایک تو تم نے ہمارے ساتھ بھلائی کی ہوئی ہے ہمیں ہسپتال پہنچایا تھا اس لئے اس کے جواب میں تمہیں میں ہلاک نہیں کرنا چاہتا۔ دوسرا میں تمہارا یہ

ہوٹل اس لئے تباہ نہیں کرنا چاہتا کہ اس میں خاصی تعداد میں مسافر بھی موجود ہیں اور ہوٹل کا عملہ بھی بے گناہ ہے لیکن میں اپنے ساتھیوں کی زندگیوں بھی چاہتا ہوں اس لئے فوراً فیصلہ کرو کہ تمہارا کیا جواب ہے۔ فوراً۔ اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے کسی بھی لمحے کوئی دھوکا دینے کی کوشش کی تو پھر ذمہ داری تمہاری ہو گی۔ عمران نے اہتائی سر دلچے میں کہا۔

تم نے واقعی لیبارٹری تباہ کر دی ہے۔ جولی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ سوال مت کرو جواب دو۔ میرے پاس قناح کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی نہیں ہے۔ عمران کا لہجہ اہتائی سر ہو گیا۔

مم۔ مم۔ تعاون کے لئے تیار ہوں۔ مجھے مت مارو۔ لیکن میں یہاں ایئر ایمریجس نہیں منگوا سکتی ورنہ سلاکیہ سیکرٹ سروس کو جو باہر موجود ہے معلوم ہو جائے گا اور پھر مجھے غداری کے الزام میں گولی مار دی جائے گی۔ جولی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

تم ایمریجس یہاں نہیں منگوا سکتی تو اسے لبر پوائنٹ پر منگوا لو۔ ہم یہاں سے اس خفیہ راستے سے وہاں پہنچ جائیں گے۔ تم ہمارے ساتھ جاؤ گی۔ سراگ پہنچ کر ہم تمہیں واپس بھجوا دیں گے۔ یولو۔ جلدی یولو۔ عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں منگوا لیتی ہوں۔ جولی نے

کہا۔

بہیں اسی کمرے سے فون کرو۔ جلدی۔ عمران نے کہا تو جولی کرسی سے اٹھی اور سائیل پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے موجود سفید رنگ کے بٹن کو پریس کر دیا تاکہ کال ڈائریکٹ ہو سکے اور پھر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

ہیلو۔ ایئر ایمریجس کنٹرول روم۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

میجر امیریل ہوٹل جولی یول رہی ہوں۔ جولی نے تیز لہجے میں کہا۔

میں میڈم۔ حکم۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

شدید زخمیوں کو سراگ پہنچاتا ہے۔ تم ایئر ایمریجس ہیلی کاپٹر فوراً ہوٹل سے شمال کی طرف آٹھ سو گز کے فاصلے پر بھجوا دو۔ زخمی وہیں ہیں۔ نیچے سے انہیں نارگٹ کاشن دے دیا جائے گا۔ فوراً بھجوائیں۔ اٹ ازوری سیریس کس۔ جولی نے کہا۔

اوکے میڈم۔ ابھی پندرہ منٹ میں ہیلی کاپٹر پہنچ جائے گا۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جولی نے رسیور رکھ دیا۔

آؤ میرے ساتھ۔ جلدی کرو۔ عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس ہاتھ روم کی طرف دوڑتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے جہاں جولیاء خاور اور نعمانی کھڑے ہوئے تھے جبکہ صدیقی اور چوہان فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ ان کی بینڈج کر دی

گئی تھی لیکن ان کی حالت انتہائی خراب تھی۔

”جلدی کرو انہیں انٹھاؤ۔ ہم نے زبرد پوائنٹ پہنچا ہے۔ جلدی کرو۔“ عمران نے کہا تو خاور اور نعمانی نے آگے بڑھ کر صدیقی اور چوہان کو انٹھا کر کاندھوں پر لادا اور پھر وہ سب ان کی رہنمائی میں آگے بڑھتے چلے گئے۔

”وہ۔ وہ رابینسن کا کیا ہوا۔ وہ تو انتہائی خطرناک انجنت تھا اور اس نے یہاں انتہائی غیب و غریب سائنسی کسٹم نصب کر رکھا تھا۔“ جولی نے کہا۔

”وہ سب ختم ہو چکے ہیں۔“ عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

”یہاں میڈیکل باکس تو ہو گا۔“ جولی نے کہا۔

”ہاں تھا۔ لیکن اس سے صرف بیڈیج کی جا سکتی ہے اور فوری خطرے کو ٹالا جا سکتا ہے۔ انہیں ہسپتال پہنچانا ضروری ہے۔“ عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس سرنگ سے گزر کر زبرد پوائنٹ کے اس کمرے سے باہر آگئے جس کمرے کا طے نیچے گرا ہوا تھا۔

”یہ۔ یہ راستہ تمہیں کس نے بتایا ہے۔“ جولی نے باہر نکل کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”کر سٹوفرنے۔“ عمران نے کہا تو جولی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں سراگ کی طرف سے ایک ایلی کا پڑ آنا دکھائی دیا تو عمران نے جولی کو جولی کا خیال رکھنے کا اشارہ کیا

اور خود تیزی سے جیب سے رومال نکال کر اس نے کھلے میدان میں پہنچ کر زور زور سے رومال ہلانا شروع کر دیا۔ ایلی کا پڑ چند لمحوں اور فضا میں ہی معلق رہا اور پھر تیزی سے نیچے اتر گیا۔ ایلی کا پڑ کافی بڑا تھا اور اس پر ایئر ایسولیشن کے الفاظ بھی درج تھے۔

”آپ میں سے کس نے کال کیا تھا۔“ پائلٹ نے نیچے اتر کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”میں نے۔“ میرا نام جولی ہے اور میں امیریل ہوٹل کی منیجر ہوں۔“ جولی نے آگے بڑھ کر کہا۔

”یس میڈم۔“ پائلٹ نے کہا جبکہ عمران کے اشارے پر صدیقی اور چوہان کو ایلی کا پڑ میں موجود مخصوص سرنیچر پر لٹا دیا گیا۔ جولی، خاور اور نعمانی بھی ایلی کا پڑ پر سوار ہو گئے۔

”بہت بہت شکریہ جولی۔ اب تم واپس جا سکتی ہو۔ چاہے باہر سے جاؤ اور چاہے اسی راستے سے واپس جاؤ۔“ عمران نے جولی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تھینک یو عمران۔“ جولی نے خوش ہو کر کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر احاطے میں داخل ہو گئی جبکہ عمران جلدی سے ایلی کا پڑ پر سوار ہو گیا اور چند لمحوں بعد ان کا ایلی کا پڑ فضا میں اڑتا ہوا سراگ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

”یہ جولی لازماً سیکرٹ سروس کو اطلاع کر دے گی اور وہ لوگ سراگ میں ہمارا استقبال کریں گے۔“ جولی نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ اس جولی کا خاتمہ ہونا چاہئے تھا۔" خاور نے کہا۔

"ہو جائے گا۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریپوٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا اور اس کا بیٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے اس آلے پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا اور عمران نے ہونٹ پیچھے ہٹے ہوئے دوسرا بیٹن پریس کر دیا تو ایک جھمکے سے زرد رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کی جگہ سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے وہ آلہ واپس جیب میں ڈال لیا۔

"میں نے اس لئے دیر کی تھی کہ دھماکے کی آواز پائلٹ تک نہ پہنچ سکے ورنہ وہ ٹرانسمیٹر پر کنٹرول ٹاور کو کال کر کے بتا دیتا یا ہیلی کاپٹر موڑ کر وہاں لے جاتا۔" عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب۔ وہ جولی اور وہاں رہنے والے مسافر وہ بھی تو ساتھ ہی ختم ہو چکے ہوں گے۔" خاور نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ مجبوری ہے ورنہ جولی لانا وہاں پہنچتے ہی سیکرٹ سروس کے چیف کو اطلاع دے دیتی۔ وہ سلاکیہ کے ساتھ ساتھ اسرائیل کی بھی ایجنٹ تھی اور لیبارٹری کی تباہی وہ کسی صورت بھی برداشت نہ کر سکتی تھی۔" عمران نے کہا۔

"لیکن پہلے تو اس نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا تھا۔" جویا نے کہا۔

"اس وقت لیبارٹری تباہ نہیں ہوئی تھی۔" عمران نے جواب دیا تو جویا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر کی بلندی اب کم ہونا شروع ہو گئی تھی اور وہ بجھ گئے تھے کہ وہ سراگ کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔ صدیقی اور چوہان کی حالت گواراب تھی لیکن اب انہیں اللہ تعالیٰ سے پوری امید تھی کہ ہسپتال پہنچ جانے کے بعد ان کی حالت یقیناً سنبھل جائے گی۔

ایلو سر ہیمنز سے - میرا نام علی عمران ہے اور میں پاکیشیا
سیکریٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہوں۔ آپ کی حکومت
نے اسرائیل اور کافرستان سے مل کر پاکیشیا کے نطفہ سازش کی اور
پاکیشیا سے سٹار میڈائلوں کے فارمولے کی کاپی حاصل کر کے جہاں
وادی گئی اور پھر اجماعی خفیہ طور پر جہاں ایک لیبارٹری میں پہنچا دی
گئی۔ یہ لیبارٹری بھی تینوں ممالک کی مشترکہ لیبارٹری تھی۔ اس
لیبارٹری کی تمام مشینری اسرائیل نے مہیا کی جبکہ جہاں سلاکیہ کے
ساتھ ساتھ کافرستان اور اسرائیل کے سائنس دان بھی کام کر رہے
تھے اور اس لیبارٹری کو اس قدر خفیہ رکھا گیا کہ سوائے پرائم منسٹر
اور پریذیڈنٹ کے اور کسی کو بھی اس کا علم نہ تھا اور سلاکیہ میں یہ
لیبارٹری اس لئے بنائی گئی تھی کہ تاکہ اسے پاکیشیا سیکریٹ سروس
سے محفوظ رکھا جاسکے اور چونکہ کافرستان اور اسرائیل بھی اس میں
شامل تھے اس لئے یقیناً سٹار میڈائل اور اس کا ایٹمی نظام کافرستان اور
اسرائیل کو بھی سپلائی کئے جانے تھے جن سے پاکیشیا کو خطرات
لاحق ہو سکتے تھے اس لئے پاکیشیا سیکریٹ سروس نے کارروائی کی اور
نیچے میں وہ لیبارٹری تباہ کر دی گئی اور آپ کو بتا دوں کہ سلاکیہ
سیکریٹ سروس نے ہمارا راستہ روکنے کی بے حد کوشش کی۔ اس کا
چیف ایجنٹ ٹائفٹ پلے سلے آیا لیکن وہ اپنے سیکشن سمیت شہم ہو
گیا۔ اس کے بعد دوسری سیکشن چیف جینی سلے آئی اور وہ بھی ماری
گئی اور ہم نے اس قدر خفیہ لیبارٹری بھی ٹریس کر لی اور اب آپ کو

سلاکیہ کے چیف سیکرٹری اپنے آفس میں موجود تھے کہ پاس
پڑے ہوئے فون کی سترنم گھنٹی بج اٹھی تو چیف سیکرٹری نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”میں۔۔۔ انہوں نے اجماعی باوقار لہجے میں کہا۔

”سر۔ پاکیشیا سے کسی علی عمران کی کال ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ
وہ پاکیشیا سیکریٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہے اور آپ کو
کوئی خاص پیغام دینا چاہتا ہے اور اگر یہ پیغام نہ سنا گیا تو سلاکیہ کو
ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔۔۔ دوسری طرف سے ان کی
پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو چیف سیکرٹری بے اختیار
چونک پڑے۔

”پاکیشیا سیکریٹ سروس۔ اوہ۔ کراؤ بات۔۔۔ چیف سیکرٹری
نے کہا۔

رہا تھا کہ ایک بار گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والے نو جوان علی عمران کی بے حد تعریف کی تھی اور انہوں نے بتایا تھا کہ وہ گریٹ لینڈ کے مفادات کو بچانے کے لئے حتی الوسع کوشش کرتے ہیں کہ گریٹ لینڈ کے خلاف کوئی مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس یا علی عمران مکمل کرنے نہ آئے۔ اس وقت تو بات ہو گئی اور وہ اسے بھول گئے لیکن اب انہیں ان کی سب باتیں یاد آتی جا رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”ہی“ چیف سیکرٹری نے رسیور اٹھا کر کہا۔

”سیکرٹ سروس کے چیف تھامسن صاحب سے بات کیجئے۔“

دوسری طرف سے ان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو“ چیف سیکرٹری نے کہا۔

”تھامسن بول رہا ہوں جناب“ دوسری طرف سے ایک

مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کیا آپ کو اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے

جہاں کوئی سہ ماہی لیبارٹری تباہ کر دی ہے“ چیف سیکرٹری نے

اجتہائی سرولہجے میں کہا۔

”ہی سر“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”آپ نے مجھے اس سلسلے میں بریف کیوں نہیں کیا تھا“ چیف

سیکرٹری کے لہجے میں شدید غصہ عود کر آیا تھا۔

بتا دوں کہ یہ لیبارٹری کانسنگ سے ملحقہ قصبے ویسٹ فیلڈ میں واقع امیریل ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں بنائی گئی تھی اور اسرائیل نے اس کا اندرونی حفاظتی نظام ایسا بنا رکھا تھا کہ اسے ہر لحاظ سے ناقابلِ تخریب بنا دیا گیا تھا۔ لیکن اب آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ ہوٹل، لیبارٹری، اس کی مشینری، اس کے ساتس دانوں سمیت سب کچھ ختم ہو چکا ہے اور میں نے آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ اگر آپ کے ملک نے دوبارہ ایسی سازش کی یا دوبارہ لیبارٹری قائم کرنے کی کوشش کی تو پھر صرف لیبارٹری ہی نہیں آپ کے ملک کی تمام اہم اور بڑی تنصیبات کو بھی تباہ کر دیا جائے گا اور ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کو یقین نہ آ رہا ہو تو آپ اسرائیلی حکام سے معلوم کر سکتے ہیں۔ گڈ بائی“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چیف سیکرٹری کافی درجہ حیرت سے بت بنے بیٹھے رہ گئے۔ انہیں واقعی اس لیبارٹری کے بارے میں کوئی علم نہ تھا۔ انہوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر یکے بعد دیگرے دو تین نمبر پریس کر دیئے۔

”ہی سر“ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”سیکرٹ سروس کے چیف تھامسن سے بات گراؤ“ چیف

سیکرٹری نے اجتہائی سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ انہیں اب یاد آ

"جسٹس۔ اس لیبارٹری کے بارے میں مجھے خود علم نہ تھا۔ صرف پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ صاحب تک یہ بات محدود تھی۔" تھا من نے جواب دیا۔

"آپ کو یہ تو معلوم تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے یہاں سلاکیہ میں کام کر رہی ہے۔ آپ کے دو اہم ایجنٹ بھی انہوں نے ہلاک کر دیئے تھے اس کے باوجود آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو علم نہیں تھا۔" چیف سیکرٹری نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن آپ کو کس نے اطلاع دی ہے۔" دوسری طرف سے تھا من نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندے علی عمران نے پاکیشیا سے فون کر کے پوری تفصیل بتائی ہے۔" چیف سیکرٹری نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ لوگ واپس پاکیشیا بھی پہنچ گئے۔ ویری بیڈ۔ ہم تو انہیں یہاں تلاش کر رہے تھے۔" تھا من نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"آپ اس بارے میں تفصیلی رپورٹ حیار کریں اور ساری رپورٹ مجھے بھجوا دیں۔" چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دو نمبر پر پس کر دیئے۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔ "پرائم منسٹر صاحب سے بات کراؤ۔" چیف سیکرٹری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ چھڑا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔" چیف سیکرٹری نے کہا۔ "پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ ہیمرے بول رہا ہوں۔" چیف سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔" دوسری طرف سے پرائم منسٹر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"سر۔ اسرائیل اور کافرستان کی امداد سے کیا سلاکیہ میں کوئی میزائل لیبارٹری کام کر رہی تھی۔" چیف سیکرٹری نے کہا۔ "آپ کو کیسے اس کا علم ہوا۔" دوسری طرف سے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کیا آپ کو یہ اطلاع مل چکی ہے کہ اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ تمام سائنس دان ہلاک ہو چکے ہیں۔" چیف سیکرٹری نے پرائم منسٹر کے سوال کا جواب دینے کی بجائے دوبارہ اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا واقعی۔ لیکن مجھے تو اس کی اطلاع

نہیں دی گئی۔ پرائم منسٹر نے اجتنائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو چیف سیکرٹری نے پاکیشیا سے آنے والی کال کے بارے میں تفصیل سے بتایا اور پھر سیکرٹ سروس کے چیف تھامسن سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

”ہونہ۔ تو حکومت اسرائیل کا خوف درست تھا۔ انہوں نے اسی لئے یہ لیبارٹری نہ کافرستان میں بنائی تھی اور نہ ہی اسرائیل میں بلکہ اس کے لئے سلاکیہ کا انتخاب کیا گیا کہ انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خطرہ تھا اور وہی ہوا۔ بہر حال اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ اب حکومت اسرائیل کو اطلاع دینی ہوگی۔ پرائم منسٹر نے کہا۔“

”جناب جو دھمکی دی گئی ہے اس کا خیال ضرور رکھیں۔ ایسا نہ ہو کہ سلاکیہ کو کوئی ناقابل تلافی نقصان پہنچا دیا جائے۔“ چیف سیکرٹری نے کہا۔

”ہاں۔ اب میں بھی اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آئندہ ہماری طرف سے پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن سرانجام نہ دیا جائے۔ یہ لوگ واقعی اجتنائی خطرناک ہیں۔“ پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چیف سیکرٹری نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زرو حسب عادت احتیاطاً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر سلام دعا کے بعد عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

”عمران صاحب۔ جو لیا نے اس مشن کے بارے میں جو رپورٹ دی ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے جس بے بسی کی حالت میں جس طرح جدوجہد کی ہے میں تو اسے پڑھ کر حیران رہ گیا ہوں۔“ بلیک زرو نے کہا۔

”ہاں۔ جب میں اور جو لیا وہاں پہنچے تو صورت حال واقعی حیرت انگیز تھی اور بعد میں جب انہوں نے ساری صورت حال تفصیل سے بتائی تو میں خود ان کی ہمت اور حوصلے پر حیران رہ گیا۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ شدید گرمی اور پھر یکفخت شدید سردی سے

آدمی اس انداز میں تو بے حس و حرکت نہیں ہو سکتا حالانکہ رپورٹ کے مطابق ایسا ہوا ہے۔ بلیک زیرو نے کہا۔

وہ رابینسن اصل میں تشدد پسند آدمی تھا۔ وہ اس ٹائپ کے تجربے کرتا رہتا ہو گا۔ جو کچھ بتایا گیا ہے کہ پہلے براؤن رنگ کا غبار کمرے میں پھیلا اور انہیں شدید ترین گرمی محسوس ہونے لگی اور پھر زرد رنگ کا غبار پھیلا تو انہیں شدید ترین سردی محسوس ہونے لگی اصل میں یہ دونوں غبار سائنسی گیسوں پر مشتمل تھے اور پھر یہ ان گیسوں کا ٹکراؤ تھا جس کی وجہ سے وہ بے حس و حرکت ہو گئے تھے اور اسی وجہ سے میں ان کی ہمت اور حوصلے کا قائل ہوا ہوں کیونکہ گیسوں سے بے حس و حرکت ہونے کے بعد اس انداز کی جدوجہد کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

آپ کو بھی اور جوایا کو بھی نئی زندگی ملی ہے اور جولی اگر آپ دونوں کو سراگ نیشنل ہسپتال میں پہنچاتی تو تھانے کیا ہو جاتا۔ بلیک زیرو نے کہا۔

ہونا کیا تھا۔ ایک چھوٹا سا چٹیک دینے سے ہمیشہ کے لئے تمہاری جان چھوٹ جاتی۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار کھٹکھٹلا کر ہنس پڑا۔

میرا خیال ہے عمران صاحب اس بار تو آپ خود ہی چٹیک کی ڈیمانڈ نہیں کریں گے۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ارے کیوں۔ کیا مطلب۔ کیوں نہیں کروں گا ڈیمانڈ۔ کیا مجھے

کہیں سے غزانہ مل گیا ہے۔ عمران نے چونک کر کہا۔ اس بار تو آپ نے کام ہی نہیں کیا۔ بلیک زیرو نے کہا۔ کیا مطلب۔ کیا جوایا نے رپورٹ میں ڈنڈی ماری ہے۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

جوایا کو چھوڑیں۔ آپ بتادیں کہ آپ نے کیا کام کیا ہے۔ لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے سارا کام تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہے۔ ٹائف اور کرسٹوفر ان کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔ رابینسن اور بروک ان کے ہاتھوں ختم ہوئے۔ لیبارٹری ان کی ہمت اور حوصلے کی وجہ سے تباہ ہوئی۔ جیتی کو جوایا نے ہلاک کیا۔ آپ نے کیا کیا ہے۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

اوہ میرے خدایا۔ عمران نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کہا۔

کیا اب بھی آپ کہیں گے کہ آپ کو چٹیک دیا جائے۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

ارے۔ ارے۔ مجھے یاد آ گیا۔ میں نے سلاکیہ کے چیف سیکرٹری کو فون کر کے دھمکی دی تھی کہ اگر آئندہ سلاکیہ نے پھر پاکیشیا کے خلاف کام کیا تو سلاکیہ کی اہم تنصیبات کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ کیا یہ کم بات ہے۔ عمران نے یکجہت استغاثی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

یہ تو مستقبل کی بات ہے اس لئے چٹیک بھی مستقبل میں ملے گا۔
بلک زرو نے کہا۔
وہ۔ وہ۔ واقعی سوچتا پڑے گا کہ میں نے کیا کیا ہے۔ عمران
نے مایوسانہ انداز میں طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو بلک زرو بے
اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ ہنگامہ خیز اور منفرد انداز کی کہانی

مصنف **لاسٹ وارنگ** مکمل ٹائل

مظہر کلیم احمد

کافرستان کی نئی ایجنسی پشگل سرومز عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل لائی گئی
تھی اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو حقیقتاً گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔
وہ لمحہ — جب پشگل سرومز کے چیف نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں
کی باقاعدہ چیکنگ کی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی واقعی لاشوں میں تبدیل ہو
چکے تھے۔

وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے آگے بڑھنا ممکن بنا دیا گیا۔
وہ لمحہ — جب شاگل نے چھاپہ مار کر پشگل سرومز کی تحویل سے عمران اور اس کے
ساتھیوں کو عتاب کر دیا۔ کیوں؟ کیا شاگل اپنے ملک کے خلاف کام کر رہا تھا؟
وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے لاشوں میں تبدیل ہو جانے کے
باوجود مشن مکمل کر لیا اور کافرستان کی پشگل سرومز اور سیکرٹ سروس کے مقابل
ناکام ہو گئیں۔ کیوں اور کیسے؟

انتہائی دلچسپ ہنگامہ خیز اور منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان